ختم نبوت
ردِّ مرزائیت
تصنیف
امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز
(۱۲۷۲ھ — ۱۳۴۰ھ) (۱۸۵۶ء — ۱۹۲۱ء)
المکتبۃ النوشاھیۃ
دربار نوشاہی نوشہ پور شریف جی ٹی روڈ جہلم

○ السوء والعقاب على المسيح الكذاب
○ قهر الديان على مرتد بقاديان
○ الجراز الدياني على المرتد القادياني
○ المبين ختم النبيين

ختم نبوت

ردِّ مرزائیت

تصنیف

امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز

(۱۲۷۲ھ — ۱۳۴۰ھ) (۱۸۵۶ء — ۱۹۲۱ء)

المکتبۃ النوشاہیہ

دربار نوشاہی نوشہ پور شریف جی ٹی روڈ جہلم

نام کتاب	....	ختمِ نبوت (ردِ مرزائیت)
تصنیف	....	امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ
ترجمہ	....	شیخ الحدیث مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی
مقدمہ	....	شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری
زیرسرپرستی	....	پیر سید معروف حسین شاہ عارف نوشاہی قادری
تصحیح	....	مولانا حافظ محمد ظہیر بٹ
کمپوزنگ	....	مولانا محمد اکرام اللہ بٹ
تخریج	....	مولانا نذیر احمد سعیدی، مولانا محمد شہزاد ہاشمی
صفحات	....	120
ناشر	....	المکتبۃ النوشاھیۃ، نوشہ پور شریف دربار نوشاہی جی ٹی روڈ جہلم
قیمت	....	

ملنے کے پتے

☆ .... مکتبہ اہلسنت، جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور۔

☆ .... ضیاء القرآن پبلیکیشنز داتا گنج بخش روڈ لاہور۔

☆ .... شبیر برادرز، اردو بازار لاہور۔

پیش لفظ

الحمدللہ! اعلیٰ حضرت امام المسلمین مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خزائنِ علمیہ اور ذخائرِ فقہیہ کو جدید انداز میں عصرِ حاضر کے تقاضوں کے عین مطابق منظرِ عام پر لانے کے لئے مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث، قدوۃ العلماء، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی علیہ الرحمہ (المتوفی ٢٦ اگست ٢٠٠٣ء) کی زیرِ سرپرستی دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں رضا فاؤنڈیشن کے نام سے جو ادارہ مارچ ١٩٨٨ء میں قائم ہوا تھا وہ انتہائی کامیابی اور برق رفتاری کے ساتھ مجوزہ منصوبہ کے ارتقائی مراحل کو طے کرتے ہوئے اپنے اہداف کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اب تک یہ ادارہ امام احمد رضا کی متعدد تصانیف شائع کر چکا ہے جن میں بین الاقوامی معیار کے مطابق شائع ہونے والی مندرجہ ذیل عربی تصانیف خاص اہمیت کی حامل ہیں:

(١) الدولة المکية بالمادة الغيبية (١٣٢٣ھ)
مع الفيوضات الملکية لمحب الدولة المکية (١٣٢٦ھ)
(٢) انباء الحی ان کلامه المصون تبيان لکل شئی (١٣٢٦ھ)
مع التعليقات حاسم المفتری علی السيد البری (١٣٢٨ھ)
(٣) کفل الفقيه الفاهم فی احکام قرطاس الدراهم (١٣٢٤ھ)
(٤) صيقل الرين عن احکام مجاورة الحرمين (١٣٠٥ھ)
(٥) هادی الاضحية بالشاة الهندية (١٣١٤ھ)
(٦) الصافية الموحية لحکم جلود الاضحية (١٣٠٧ھ)
(٧) الاجازات المتينة لعلماء بکة والمدينة (١٣٢٤ھ)
(٨) حُسام الحرمين علی منحر الکفر والمين (١٣٢٤ھ)

مگر اس ادارے کا عظیم ترین کارنامہ "العطايا النبوية فی الفتاوی الرضوية" المعروف بہ فتاوی

رضویہ، کی تخریج وترجمہ کے ساتھ عمدہ وخوبصورت انداز میں اشاعت ہے۔ فتاوٰی مذکورہ کی اشاعت کا آغاز شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ/ مارچ ۱۹۹۰ء میں ہوا تھا اور بفضلہٖ تعالیٰ جل مجدہٗ وبعنایۃ رسولہ الکریم تقریباً سولہ سال کے مختصر عرصہ میں فہارس واشاریہ سمیت ۳۳ جلدوں میں مکمل ہوکر منظرِ عام پر آچکا ہے۔

علاوہ ازیں ادارہ ھذا کے قیام کے بعد سب سے پہلے اس کے زیر اہتمام ۱۹۸۹ء میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے رسائل کے دو مجموعے شائع ہوئے تھے۔

(۱) مجموعہ رسائل ردّ مرزائیت۔ (۲) مجموعہ رسائل نور وسایہ۔

اب فخر المشائخ، پیکر، خلاص، مبلغ اسلام، محسن اہل سنت، پیر طریقت عزت مآب حضرت مولانا الحاج پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی قادری دامت برکاتہم القدسیہ کے فرمان وتعاون سے ختم نبوت (ردّ مرزائیت) سے متعلق رسائل اربعہ کا مجموعہ دوبارہ نئے سرے سے کمپوز کرا کے شائع کیا جارہا ہے۔

پیر صاحب ورلڈ اسلامک مشن کے بانی اور مرکزی جمعیت تبلیغ اسلام (یو۔کے) کے سرپرست اعلیٰ ہیں علاوہ ازیں متعدد ملکی وغیر ملکی مذہبی تنظیمات وادارہ جات کو آپ کی سرپرستی حاصل ہے۔ خاص طور پر رضا فاؤنڈیشن اور جامعہ نظامیہ رضویہ سے آپ کا فراخدلانہ اور مخلصانہ تعاون قابل قدر ہے جس پر ہم قلب صمیم سے آپ کے شکر گزار ہیں رب ذوالجلال ان کے علم وعمل، اخلاص واخلاق، ذوق وعمر اور عزائم ومساعی میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔

اس مجموعہ کے شروع میں شیخ الحدیث شرف ملت حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری دامت برکاتہم العالیہ کا انتہائی وقیع اور تحقیقی مقدمہ بھی شامل ہے جو آپ نے پہلے ایڈیشن کی طباعت کے موقع پر تحریر فرمایا تھا۔

حافظ محمد عبدالستار سعیدی
ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

امام احمد رضا بریلوی .... اور ردِّ مرزائیت

دو نقطوں کو ملانے کے لئے متعدد خطوط کھینچے جاسکتے ہیں، لیکن ان میں سے خطِ مستقیم صرف ایک ہوگا جو سب کے درمیان ہوگا، اس میں نہ تو کجی ہوگی اور نہ ہی نشیب وفراز ہوگا۔ اسی طرح اسلام کا نام لینے والے تو بہت سے فرقے ہیں، لیکن مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ (جس طریقے پر میں ہوں اور میرے صحابہ، فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا مصداق اور سلف صالحین کی راہ پر چلنے والے صرف اہلسنت وجماعت ہیں دوسرے فرقے اعتقادی اعتبار سے راہِ راست پر قائم نہ رہ سکے، اور گمراہی ان کا مقدر ہوگئی اور بہت تو ایسے ہیں جو حدِ کفر تک پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ایمان کی سلامتی اور خاتمہ بالخیر عطا فرمائے۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ (متوفی ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) چودھویں صدی کے وہ عظیم عالم اور دنیائے اسلام کے نامور مفتی ہیں، جنہوں نے اپنی تمام زندگی عقائدِ اسلامیہ کا پہرہ دیتے ہوئے گزاری ان کا قلم اس دَور کے تمام اعتقادی فتنوں کا محاسبہ کرتا نظر آتا ہے۔ اسلامی حرمت کے پیش نظر کسی کو خاطر میں نہ لاتے تھے، ان کے بے لاگ فتووں اور غیرت ایمانی میں ڈوبی ہوئی تنقیدوں کو بعض طبقے شدت سے تعبیر کرتے ہیں، لیکن انصاف پسند حضرات جب معاملے کی گہرائی تک پہنچتے ہیں تو انہیں ان کے فیصلوں پر صاد کرنا پڑتا ہے۔ وہ مرزائیوں اور مرزائی نوازوں میں فرق نہیں کرتے اور عموماً دونوں کے یکساں احکام

بیان کرجاتے ہیں۔

مرزائیوں کا خودساختہ خدا

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ کفار اور گمراہ فرقے خداوند قدوس و برحق کو نہیں مانتے اور جس خدا کا وہ ذکر کرتے ہیں، وہ ان کا خودساختہ خدا ہے۔ فرماتے ہیں:

''ایک عام بات یہ ہے کہ کفر کیا ہے؟ اس بات کی تکذیب جو بالقطع والیقین ارشادِ الٰہی عزوجل ہے، اب یہ تکذیب کرنے والا اگر اُسے ارشادِ الٰہی نہیں مانتا، تو ایسے کو خدا سمجھا ہے، جس کا یہ ارشاد نہیں ہے، حالانکہ خدا وہ ہے جس کا یہ ارشاد ہے، تو اس نے خدا کو کہاں جانا؟ اور اگر اس کا ارشاد مان کر تکذیب کرتا ہے، تو ایسے کو خدا سمجھا ہے جس کی بات جھٹلانا روا ہے اور خدا اس سے پاک و وراء و بلند و بالا ہے، تو اس نے خدا کو کب جانا؟ حاصل وہی ہوا اِتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ (اُس نے اپنی خواہش کو معبود بنالیا ہے)[1]

مرزائیوں کے خودساختہ خدا کے کیا اوصاف ہیں، اس عنوان کے تحت فرماتے ہیں: ''قادیانی ایسے کو خدا کہتا ہے جس نے چار سو جھوٹوں کو اپنا نبی کہا، ان سے جھوٹی پیشین گوئیاں کہلوائیں جس نے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ایسے کو عظیم الشان رسول بنایا، جس کی نبوت پر اصلاً دلیل نہیں، بلکہ اس کی نفیِ نبوت پر دلیل قائم، جو (خاک بدہن ملعوناں) ولدالزنا تھا، جس کی تین دادیاں، نانیاں زنا کار کسبیاں، ایسے کو (خدا مانتا ہے) جس نے ایک بڑھئی کے بیٹے کو محض جھوٹ کہہ دیا کہ ہم نے بن باپ کے بنایا اور اس پر یہ فخر کی ڈینگ ماری کہ یہ ہماری قدرت کی کیسی کھلی نشانی ہے۔

١ فتاوی رضویہ — رضا فاؤنڈیشن لاہور — ۱۵/ ۵۳،۵۵۲

ایسے کو (خدا مانتا ہے) جس نے ایک بدچلن عیاش کو اپنا نبی کیا، جس نے ایک یہودی فتنہ گر کو اپنا رسول کرکے بھیجا، جس کے پہلے فتنہ نے دنیا کو تباہ کردیا۔ ایسے کو (خدا مانتا ہے) جو اس (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو ایک بار دنیا میں لاکر دوبارہ لانے سے عاجز ہے۔ وہ جس نے ایک شعبدہ باز کی مسمریزم والی مکروہ حرکات، قابلِ نفرت حرکات جھوٹی بے ثبات کو اپنی آیاتِ بینات بتایا۔[1]

مرزا کا چاند ایسا بیٹا جس سے بادشاہ برکت حاصل کریں

ایسے کو (خدا مانتا ہے) جس نے اپنا سب سے پیارا بروزی خاتم النبیین دوبارہ قادیان میں بھیجا، مگر اپنی جھوٹ، فریب، تمسخر، ٹھٹول کی چالوں سے اس کے ساتھ بھی نہ چوکا، اس سے کہہ دیا کہ:

تیری جورو کے اس حمل سے بیٹا ہوگا جو انبیاء کا چاند ہوگا، بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت لیں گے، بروزی بے چارہ اس کے دھوکے میں آکر اسے اشتہاروں میں چھاپ بیٹھا، اُسے تو یوں ملک بھر میں جھوٹا بننے کی ذلت و رسوائی اوڑھنے کے لیے یہ چُل دیا اور جھٹ پٹ میں اُلٹی یہ کل پھرا دی بیٹی بنادی، بروزی بے چارہ کو اپنی غلط فہمی کا اقرار چھاپنا پڑا اور اب دوسرے پیٹ کا منتظر رہا۔

اب کی یہ مسخرگی کی کہ بیٹا دے کر امید دلائی اور ڈھائی برس کے بچے ہی کا دم نکال دیا۔ نہ نبیوں کا چاند بننے دیا، نہ بادشاہوں کو اس کے کپڑوں سے برکت لینے دی۔ غرض کہ اپنے چہیتے بروزی کا جھوٹا کذاب ہونا خوب اچھالا اور اس پر مزہ یہ کہ عرش پر بیٹھا اس کی تعریفیں گا رہا ہے۔[2]

کیا محمدی بیگم کا نکاح اللہ تعالیٰ نے کردیا تھا

مرزائے قادیانی کی جھوٹی نبوت کو محمدی بیگم کی وجہ سے سخت دھکا لگا۔ بقول مرزا غلام احمد قادیانی

١ فتاوی رضویہ — رضا فاؤنڈیشن لاہور — ۱۵/ ۴۲،۵۴۱

٢ فتاوی رضویہ — رضا فاؤنڈیشن لاہور — ۱۵/ ۵۴۲

اسے الہام ہوا کہ اپنی رشتے کی بہن احمدی بیگم کی لڑکی محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کا پیغام بھیجو۔ بدقسمتی کہ پیغام رد کر دیا گیا۔ مرزا صاحب نے دھمکیاں دیں کہ اگر اس کا نکاح دوسری جگہ کر دیا گیا، تو اڑھائی سال میں اس کا باپ مرجائے گا اور تین سال میں اس کا شوہر ہلاک ہوجائے گا یا اس کے برعکس ہوگا۔ اب اس سے آگے امام احمد رضا خاں کا بیان پڑھیے، فرماتے ہیں:

"اب قادیانی کے ساختہ خدا کو اور شرارت سوجھی، چٹ بروزی (مرزا) کو وحی پھنکا دی کہ زَوَّجْنَاکَھَا محمدی (بیگم) سے ہم نے تیرا نکاح کر دیا۔ اب کیا تھا بروزی جی ایمان لے آئے کہ اب محمدی کہاں جاسکتی ہے، یوں جُل دے کر بروزی کے مُنہ سے اسے اپنی منکوحہ چھپوا دیا تاکہ وہ حد بھر کی ذلت جو ایک چمار بھی گوارا نہ کرے کہ اس کی جورو اور اس کے جیتے جی دوسرے کی بغل میں، یہ مرتے وقت بروزی کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہو اور رہتی دنیا تک بیچارے کی فضیحت وخواری وبے عزتی وکذابی کا ملک میں ڈنکا ہو، ادھر تو عابد ومعبود کی یہ وحی بازی ہوئی، ادھر سلطان محمد آیا اور نہ عابد کی چلنے دی اور نہ معبود کی، بروزی جی کی آسمانی جورو سے بیاہ کر، ساتھ لے، یہ جا وہ جا، چلتا بنا، ڈھائی تین برس پر موت دینے کا وعدہ تھا، وہ بھی جھوٹا گیا، الٹے بروزی جی زمین کے نیچے چل بسے وغیرہ وغیرہ خرافاتِ ملعونہ"۔

یہ ہے قادیانی اور اس کا ساختہ خدا۔ کیا وہ جانتا تھا یا اب اس کے پیرو جانتے ہیں؟ حَاشَ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ۔"[1]

مرزائیوں کے احکام

امام احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں:

قادیانی مرتد، منافق ہیں، مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے۔ اپنے آپ کو مسلمان ہی

۱؎ فتاوی رضویہ — رضا فاؤنڈیشن لاہور — ۱۵ / ۵۴۳

کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا یا ضروریاتِ دین میں سے کسی شے کا منکر ہے۔[1] قادیانی کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔[2] قادیانی کو زکوۃ دینا حرام ہے اور اگر ان کو دے زکوۃ ادا نہ ہوگی۔[3] قادیانی مرتد ہے، اس کا ذبیحہ محض نجس ومردار حرام قطعی ہے۔[4] مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانی کو مظلوم سمجھنے والا اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم وناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے۔[5]

۱۳۳۶ھ میں ایک استفتاء آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح مرزائی سے کر دیا ہے، حالانکہ اسے علم ہے کہ تمام علمائے اسلام فتوی دے چکے ہیں کہ مرزائی کافر وملحد ہیں۔ اس کے جواب میں امام احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں:

"اگر ثابت ہو کہ وہ (لڑکی کا باپ) مرزائیوں کو مسلمان جانتا ہے، اس بناء پر یہ تقریب کی تو خود کافر ومرتد ہے، علمائے کرام حرمین شریفین نے قادیانی کی نسبت بالاتفاق فرمایا کہ مَنْ شَکَّ فِیْ عَذَابِہٖ وَکُفْرِہٖ فَقَدْ کَفَرَ (جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے، وہ بھی کافر۔)

اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت وحیات کے سب علاقے اس سے قطع کر دیں، بیمار پڑے پوچھنے کو جانا حرام، مرجائے تو اس کے جنازے پر جانا حرام، اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام"۔[6]

۱۳۳۵ھ میں محمد عبدالواحد خاں، مسلم بمبئی اسلام پورہ نے سوال کیا کہ قادیانیوں سے کس پیرائے

۱؎ احمد رضا بریلوی، امام	احکام شریعت	مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی	۱ / ۱۱۲
۲؎ احمد رضا بریلوی، امام	احکام شریعت	مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی	۱ / ۱۲۸
۳؎ احمد رضا بریلوی، امام	احکام شریعت	مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی	۱ / ۱۳۹
۴؎ احمد رضا بریلوی، امام	احکام شریعت	مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی	۱ / ۱۲۲
۵؎ احمد رضا بریلوی، امام	احکام شریعت	مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی	۱ / ۱۷۷
۶؎ احمد رضا بریلوی، امام	فتاوی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن لاہور	۱۴ / ۳۲۱

میں بحث کی جائے؟ اس کے جواب میں فرماتے ہیں:

''سب میں بھاری ذریعہ اس کے ردّ کا اوّل اوّل کلماتِ کفر پر گرفت ہے جو اس کی تصانیف میں برساتی حشرات الارض کی طرح اہلے گہلے پھر رہے ہیں۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہینیں، عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں، ان کی ماں طیبہ طاہرہ پر لعن اور یہ کہنا کہ یہودی کے جو اعتراض عیسٰی اور ان کی ماں پر ہیں، اُن کا جواب نہیں (اس کے علاوہ متعدد گنوائے ہیں)

دوسرا بھاری ذریعہ ان خبیث پیشین گوئیوں کا جھوٹا پڑنا، جن میں بہت چمکتے، روشن حرفوں سے لکھنے کے قابل دو واقعے ہیں: (۱) لڑکے کی پیدائش کی خبر نشر کی، لیکن لڑکی پیدا ہوئی (۲) محمدی بیگم سے نکاح کی پیش گوئی کی، لیکن وہ بھی جھوٹی ہوئی، یہ دونوں واقعے اس سے پہلے بیان ہو چکے ہیں۔

غرض اس کے کفر و کذب حد شمار سے باہر ہیں، کہاں تک گنے جائیں اور اس کے ہوا خواہ ان باتوں کو ٹالتے ہیں اور بحث کریں گے، تو کاہے میں کہ عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انتقال فرمایا مع جسم اٹھائے گئے یا صرف رُوح؟ مہدی و عیسٰی ایک ہیں یا متعدد؟ یہ ان کی عیاری ہوتی ہے۔ ان کفروں کے سامنے ان مباحث کا کیا ذکر؟''[1] (ملخصاً)

کیا مرزا مجدد ہو سکتا ہے؟

ڈیرہ غازی خاں سے ۱۳۳۹ھ میں عبدالغفور صاحب نے ایک استفتاء بھیجا کہ ایک مرزائی قادیانی کا سوال ہے کہ ابن ماجہ کی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر صدی کے بعد مجدد ضرور آئے گا۔''

مرزا صاحب مجدّدِ وقت ہے۔ یہی لاہوری پارٹی کا موقف ہے۔ اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے فرمایا:

[1] احمد رضا خاں بریلوی، امام — فتاوٰی رضویہ — رضا فاؤنڈیشن لاہور — ۱۴/ ۲۸۰

''مجدد کا کم از کم مسلمان ہونا تو ضروری ہے اور قادیانی کافر و مرتد تھا، ایسا کہ تمام علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا کہ مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ (جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر) لیڈر بننے والوں کی ایک ناپاک پارٹی قائم ہوئی ہے جو گاندھی مشرک کو رہبر، دین کا امام و پیشوا مانتے ہیں۔ گاندھی پیشوا ہو سکتا ہے نہ مجدّد''۔[1]

''المعتمد المستند'' ۱۳۲۰ھ میں مولانا شاہ فضل رسول بدایونی قدس سرہ کی عقائد میں تصنیفِ لطیف ''المعتقد المنتقد'' کی کتابت و طباعت کا سلسلہ جاری تھا، اسی اثناء میں مولانا شاہ وصی احمد محدّثِ سورتی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس پر حاشیہ لکھنے کی فرمائش کی۔ امام احمد رضا بریلوی نے مختلف مقامات پر قلم برداشتہ عربی حاشیہ تحریر فرمایا، اپنے دور کے مبتدعین نو پیدا فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے مرزائیوں کا بھی ذکر کیا۔ فرماتے ہیں:

اُن میں سے مرزائیہ بھی ہیں، ہم انہیں غلام احمد قادیانی کی نسبت سے غلامیہ کہتے ہیں، وہ اس زمانے میں پیدا ہونے والا دجّال ہے۔ اس نے پہلے تو مسیح کے مماثل ہونے کا دعوٰی کیا بے شک اُس نے سچ کہا، وہ یقیناً مسیح دجّال کذّاب کا مثیل ہے۔

پھر اُس نے ترقی کی اور وحی کا دعوٰی کر دیا، بخدا یہ بھی سچ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ یُوْحِیْ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا.

''اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے دشمن بنائے انسانوں اور جنوں کے شیطان کہ ان میں سے ایک خفیہ طور پر جھوٹی بات دوسرے پر القاء کرتا ہے دھوکہ دینے کے لئے۔''

جہاں تک وحی کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنے اور اپنی کتاب براہین غلامیہ (براہین احمدیہ) کو کلامِ الٰہی قرار دینے والے کا تعلق ہے، تو یہ بھی ابلیس کا القاء ہے کہ مجھ سے حاصل کر اور اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دے۔

[1] احمد رضا خاں بریلوی، امام — فتاوٰی رضویہ — رضا فاؤنڈیشن لاہور — ۱۴/۳۸۴

پھراس نے نبوت ورسالت کا جھوٹا دعوٰی کیااور کہا اللہ تعالٰی وہ ذات ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجااور کہا کہ اللہ تعالٰی نے مجھ پر یہ نازل کیا ہے:

اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ بِالْقَادِیَانِ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ

بے شک ہم نے اسے قادیان میں نازل کیااور وہ حق کے ساتھ نازل ہوا

وہ کہتا ہے میں ہی وہ احمد ہوں جس کی بشارت حضرت عیسٰی علیہ السلام نے دی اور اللہ تعالٰی نے اس کا ذکر فرمایا:

مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ

وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالٰی نے مجھے فرمایا کہ تواس آیت کا مصداق ہے۔

ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ

پھراس نے اپنے نفسِ خبیث کو بہت سے انبیاء ومرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہم وسلم سے افضل قرار دینا شروع کیا۔ خصوصاً کلمۃ اللہ، روح اللہ اور رسول اللہ، حضرت عیسٰی علیہ السلام سے اپنے آپ کوافضل قرار دیا، وہ کہتا ہے۔

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلامِ احمد ہے

اور جب اس پراعتراض کیا گیا کہ تم حضرت عیسٰی علیہ السلام کی مماثلت کا دعوٰی کرتے ہوتو وہ روشن معجزات کہاں ہیں جو حضرت عیسٰی علیہ السلام لائے تھے، مثلاً مُردوں کو زندہ کرنا، مادر زاد نابینا اور برص کے مریض کوشفایاب کرنااور مٹی کا پرندہ بنانا اور اس میں پھونک مارنا اور اس کا حکمِ خداوندی سے اُڑ جانا۔ تو اس نے جواب دیا ”کہ عیسٰی علیہ السلام یہ سب کچھ مسمریزم اور شعبدہ بازی کے زور سے کیا کرتے تھے اور اگر میں اس کو ناپسند نہ کرتا، تو میں بھی ایسے کام کردکھاتا۔“

اس کے چند مزید کفریات کا ذکر کرکے آخر میں فرماتے ہیں:

”اس کے علاوہ اس کے بہت سے ملعون کفر ہیں، اللہ تعالٰی مسلمانوں کو اس کے اور دیگر تمام

دجّالوں کے شر سے محفوظ فرمائے“۔[1]

حُسام الحرمین

۱۳۲۴ھ میں امام احمد رضا بریلوی نے ایک استفتاء مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ کے علماء اہل سنت کی خدمت میں بھجوایا جس میں چند عبارات کے بارے میں سوال تھا کہ یہ کفریہ ہیں یا نہیں اور ان کے قائل پر بحکمِ شریعت کفر کا حکم ہے یا نہیں؟ ان میں سرِ فہرست مرزائیوں کا ذکر تھا[2] اس استفتاء کے جواب میں حرمین شریفین کے علماء نے بالاتفاق مرزائیوں اور مرزائی نوازوں کی تکفیر کی۔

اس کے علاوہ امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ نے عقیدۂ ختمِ نبوت اور ردِّ مرزائیت میں مستقل رسائل بھی قلمبند فرمائے۔

جزاء اللہ عدوّہٗ

اس تصنیف لطیف کا تعارف خود حضرت مصنف قدس سرہٗ کی زبانی سنیے، فرماتے ہیں:

”اللہ ورسول نے مطلقاً نفیِ نبوتِ تازہ فرمائی۔ شریعتِ جدیدہ وغیرہا کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحۃً خاتم بمعنی آخر بتایا، متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین سے اب تک تمام امتِ مرحومہ نے اس معنی ظاہر ومتبادر وعموم واستغراق حقیقی تام پر اجماع کیا کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام انبیاء کے خاتم ہیں اور اسی بناء پر سلفاً وخلفاً ائمۂ مذاہب نے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر کہا، کتبِ احادیث وتفسیر وعقائد وفقہ ان کے بیانوں سے گونج رہی ہیں۔

[1] احمد رضا خاں بریلوی، امام — المعتمد المستند بناء نجاۃ الابد — مکتبہ حامدیہ، لاہور — صفحہ ۹۔۲۳۷

نوٹ: اس حاشیہ کا صحیح نام یہی ہے، کتابت کی غلطی سے ”المستند المعتمد“ چھپ گیا ہے۔ ۱۲ قادری

[2] احمد رضا خاں بریلوی، امام — حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین — مکتبہ نبویہ، لاہور — صفحہ ۷۔۱۵

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اپنی کتاب "جَزَاءُ اللّٰہِ عَدُوَّہٗ بِاِبَائِہٖ خَتمَ النُّبُوَّۃ" ۱۳۱۷ھ (دشمنِ خدا کے ختم نبوت کا انکار کرنے پر خدائی جزاء) میں اس مطلب ایمانی پر صحاح وسنن ومسانید ومعاجیم وجوامع سے ایک سو بیس حدیثیں اور تکفیرِ منکر پر ارشاداتِ ائمہ وعلماء قدیم وحدیث وکتبِ عقائد واصول فقہ وحدیث سے تیس نصوص ذکر کیے، وللہ الحمد۔[1]

اَلْمُبِیْنُ خَتمَ النَّبِیّٖنَ

۱۳۲۶ھ میں بہار شریف سے مولانا ابوالطاہر نبی بخش نے ایک استفتاء بھیجا، جس میں دریافت کیا گیا کہ بعض لوگ "خاتم النبیین" میں الف لام عہدِ خارجی قرار دیتے ہیں (یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعض انبیاء کے خاتم ہیں) اور بعض اُسے استغراقی قرار دیتے ہیں (اب مطلب یہ ہوگا کہ آپ تمام انبیاء کے خاتم ہیں) ان میں سے کس کا قول صحیح ہے۔؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں ایک مختصر رسالہ تحریر فرمادیا۔ فرماتے ہیں:

"جو شخص لفظ خاتم النبیین میں النبیین کو اپنے عموم واستغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے، اس کی بات مجنون کی بَک یا سرسامی کی بہک ہے، اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا، جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص"۔[2]

پھر خاتم النبیین میں تاویل کی راہ کھولنے والوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"آج کل قادیانی بک رہا ہے کہ خاتم النبیین سے ختم شریعت جدیدہ مراد ہے۔ اگر حضور کے بعد کوئی نبی اسی شریعت مطہرہ کا مُرَوِّج اور تابع ہوکر آئے کچھ حرج نہیں اور وہ خبیث اس سے اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے"۔[3]

۱ فتاوی رضویہ رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴/۳۳۷ ۲ فتاوی رضویہ رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴/۳۳۴،۵
۳ فتاوی رضویہ رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴/۳۳۷

قَھرُ الدّیّان علیٰ مرتدٍّ بقادیان

یہ رسالہ بھی امام احمد رضا بریلوی کے رشحاتِ قلم سے ہے، اس میں ختم نبوت کے منکر، کلمۃ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن، جھوٹے مسیح، مرزائے قادیانی کے شیطانی الہاموں کارڈ کرکے عظمتِ اسلام کو اجاگر کیا ہے۔

اَلسُّوْءُ وَالْعِقَابُ

۱۳۲۰ھ میں امرتسر سے مولانا محمد عبدالغنی نے ایک استفتاء بھیجا۔ سوال یہ تھا کہ ایک مسلمان نے ایک مسلمہ عورت سے نکاح کیا، عرصہ تک باہمی معاشرت رہی، پھر مرد، مرزائی ہوگیا، تو کیا اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے نکل گئی ہے؟ ساتھ ہی امرتسر کے متعدد علماء کے جوابات منسلک تھے۔

امام احمد رضا خاں بریلوی نے اس کے جواب میں ایک رسالہ "اَلسُّوْءُ وَالْعِقَابُ عَلَی الْمَسِیحِ الْکَذَّابِ" (جھوٹے مسیح پر عذاب وعقاب) قلمبند فرمایا جس میں دس وجہ سے مرزائے قادیانی کا کفر بیان کرکے فتاوی ظہیریہ، طریقۂ محمدیہ، حدیقہ ندیہ، برجندی شرح نقایہ اور فتاوی ہندیہ (عالمگیری) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

"یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہٖ مرتدین کے احکام ہیں"

پھر سوال کا جواب ان الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں:

"شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے۔ اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول ومذہب سے بغیر توبہ کیے یا بعد اسلام وتوبہ بغیر نکاح جدید کیے، اس سے قربت کرے، زنائے محض ہو اور جو اولاد ہو، یقیناً ولد الزنا ہو، یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر وسائر ہیں"۔[1]

۱ فتاوی رضویہ السوء والعقاب رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۵/۵۹۱

اَلْجرازُ الدَّیّانی

یہ رسالہ امام احمد رضا بریلوی کی آخری تصنیف ہے۔ پیلی بھیت سے شاہ میر خاں قادری نے ۳ محرم ۱۳۴۰ھ کو ایک استفتاء بھیجا، جس کے جواب میں آپ نے یہ رسالہ "الجرازُ الدّیّانی علی الْمرتدِّ القادیانی (قادیانی مرتد پر خدائی شمشیرِ برّاں) سپردِ قلم فرمایا۔ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ کو آپ کا وصال ہوگیا۔

سائل نے ایک آیت اور ایک حدیث پیش کی تھی، جس سے قادیانی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر استدلال کرتے ہیں اور پوچھا تھا کہ اس استدلال کا جواب کیا ہے۔؟

امام احمد رضا بریلوی نے پہلے اعتراض کا جواب دینے سے پہلے سات فائدے بیان کیے، جن میں واضح کیا کہ مرزائی، حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کا مسئلہ کیوں اٹھاتے ہیں؟ دراصل مرزا کے ظاہر و باہر کفریات پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک ایسے مسئلے میں الجھتے ہیں جس میں اختلاف آسان ہے۔ پھر بھی یہ مسئلہ ان کے لئے مفید نہیں۔ پھر سات وجہ سے بتایا کہ یہ آیت قادیانیوں کی دلیل نہیں بن سکتی اور حدیث کو دلیل بنانے کے دو جواب دیئے۔

آپ کے صاحبزادے حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ نے ۱۳۱۵ھ میں ایک سوال کے جواب میں ایک کتاب "الصارم الربانی" تصنیف فرمائی جس میں مسئلہ حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کو تفصیل سے بیان کیا اور مرزا کے مثیل مسیح ہونے کا زبردست ردّ کیا۔

امام احمد رضا خاں بریلوی اس کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں:

"اس ادعائے کاذب (مرزا کے مثلِ مسیح ہونے) کی نسبت سہارن پور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولد اعز فاضلِ نوجوان مولوی حامد رضا خاں محمد حفظہ اللہ نے لکھا اور بنام تاریخی "الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی" مسمّٰی کیا۔ یہ رسالہ حامیٔ سنن، ماحیٔ فتن، ندوہ شکن، ندوی افگن قاضی عبدالوحید صاحب حنفی فردوسی، صِینَ عَنِ الفِتَن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفہ حنفیہ میں کہ عظیم آباد (پٹنہ) سے ماہوار شائع ہوتا ہے، طبع فرمادیا۔

بحمد اللہ اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا اور اللہ عزوجل قادر ہے کہ کبھی نہ لائے۔"[۱]

مرزائے قادیانی نے نبوت کا دعوٰی کر کے قصرِ ختم نبوت میں نقب لگانے کی کوشش کی۔ علمائے اسلام نے حق کو واضح کیا اور اس کی کوششوں کو ناکام بنا دیا۔ امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ نے جو استفتاء حرمین شریفین کے علماء کے سامنے پیش کیا تھا، اس میں مرزا کے خرافات کے ساتھ ساتھ اس قسم کی عبارات کا بھی تذکرہ تھا:

"سو عوام کے خیال میں تو رسول صلعم کا خاتم ہونا بایں معنٰی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں، مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات[۲] کچھ فضیلت نہیں، پھر مقامِ مدح میں وَلٰـكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰـهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔"[۳]

اسی طرح یہ عبارت:

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"[۴]

علمائے عرب نے ان عبارات کی بناء پر بھی کفر کا فتویٰ صادر کیا۔ یہ فتاوٰی حسام الحرمین میں چھپ چکے ہیں۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ امام احمد رضا بریلوی ختمِ نبوت کو کس قدر اہمیت دیتے تھے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ یہ اجماعی اور قطعی عقیدہ اس قدر اہم اور نازک ہے کہ اس سلسلے میں کسی رعایت کی گنجائش نہیں ہے۔

---

۱ فتاوٰی رضویہ — السوء والعقاب — رضا فاؤنڈیشن، لاہور — ۱۵/۵۷۵

۲ اس جگہ تقدم یا تاخر زمانی کے بالذات فضیلت ہونے کی نفی ہے، لیکن آئندہ عبارت میں کہا گیا ہے کہ مقام مدح میں وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔ اس میں نہ صرف بالذات بلکہ بالعرض فضیلت ہونے کی بھی نفی کردی گئی ہے۔ قادری

۳ محمد قاسم نانوتوی — تحذیر الناس — کتب خانہ امدادیہ دیوبند — صفحہ ۳

۴ محمد قاسم نانوتوی — تحذیر الناس — کتب خانہ امدادیہ دیوبند — صفحہ ۲۴

بے بنیاد الزام

صدرِ پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے کراچی کے ہوائی اڈے پر کہا:

''آج کل کسی کو بدنام کرنا ہو تو اس پر قادیانی ہونے کا لیبل لگا دیا جاتا ہے۔ یہ بالعموم اس وقت کیا جاتا ہے جب موردِ الزام کے خلاف کوئی مواد دستیاب نہیں ہوتا۔''[1]

بالکل یہی حال مخالفین اہل سنت کا ہے، انہیں امام احمد رضا خاں بریلوی کو بدنام کرنے کے لئے مواد دستیاب نہیں ہوتا، تو یہاں تک کہنے سے بھی باز نہیں آتے:

''مرزا غلام قادر بیگ جو انہیں (امام احمد رضا بریلوی کو) پڑھایا کرتے تھے۔ نبوت کے جھوٹے دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی کے بھائی تھے۔''[2]

شیخ عطیہ محمد سالم نے اس جھوٹی بنیاد پر ایک اور عمارت کھڑی کرنے کی کوشش کی کہ وہ کہتے ہیں:

''ان پر یہ بات صادق آتی ہے کہ انگریزی استعمار کی خدمت کرنے میں قادیانی اور بریلوی دونوں بھائی ہیں۔''[3]

گزشتہ صفحات میں امام احمد رضا خاں بریلوی کے فتاویٰ کی ایک جھلک پیش کی جا چکی ہے جو مرزائے قادیانی سے متعلق ہیں، ان کے باوجود ایسے گھناؤنے الزام لگانے والوں کے بارے میں یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ انہیں امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لئے مواد دستیاب نہیں ہے، ورنہ جھوٹے الزامات کا سہارا ہرگز نہ لیتے۔

مرزا عبد الوحید بیگ (بریلی شریف) انڈیا کا بیان

حضرت مرزا غلام قادر بیگ رحمہ اللہ تعالیٰ مغل نہیں، فاروقی تھے۔ حضرت مولانا حکیم مرزا غلام قادر

---

[1] روزنامہ جنگ، لاہور: شمارہ ۱۱ مئی ۱۹۸۴ء

[2] احسان الٰہی ظہیر البریلویۃ مطبوعہ لاہور صفحہ ۲۰_۱۹

[3] احسان الٰہی ظہیر البریلویۃ مطبوعہ لاہور صفحہ ۴

بیگ رحمہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بھائی مرزا مطیع بیگ کے پوتے مرزا عبد الوحید بیگ (بریلی) اپنے ایک مقالے میں لکھتے ہیں:

کتاب اندھیرے سے اُجالے تک پڑھ کر البریلویۃ کے مصنف کی حماقت وخیانت اور کذب بیانی پر بالکل تعجب نہیں ہوا، کیونکہ جو لوگ کذب جیسے عیب کو ذات بے عیب سے منسوب کرتے ہیں، ان سے اور توقع ہی کیا کی جا سکتی ہے؟ درحقیقت البریلویۃ لکھ کر مخالفین نے ثابت کر دیا ہے کہ ان کے پاس کوئی فردِ جرم امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف نہیں ہے۔ صرف چند حماقتیں ہیں اور کچھ خیانتیں، نیز کذب بیانی جس کے سہارے یہ لوگ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لغو و بے بنیاد الزامات لگا کر بدنام کرنے کی ناکام سعی کر کے ملتِ اسلامیہ کو گمراہ کرنے میں سرگرم عمل ہیں۔

اندھیرے سے اُجالے تک کی اشاعت سے قبل اس بندۂ عاصی کو معلوم ہو جاتا تو حقیقت لکھ کر حاضرِ خدمت کر دیتا، جس سے حضرت مولانا حکیم مرزا غلام قادر بیگ بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق بے پَر کی اڑائی حماقت کا پردہ فاش ہو جاتا، بہرکیف اس سلسلہ میں اب لکھ کر حاضرِ خدمت کر رہا ہوں کہ وقتِ ضرورت کام آئے۔

حضرت مولانا مرزا غلام قادر بیگ کی پیدائش یکم محرم، ۲۵ جولائی ۱۲۴۳ھ/۱۸۲۷ء کو لکھنؤ کے محلہ جھوائی ٹولہ میں ہوئی۔ ان کے والد ماجد حکیم مرزا حسن جان بیگ، لکھنؤ سے بریلی منتقل ہو گئے تھے، جامع مسجد بریلی کے مشرق میں واقع محلہ قلعہ میں رہتے تھے، بسلسلۂ طبابت بریلی آئے تھے۔ ہمارا خاندان نسلاً ایرانی یا ترکستانی مغل نہیں ہے، مرزا اور بیگ کے خطابات اعزازِ شاہانہ مغلیہ کے عطا کردہ ہیں۔ اسی مناسبت سے ہمارے بزرگوں کے نام کے ساتھ مرزا اور بیگ کے الفاظ لکھے جاتے رہے ہیں۔ ہمارا سلسلۂ نسب حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ سے ہوتا ہوا حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔ اسی وجہ سے ہمارے خاندان کو فاروقی کہا جاتا ہے۔ مرزا غلام قادر بیگ بھی طبابت کرتے تھے اور دینی تعلیم بلا معاوضہ دیا کرتے تھے دوسرے طالب علم آپ کے مطب پر پڑھنے آتے، لیکن آپ امام احمد رضا بریلوی کو ان کے مکان پر ہی درس دیتے تھے پھر ایک وقت آیا کہ انہوں نے اصرار کر کے امام احمد رضا سے ہدایہ کا درس لیا اور فخر سے فرمایا کرتے تھے کہ میں علم و فضل کے شہنشاہ کا شاگرد ہوں، ان

شاء اللہ روزِ قیامت میں بھی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں کی مبارک صف میں شامل ہوں گا۔

حضرت مرزا غلام قادر بیگ کا وصال بریلی شریف میں ہوا میرے والد ماجد مولانا مرزا محمد جان بیگ رضوی نے اپنی بیاض میں ان کی تاریخ وفات یکم محرم الحرام، ۱۸/ اکتوبر ۱۳۳۶ھ/ ۱۹۱۷ء کو نوے سال کی عمر میں لکھی ہے۔ محلہ باقر گنج میں واقع حسین باغ میں دفن کیے گئے۔ حضرت مرزا غلام قادر بیگ کے دو صاحبزادے تھے۔ بڑے، حکیم مرزا عبدالعزیز بیگ، چھوٹے، حکیم مرزا عبدالحمید بیگ بڑے فرزند کلکتہ میں طبابت کرتے تھے، مولانا مرزا غلام قادر بیگ کبھی کبھی ان کے ہاں تشریف لے جاتے اور عارضی طور پر قیام کرتے، بعد میں بڑے فرزند بھی کلکتہ سے بریلی منتقل ہو گئے تھے۔

ہمارے خاندان کا کبھی بھی کسی قسم کا کوئی واسطہ و تعلق مرزا غلام احمد قادیانی کذاب سے نہیں رہا، اس لئے یہ کہنا کہ حضرت مولانا غلام قادر بیگ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کے بھائی تھے انتہائی لغو، بے بنیاد اور کذب صریح ہے۔[۱] (ملخصا)

تشکر: پیش نظر نایاب رسالہ "الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی" حضرتِ اقدس مولانا تقدس علی خاں رحمہ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے دستیاب ہوا۔ ۱۹۸۲ء میں جب آپ عرسِ اعلیٰ حضرت کے موقع پر بریلی شریف تشریف لے گئے، تو محض یہ رسالہ حاصل کرنے کے لئے بریلی سے پیلی بھیت گئے اور واپسی پر لاہور یہ رسالہ عنایت فرماتے گئے۔

مولانا اظہار اللہ ہزاروی سلمہٗ (ریسرچ سکالر) نے اس رسالہ پر تخریج کا کام کیا ہے۔ آیات واحادیث اور دیگر عبارات کی نشان دہی کی ہے۔

۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۹ھ

۲۱ دسمبر ۱۹۸۸ء — محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی

---

[۱] ماہنامہ سنّی دنیا، بریلی شریف، شمارہ جون ۱۹۸۸ء / ۱۴۰۸ھ

رسالہ

السوء والعقاب علی المسیح الکذاب[۲۰] ۱۳

(جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب)

مسئلہ:

از امرتسر، کٹرہ کربا سنگھ، کوچہ ٹنڈا شاہ، مرسلہ جناب مولانا مولوی محمد عبدالغنی صاحب واعظ ۲۱ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

باسمہٖ سبحانہ، مستفتی نے ظاہر کیا کہ ایک شخص نے درانحالیکہ مسلمان تھا ایک مسلمہ سے نکاح کیا زوجین ایک عرصہ تک باہم معاشرت کرتے رہے، اولاد بھی ہوئی، اب کسی قدر عرصہ سے شخص مذکور مرزا قادیانی کے مریدوں میں منسلک ہو کر صبغ عقاید کفریہ مرزائیہ سے مصطبغ ہو کر علیٰ رؤس الاشہاد ضروریاتِ دین سے انکار کرتا رہتا ہے، سو مطلوب عن الاظہار یہ ہے کہ شخص مذکور شرعاً مرتد ہو چکا اور اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے علیحدہ ہو چکی اور منکوحۂ مذکورہ کا کل مہر معجّل، مؤجل مرتد مذکور کے ذمہ ہے، اولادِ صغار اپنے والد مرتد کی ولایت سے نکل چکی یا نہ؟ بَیِّنُوا تُوجَرُوا (بیان کر کے اجر حاصل کیجئے)

خلاصہ جواباتِ امرتسر

(۱) شخص مذکور بباعث آنکہ بہم عقیدہ مرزا کا ہے جو باتفاقِ علمائے دین کافر ہے، مرتد ہو چکا منکوحہ زوجیت سے علیحدہ ہو چکی، کل مہر بذمہ مرتد واجب الادا ہو چکا، مرتد کو اپنی اولادِ صغار پر ولایت نہیں

ابو محمد زبیر غلام رسول الحنفی القاسمی عفی عنہ۔

(۲) شک نہیں کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو رسول اللہ، نبی اللہ کہتا ہے اور اس کے مرید اس کو نبی مرسل جانتے ہیں، اور دعوی نبوت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالاجماع کفر ہے، جب اس طائفے کا ارتداد ثابت ہوا، پس مسلمہ ایسے شخص کے نکاح سے خارج ہوگئی ہے، عورت کو مہر ملنا ضروری ہے، اور اولاد کی ولایت بھی ماں کا حق ہے۔ عبد الجبار بن عبد اللہ الغزنوی

(۳) لایشک فی ارتداد من نسب المسمر یزم الذی هو من اقسام السحر الی الانبیاء علیهم السلام واهان روح اللّٰه عیسی بن مریم علیهما السلام وادعی النبوة وغیرها من الکفریات کالمرزا فنکاح المسلمة لاشک فی فسخه لکن لها المهر والاولاد الصغائر . ابو الحسن غلام مصطفی عفی عنه .

بے شک جو شخص جادو کی قسم مسمریزم کو انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب کرے اور حضرت روح اللہ عیسی بن مریم علیہا السلام کی توہین کرے اور نبوت کا دعوی وغیرہ کفریات کا ارتکاب کرے جیسے مرزا قادیانی، تو اس کے مرتد ہونے میں کیا شک ہے، تو مسلمان عورت کا اس سے نکاح بلاشک فسخ ہو جائے گا لیکن اس مسلمان عورت کو مہر و اولاد کا استحقاق ہے۔ ابو الحسن غلام مصطفی عفی عنہ۔

(۴) شک نہیں کہ مرزا کے معتقدات کا معتقد مرتد ہے، نکاح منفسخ ہوا، اولاد عورت کو دی جائے گی عورت کامل مہر لے سکتی ہے۔ ابو محمد یوسف غلام محی الدین عفی عنہ

(۵) انچہ علمائے کرام از عرب وہند و پنجاب در تکفیرِ مرزا قادیانی و معتقدانِ وے فتوی دادہ اند ثابت و صحیح ست قادیانی خود را نبی و مرسل یزدانی قرار میدہد، و توہین و تحقیرِ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام و انکارِ معجزات شیوۂ اوست کہ از تحریراتش پر ظاہر ست (نقل عبارات ازالہ رسائل مرزا ست)۔ احقر عباد اللہ العلی واعظ محمد عبد الغنی

ترجمہ: علماء عرب وہند و پنجاب نے مرزا قادیانی اور اس کے معتقدین کی تکفیر کا جو فتوی دیا ہے وہ صحیح و ثابت ہے، مرزا قادیانی اپنے کو نبی و رسولِ یزدانی قرار دیتا ہے اور انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی

توہین و تحقیر کرنا اور معجزات کا انکار کرنا اس کا شیوہ ہے جیسا کہ اس کی تحریروں سے ظاہر ہے۔ (یہ عبارات ازالہ اوہام میں منقول ہیں جو کہ مرزا کے رسائل میں سے ایک رسالہ ہے)

احقر عباد اللہ العلی واعظ محمد عبد الغنی۔

(۶) احقر العباد خدا بخش امام مسجد شیخ خیر الدین۔

(۷) شک نہیں کہ مرزا قادیانی مدعیِ نبوت و رسالت ہے (نقل عباراتِ کثیرہ ازالہ وغیرہا تحریراتِ مرزا) پس ایسا شخص کافر تو کیا میرا وجدان یہی کہتا ہے کہ اس کو خدا پر بھی ایمان نہیں۔ ابو الوفاء ثناء اللہ کفاہ اللہ مصنف تفسیر ثنائی امرتسری۔

(۸) قادیانی کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو ضروریاتِ دین سے انکار ہے نیز دعوی رسالت کا بھی، چنانچہ (ایک غلطی کا ازالہ میں) اس نے صراحۃً لکھا ہے کہ میں رسول ہوں، لہذا غلام احمد اور اس کے معتقدین بھی کافر بلکہ اکفر ہوئے، مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے، اولادِ صغار والد کے حق سے نکل جاتی ہے پس مرزائی مرتد سے اولاد لے لینی چاہئے اور مہر معجّل اور موجّل لے کر، عورت کو اس سے علیحدہ کرنا چاہئے ابو تراب محمد عبد الحق بازار صابونیاں۔

(۹) مرزائی مرتد ہیں اور انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے منکر، معجزات کو مسمریزم تحریر کیا ہے، مرزا کافر ہے، مرزا سے جو دوست ہو یا اس کے دوست سے دوست وہ بھی کافر مرتد ہے۔ صاحبزادہ صاحب سید ظہور الحسن قادری فاضلی سجادہ نشین حضرات سادات جیلانی بٹالہ شریف۔

(۱۰) آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت کا دعوی اور ضروریاتِ دین کا انکار بیشک کفر و ارتداد ہے ایسے شخص پر قادیانی ہو یا غیر، مرتدوں کے احکام جاری ہوں گے۔ نور احمد عفی عنہ

از جناب مولانا مولوی محمد عبدالغنی صاحب امرتسری

باسم سامی حضرت عالم اہلسنت دام ظلہم العالی

بخدمت شریف جناب فیض مآب قامع فساد وبدعات دافع جہالت وضلالات مفخر العلماء الحنفیہ قاطع اصول الفرقۃ الضالۃ النجدیہ مولانا مولوی محمد احمد رضا خاں صاحب متعنا اللہ بعلمه، تحفہ تحیات وتسلیمات مسنونہ رسانیدہ مکشوف ضمیر مہر انجلا، آنکہ چوں دریں بلاد از مدّت مدیدہ بہ ظہور دجال کذاب قادیانی فتور وفساد برخاستہ است بموجب حکم آزادگی بہ ہیچ صورتے درچنگ علما آن دہری رہزن دین اسلام نمی آید، اکنوں این واقعہ درخانۂ یک شخص حنفی شد کہ زنے مسلمہ درعقد شخصے بودہ آن مرد مرزائی گردید زن مذکورہ از وے ایں کفریات شنیدہ گریز نمودہ بخانۂ پدر رسید، لہذا برائے آن وبرائے سد آیندہ وتنبیہ مرزائیاں فتویٰ ہذا طبع کردہ آید امید کہ آن حضرت ہم بمہر ودستخط شریف خود مزین فرمایند کہ باعثِ افتخار باشد سفیر از ندوہ کدام مولوی غلام احمد ہوشیار پوری وارد امرتسر از مدت دو ماہ شدہ است فتوائے ہذا نزد وے فرستادم مشار الیہ دستخط نمود وگفت اگر دریں فتویٰ دستخط کنم ندوہ از من بیزار شود خاکش بدہن، ازیں جہت مردماں بلدہ رابسیار بدظنی درحق ندوہ می شود زیادہ چہ نوشتہ آید جزاکم اللہ عن الاسلام والمسلمین.

الملتمس بندہ کثیر المعاصی واعظ محمد عبدالغنی از امرتسر کٹرہ گربا سنگھ کوچہ ٹنڈا شاہ۔

ترجمہ: بخدمت شریف جناب فیض مآب، قامع فساد وبدعات، جہالت وگمراہی کو دفع کرنے والے، حنفی علماء کا فخر، گمراہ نجدی فرقہ کے اصول کو مٹانے والے مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب ،اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے علوم سے بہرہ ور فرمائے، سلام وتحیت مسنونہ پیش ہوں دلی مراد واضح ہو کہ جب سے اس علاقہ میں قادیانی فتور وفساد برپا ہوا ہے قانونی آزادی کی وجہ سے اس بے دین، اسلام کے ڈاکو پر علماء کی گرفت نہ ہوسکی ابھی ایک واقعہ حنفی شخص کے ہاں ہوا ہے کہ اس کے نکاح میں مسلمان

عورت تھی وہ شخص مرزائی ہوگیا اس کی مذکورہ عورت اس کے کفریات سُن کر اس سے علیحدگی اختیار کر کے اپنے والد کے گھر چلی گئی، لہذا اس واقعہ اور آئندہ سدِّ باب اور مرزائیوں کی تنبیہ کے لئے یہ فتویٰ طبع کرایا ہے امید ہے کہ آپ بھی اپنی مہر اور دستخط سے اس کو مزین فرمائیں گے جو کہ باعثِ افتخار ہوگا۔ ندوہ کا ایک نمائندہ مولوی غلام محمد ہوشیار پوری دو ماہ سے امرتسر میں آیا ہوا ہے میں نے یہ فتویٰ اس کے پاس بھیجا تاکہ وہ دستخط کردے تو اس نے کہا اگر میں نے اس فتویٰ پر دستخط کئے تو ندوہ والے مجھ سے ناراض ہوجائیں گے اس کے منہ میں خاک ہو، اس کی اس بات کی وجہ سے شہر کے لوگ ندوہ والوں سے نہایت بدظن ہوگئے ہیں، مزید کیا لکھوں، اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزاء عطا فرمائے، الملتمس گناہ گار بندہ واعظ محمد عبدالغنی از امرتسر کٹرہ گربا سنگھ کوچہ ٹنڈا شاہ۔

الجواب

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لانبی بعدہ وعلیٰ اٰلہ وصحبہ المکرمین عندہ رب انی اعوذبک من ھمزات الشیطن واعوذ بک رب ان یحضرون.

تمام تعریفیں اللہ وحدہ لاشریک کے لئے ہیں، اور صلوٰۃ وسلام اس ذات پر جس کے بعد نبی نہیں ہے اور اس کی آل واصحاب پر جو عزت وکرامت والے ہیں، اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان کی کُھلی بدگوئیوں سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں ان کے حاضر ہونے سے۔

اللہ عزوجل دینِ حق پر استقامت عطا فرمائے اور ہر ضلال ووبال ونکال سے بچائے، قادیانی مرزا کا اپنے آپ کو مسیح ومثلِ مسیح کہنا تو شہرۂ آفاق ہے اور بحکم آنکہ ؎

عیب می جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو

(شراب کے تمام عیب بیان کئے اب اس کے ہنر بھی بیان کر۔)

فقیر کو بھی اس دعویٰ سے اتفاق ہے، مرزا کے مسیح ومثل مسیح ہونے میں اصلاً شک نہیں مگر لا واللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ بلکہ مسیح دجال علیہ اللعن والنکال، پہلے اس ادعائے کاذب کی نسبت سہارن پور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولد اعز فاضل نوجوان مولوی حامد رضا خاں محمد حفظہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور بنام تاریخی "الصارم الربانی علی اسراف القادیانی" مسمّٰی کیا، یہ رسالہ حامیِ سنن، ماحیِ فتن، ندوہ شکن، ندوی فگن، مکرمنا قاضی عبدالوحید صاحب حنفی فردوسی صین عن الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفۂ حنفیہ میں کہ عظیم آباد سے ماہوار شائع ہوتا ہے طبع فرمادیا، بحمد اللہ تعالیٰ اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا، اور اللہ عزوجل قادر ہے کہ کبھی نہ لائے، اس کی تحریرات یہاں نہیں ملتیں، مجیب ہفتم نے جو اقوالِ ملعونہ اس کی کتابوں سے بہ نشان صفحات نقل کئے مثیل مسیح ہونے کے ادعا کو شناعت ونجاست میں ان سے کچھ نسبت نہیں ان میں صاف صاف انکارِ ضروریاتِ دین اور بوجوہِ کثیرہ کفر وارتدادِ مبین ہے فقیر ان میں سے بعض کی اجمالی تفصیل کرے:

کفرِ اوّل:

مرزا کا ایک رسالہ ہے جس کا نام "ایک غلطی کا ازالہ" ہے، اس کے صفحہ ۶۷۳ پر لکھتا ہے: "میں احمد ہوں جو آیت مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں مراد ہے[1]۔ آیہ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسیٰ بن مریم روح اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بناکر بھیجا ہے توریت کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جس کا نامِ پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ازالہ کے قول ملعون مذکور میں صراحۃً ادّعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔

[1] توضیح المرام مطبوعہ ریاض الہند امرتسر صفحہ ۱۶

کفرِ دوّم

توضیح مرام طبع ثانی صفحہ ۹ پر لکھتا ہے کہ "میں محدث ہوں اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔"[1]

لا الٰہ الا اللہ لقد کذب عدو اللہ ایھا المسلمون (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، دشمن خدا نے جھوٹ بولا اے مسلمانو!) سید المحدثین امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ انہیں کے واسطے حدیثِ محدثین آئی، انہیں کے صدقے میں ہم نے اس پر اطلاع پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قد کان فیما مضی قبلکم من الامم اناس محدثون فان یکن فی امتی منھم احد فانہ عمر بن الخطاب[2] رواہ احمد والبخاری عن ابی ھریرۃ واحمد ومسلم والترمذی والنسائی عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا.

اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فراستِ صادقہ والہامِ حق والے، اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور عمر بن خطاب ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (اسے احمد اور بخاری نے حضرت ابوہریرہ سے اور احمد، مسلم، ترمذی اور نسائی نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔)

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبوت کے کوئی معنی نہ پائے صرف ارشاد فرمایا:

لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب[3] رواہ احمد والترمذی والحاکم عن عقبۃ بن عامر والطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنھما.

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوسکتا تو عمر ہوتا۔ (اسے احمد وترمذی اور حاکم نے عقبہ بن عامر سے اور طبرانی نے کبیر میں عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔)

مگر پنجاب کا محدث حادث کہ حقیقۃً نہ محدث ہے نہ محدث، یہ ضرور ایک معنی پر نبی ہوگیا الا لعنۃ اللہ علی الکذبین (خبردار، جھوٹوں پر خدا کی لعنت۔) والعیاذ باللہ رب العالمین۔

[1] توضیح المرام — مطبوعہ ریاض الہند امرتسر — صفحہ ۱۶
[2] صحیح البخاری — مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ — قدیمی کتب خانہ کراچی — ۱/ ۵۲۱
[3] صحیح البخاری — مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ — قدیمی کتب خانہ کراچی — ۱/ ۵۲۰
جامع الترمذی — " — " — " — امین کمپنی مکتبہ رشیدیہ دہلی — ۲/ ۲۰۹

کفر سوم

دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند صفحہ ۹ پر لکھتا ہے" سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا[1]۔"

کفر چہارم

مجیب پنجم نے نقل کیا، ونیز میگوید کہ خدائے تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام اُمتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی"۔ ان اقوال خبیثہ میں اولاً کلامِ الٰہی کے معنٰی میں صریح تحریف کی کہ معاذ اللہ آیہ کریمہ میں یہ شخص مراد ہے نہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ثانیاً نبی اللہ ورسول اللہ وکلمۃ اللہ عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر افتراء کیا وہ اس کی بشارت دینے کو اپنا تشریف لانا بیان فرماتے تھے۔

ثالثاً اللہ عزوجل پر افتراء کیا کہ اس نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس شخص کی بشارت دینے کے لئے بھیجا، اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحون[2]۔

بے شک جو لوگ اللہ عزوجل پر جھوٹ بہتان اٹھاتے ہیں فلاح نہ پائیں گے۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

انما یفتری الکذب الذین لایؤمنون[3]۔

رابعاً اپنی گھڑی ہوئی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ عزوجل کا کلام ٹھہرایا کہ خدائے تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں یوں فرمایا ہے، اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

فویل للذین یکتبون الکتٰب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا، فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون[4]۔

---

۱ دافع البلاء مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان صفحہ ۲۶ — ۲ القرآن الکریم ۱۶ / ۱۱۶

۳ القرآن الکریم ۱۶ / ۱۰۵ — ۴ القرآن الکریم ۲ / ۷۹

خرابی ہے ان کے لئے جو اپنے ہاتھوں کتاب لکھیں پھر کہہ دیں یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے بدلے کچھ ذلیل قیمت حاصل کریں، سو خرابی ہے ان کے لئے ان کے لکھے ہاتھوں سے اور خرابی ہے ان کے لئے اس کمائی سے۔

ان سب سے قطع نظر ان کلمات ملعونہ میں صراحۃً اپنے لئے نبوت ورسالت کا ادعائے قبیحہ ہے اور وہ باجماعِ قطعی کفر صریح ہے، فقیر نے رسالہ جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ خاص اسی مسئلے میں لکھا اور اس میں آیت قرآن عظیم اور ایک سو دس حدیثوں اور تیس نصوں کو جلوہ دیا، اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا، ان کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال وباطل جاننا فرضِ اجل وجزءِ ایقان ہے ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین[1] (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔) نص قطعی قرآن ہے اس کا منکر، نہ منکر بلکہ شک کرنیوالا، نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے اس عقیدۂ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی، کافر ہونے میں شک وتردّد کو راہ دے وہ بھی کافر ہیں، الکفر جلی الکفران ہے۔ قول دوم وسوم میں شائد وہ یا اس کے اذناب آج کل کے بعض شیاطین سے سیکھ کر تاویل کی آڑ لیں کہ یہاں نبی ورسول سے معنی لغوی مراد ہیں یعنی خبردار یا خبر دہندہ اور فرستادہ مگر یہ محض ہوس ہے۔

اوّلاً صریح لفظ میں تاویل نہیں سنی جاتی، فتاوٰی خلاصہ وفصول عمادیہ وجامع الفصولین وفتاوٰی ہندیہ وغیرہا میں ہے:

واللفظ للعمادی لو قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یریدبہ من پیغام می برم یکفر[2]۔

---

۱ القرآن الکریم ۳۳ / ۴۰

۲ فتاوٰی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲ / ۲۶۳

یعنی اگر کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا بزبانِ فارسی کہے میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں کافر ہوجائے گا۔

امام قاضی عیاض کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں:

قال احمد بن ابی سلیمٰن صاحب سحنون رحمھما اللّٰہ تعالٰی فی رجل قیل لہ لاوحق رسول اللّٰہ فقال فعل اللّٰہ برسول اللّٰہ کذا وذکر کلاما قبیحا ، فقیل لہ ماتقول یاعدو اللّٰہ فی حق رسول اللّٰہ فقال لہ اشد من کلامہ الاول ثم قال انما اردت برسول اللّٰہ العقرب فقال ابن ابی سلیمن للذی سالہ اشھد علیہ وانا شریکک یرید فی قتلہ وثواب ذلک ،قال حبیب بن الربیع لان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لایقبل .[1]

یعنی امام احمد بن ابی سلیمان تلمیذ ورفیق امام سحنون رحمہما اللہ تعالیٰ سے ایک مردک کی نسبت کسی نے پوچھا کہ اس سے کہا گیا تھا رسول کے حق کی قسم اس نے کہا اللہ رسول اللہ کے ساتھ ایسا ایسا کرے اور ایک بدکلام ذکر کیا کہا گیا اے دشمنِ خدا! تُو رسول اللہ کے بارے میں کیا بکتا ہے تو اس سے بھی سخت تر لفظ بکا پھر بولا میں نے تو رسول اللہ سے بچھو مراد لیا تھا۔ امام احمد بن ابی سلیمان نے مستفتی سے فرمایا تم اس پر گواہ ہوجاؤ اور اسے سزائے موت دلانے اور اس پر جو ثواب ملے گا اس میں میں تمہارا شریک ہوں، (یعنی تم حاکمِ شرع کے حضور اس پر شہادت دو اور میں بھی سعی کروں گا کہ ہم تم دونوں بحکمِ حاکم اسے سزائے موت دلانے کا ثواب عظیم پائیں) امام حبیب بن ربیع نے فرمایا یہ اس لئے کہ کھلے لفظ میں تاویل کا دعویٰ مسموع نہیں ہوتا۔

مولانا علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں:

ثم قال انما اردت برسول اللّٰہ العقرب فانہ ارسل من عند الحق وسلط علی الخلق تاویلا للرسالۃ العرفیۃ بالارادۃ اللغویۃ وھو مردود عند القواعد الشرعیۃ .[2]

---

[1] الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ القسم الرابع الباب الاول مطبع شرکۃ صحافیۃ فی البلاد العثمانیۃ ۲/ ۲۰۹

[2] شرح الشفاء لملا علی قاری مع نسیم الریاض الباب الاول دار الفکر بیروت ۴/۳۴۳

یعنی وہ جو اس مردک نے کہا کہ میں نے بچھو مراد لیا، اس طرح اس نے رسالت عرفی کو معنی لغوی کی طرف ڈھالا کہ بچھو کو بھی خدا ہی نے بھیجا اور خلق پر مسلط کیا ہے، اور ایسی تاویل قواعدِ شرع کے نزدیک مردود ہے۔

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:

ھذا حقیقۃ معنی الارسال وھذا مما لاشک فی معناہ وانکارہ مکابرۃ لکنہ لایقبل من قائلہ وادعاؤہ انہ مرادہ لبعدہ غایۃ البعد ، وصرف اللفظ عن ظاھرہ لایقبل کمالو قال انت طالق قال اردت محلولۃ غیر مربوطۃ لایلتفت لمثلہ ویعد ھذیانا[1] اھ ملتقطا .

یعنی یہ لغوی معنی جن کی طرف اس نے ڈھالا ضرور بلاشک حقیقی معنی ہیں اس کا انکار ہٹ دھرمی ہے بایں ہمہ قائل کا ادعاء مقبول نہیں کہ اس نے یہ معنی لغوی مراد لئے تھے، اس لئے کہ یہ تاویل نہایت دُور از کار ہے اور لفظ کا اس کے معنیٰ ظاہر سے پھیرنا مسموع نہیں ہوتا جیسے کوئی اپنی عورت کو کہے تُو طالق ہے اور کہے میں نے تو یہ مراد لیا تھا کہ تُو کُھلی ہوئی ہے بندھی نہیں ہے (کہ لغت میں طالق کشادہ، کو کہتے ہیں) تو ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور اسے ہذیان سمجھا جائے گا۔

ثانیاً: وہ بالیقین ان الفاظ کو اپنے لئے مدح وفضل جانتا ہے، نہ ایک ایسی بات کہ ؎

دندانِ تو جملہ در دہانند چشمانِ تو زیر ابروانند

(تیرے تمام دانت منہ میں ہیں، تیری آنکھیں ابرو کے نیچے ہیں۔)

کوئی عاقل بلکہ نیم پاگل بھی ایسی بات کو جو ہر انسان ہر بھنگی چمار بلکہ ہر جانور بلکہ ہر کافر مرتد میں موجود ہو محلِ مدح میں ذکر نہ کریگا نہ اس میں اپنے لئے فضل وشرف جانے گا بھلا کہیں براہینِ غلامیہ

---

[1] نسیم الریاض شرح الشفاء للقاضی عیاض الباب الاول دار الفکر بیروت ۴/۳۴۳

میں یہ بھی لکھا کہ سچا خدا وہی ہے جس نے مرزا کی ناک میں دو نتھنے رکھے، مرزا کے کان میں دو گھونگے بنائے، یا خدا نے براہینِ احمدیہ میں لکھا ہے کہ اس عاجز کی ناک ہونٹوں سے اُوپر اور بھوؤں کے نیچے ہے کیا ایسی بات لکھنے والا پُورا مجنون پکا پاگل نہ کہلایا جائے گا، اور شک نہیں کہ وہ معنی لغوی یعنی کسی چیز کی خبر رکھنا یا دینا یا بھیجا ہوا ہونا، ان مثالوں سے بھی زیادہ عام ہیں، بہت جانوروں کے ناک کان بھویں اصلاً نہیں ہوتیں مگر خدا کے بھیجے ہوئے وہ بھی ہیں، اللہ نے انہیں عدم سے وجود، نر کی پیٹھ سے مادہ کے پیٹ سے دنیا کے میدان میں بھیجا جس طرح اس مردک خبیث نے بچھو کو رسول بمعنی لغوی بنایا مولوی معنوی قدس سرہ القوی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں: ؎

(۱) کل یوم ھو فی شان بخواں — مَرو را بیکاروبے فعلے مداں
(۲) کمتریں کارش کہ ہرروزست آں — کو سہ لشکر روانہ میکند
(۳) لشکرے زاصلاب سوئے امہات — بہرآں تادر رحم روید نبات
(۴) لشکرے زارحام سوئے خاکدان — تاز نرومادہ پُر گردد جہاں
(۵) لشکرے ازخاکداں سوئے اجل — تابہ بیند ہر کسے حُسنِ عمل [1]

(۱) روزانہ اللہ تعالیٰ اپنی شان میں، پڑھ، اس کو بیکار اور بے عمل ذات نہ سمجھ۔ (۲) اس کا معمولی کام ہر روز یہ ہوتا ہے کہ روزانہ تین لشکر روانہ فرماتا ہے۔ (۳) ایک لشکر پشتوں سے امہات کی طرف، تاکہ عورتوں کے رحموں میں پیدائش ظاہر فرمائے۔ (۴) ایک لشکر ماؤں کے رحموں سے زمین کی طرف، تاکہ نرومادہ سے جہان کو پُر فرمائے۔ (۵) ایک لشکر دنیا سے موت کی جانب، تاکہ ہر ایک اپنے عمل کی جزا کو دیکھے۔)

حق عزوجل فرماتا ہے:

[1] المثنوی المعنوی قصہ آنکس کہ در یارے بکوفت گفت الخ نورانی کتب خانہ پشاور دفتر اول صفحہ ۷۹

فارسلنا علیھم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم [1]

ہم نے فرعونیوں پر بھیجے طوفان اور ٹیریاں اور جُوئیں اور مینڈکیں اور خون۔

کیا مرزا ایسی ہی رسالت پر فخر رکھتا ہے جسے ٹیری اور مینڈک اور جُوں اور کُتّے اور سور سب کو شامل مانے گا، ہر جانور بلکہ ہر حجر وشجر بہت سے علوم سے خبردار ہے اور ایک دوسرے کو خبر دینا بھی صحاح احادیث سے ثابت، حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی ان کی طرف سے فرماتے ہیں: ؎

ما سمیعیم و بصیریم و خوشیم — با شما نامحرماں ماخامشیم [2]

(ہم آپس میں سننے، دیکھنے والے اور خوش ہیں، تم نامحرموں کے سامنے ہم خاموش ہیں۔)

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وان من شی الاّ یسبح بحمدہٖ ولکن لاتفقھون تسبیحھم . [3]

کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر ان کی تسبیح تمہاری سمجھ میں نہیں آتی۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ما من شیئ الاّ یعلم انی رسول اللّٰہ الا کفرۃ او فسقۃ الجن والانس. [4] **رواہ الطبرانی فی الکبیر عن یعلی بن مرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ وصححہ خاتم الحفاظ .**

کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوا کافر جن اور آدمیوں کے۔ (طبرانی نے کبیر میں یعلی بن مرہ سے روایت کیا اور خاتم الحفاظ نے اسے صحیح کہا۔)

حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فمکث غیر بعید فقال احطت بما لم تحط بہ وجئتک من سبا بنبا یقین . [5]

[1] القرآن الکریم ۷ / ۱۳۳
[2] المثنوی المعنوی حکایت مارگیرے کہ اژدہائے افسردہ الخ نورانی کتب خانہ پشاور دفتر سوم صفحہ ۲۷
[3] القرآن الکریم ۱۷ / ۴۴ [4] المعجم الکبیر حدیث ۶۷۲ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۲/ ۲۶۲
[5] القرآن الکریم ۲۷/ ۲۲

کچھ دیر ٹھہر کر ہُدہُد بارگاہِ سلیمانی میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے ایک بات وہ معلوم ہوئی ہے جس پر حضور کو اطلاع نہیں اور میں خدمتِ عالی میں ملکِ سبا سے ایک یقینی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں۔

حدیث شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مامن صباح ولارواح الا وبقاع الارض ینادی بعضها بعضا ، یاجارة ، هل مربک الیوم عبد صالح صلّی علیک اوذکر اللہ ؟ فان قالت نعم رأت ان لها بذلک فضلا۔[1]

رواہ الطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الحلیة عن انس رضی اللہ عنہ

کوئی صبح اور شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے! آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکرِ الٰہی کیا، اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں تو وہ پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے (اسے طبرانی نے اوسط میں اور ابونعیم نے حلیہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔)

تو خبر رکھنا، خبر دینا سب کچھ ثابت ہے۔ کیا مرزا ہر اینٹ پتھر، ہر بُت پرست کافر، ہر ریچھ بندر ہر کتے سور کو بھی اپنی طرح نبی و رسول کہے گا؟ ہرگز نہیں۔ تو صاف روشن ہوا کہ معنی لغوی ہرگز مراد نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی وعُرفی رسالت ونبوت مقصود اور کفر وارتداد یقینی قطعی موجود۔

وبعبارۃ اخریٰ معنی کے چار ہی قسم ہیں: لغوی، شرعی، عرفی، عام یا خاص۔ یہاں عرف عام تو بعینہ وہی معنی شرعی ہے جس پر کفر قطعاً حاصل، اور ارادۂ لغوی کا ادعاء یقیناً باطل، اب یہی رہا کہ فریب دہی عوام کو یوں کہہ دے کہ میں نے اپنی خاص اصطلاح میں **نبی و رسول** کے معنٰی اور رکھے ہیں جن میں مجھے سگ وخوک سے امتیاز بھی ہے اور حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے وصفِ نبوت میں اشتراک بھی نہیں، مگر حاش للہ! ایسا باطل ادعاء اصلاً شرعاً عقلاً عرفاً کسی طرح بادشتر سے زیادہ وقعت نہیں

۱؎ المعجم الاوسط حدیث ۵۶۶ مکتبۃ المعارف الریاض ۱/ ۳۳۶

رکھتا، ایسی جگہ لغت وشرع وعرفِ عام سب سے الگ اپنی نئی اصطلاح کا مدعی ہونا قابل قبول ہو تو کبھی کسی کافر کی کسی سخت سے سخت بات پر گرفت نہ ہو سکے کوئی مجرم کسی معظم کی کیسی ہی شدید توہین کر کے مجرم نہ ٹھہر سکے کہ ہر ایک کو اختیار ہے اپنی کسی اصطلاح خاص کا دعویٰ کردے جس میں کفر و توہین کچھ نہ ہو، کیا زید کہہ سکتا ہے خدا دو ہیں جب اس پر اعتراض ہو کہہ دے میری اصطلاح میں ایک کو دو کہتے ہیں کیا عمرو جنگل میں سور کو بھاگتا دیکھ کر کہہ سکتا ہے وہ قادیانی بھاگا جاتا ہے، جب کوئی مرزائی گرفت چاہے کہہ دے میری مراد وہ نہیں جو آپ سمجھے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے یا جنگلی کو قادیانی کہتے ہیں اگر کہئے کوئی مناسبت بھی ہے تو جواب دے کہ اصطلاح میں مناسبت شرط نہیں **لامشاحة فی الاصطلاح** (اصطلاح میں کوئی اعتراض نہیں) آخر سب جگہ منقول ہی ہونا کیا ضرور، لفظ مرتجل بھی ہوتا ہے جس میں معنیٰ اول سے مناسبت اصلاً منظور نہیں، معہذا قادی بمعنی جلدی کنندہ ہے یا جنگل سے آنے والا۔ قاموس میں ہے:

قدت قادیة جاء قوم قد اقحموا من البادیة والفرس قدیانا اسرع۔[1]

قوم جلدی میں آئی، **قدت قادیة** کا ایک معنیٰ **قدت من البادیة یاقدت الفرس** جنگل سے آیا، یا گھوڑے کو تیز کیا۔

قادیان اس کی جمع اور قادیانی اس کی طرف منسوب یعنی جلدی کرنے والوں یا جنگل سے آنے والوں کا ایک، اس مناسبت سے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے جنگلی کا نام قادیانی ہوا، کیا زید کی وہ تقریر کسی مسلمان یا عمرو کی یہ توجیہ کسی مرزائی کو مقبول ہو سکتی ہے، حاشا وکلا کوئی عاقل ایسی بناوٹوں کو نہ مانے گا بلکہ اسی پر کیا موقوف، یوں اصطلاح خاص کا ادعاء مسموع ہو جائے تو دین ودنیا کے تمام کارخانے درہم برہم ہوں، عورتیں شوہروں کے پاس سے نکل کر جس سے چاہیں نکاح کر لیں کہ ہم نے تو ایجاب وقبول نہ کیا تھا اجازت لیتے وقت ہاں کہا تھا، ہماری اصطلاح (ہاں) بمعنی (ہوں) یعنی کلمۂ جزر وانکار ہے۔

۱؎ القاموس المحیط باب الواؤ فصل القاف مصطفی البابی مصر ۴/ ۳۷۹

لوگ بیعنامے لکھ کر رجسٹری کرا کر جائدادیں چھین لیں کہ ہم نے تو بیع نہ کی تھی بیچنا لکھا تھا، ہماری اصطلاح میں عاریت یا اجارے کو بیچنا کہتے ہیں الٰی غیر ذٰلک من فسادات لاتحصٰی (ایسے بہت سے فسادات ہوں گے۔) توایسی جھوٹی تاویل والا خود اپنے معاملات میں اسے نہ مانے گا، کیا مسلمانوں کو زن ومال اللہ ورسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سے زیادہ پیارے ہیں کہ جورو اور جائداد کے باب میں تاویل نہ سنیں اور اللہ ورسول کے معاملے میں ایسی ناپاک بناوٹیں قبول کرلیں لاالٰہ الااللّٰہ مسلمان ہرگز ایسے مردود بہانوں پر التفات بھی نہ کریں گے انہیں اللہ ورسول اپنی جان اور تمام جہان سے زیادہ عزیز ہیں وللّٰہ الحمد جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خود ان کا رب جل وعلا قرآن عظیم میں ایسے بیہودہ عذروں کا دربار جلا چکا ہے، فرماتا ہے:

قل لاتعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم [1]

ان سے کہہ دو بہانے نہ بناؤ بیشک تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد۔

والعیاذ باللّٰہ تعالٰی ربّ العالمین.

ثالثاً: کفر چہارم میں امّتی ونبی کا مقابلہ صاف اسی معنی شرعی وعرفی کی تعیین کررہا ہے۔

رابعاً: کفرِ اول میں تو کسی جھوٹے ادعائے تاویل کی بھی گنجائش نہیں، آیت میں قطعاً معنی شرعی ہی مراد ہیں نہ کہ لغوی، نہ اس شخص کی کوئی اصطلاح خاص، اور اسی کو اس نے اپنے نفس کے لئے مانا تو قطعاً یقیناً بمعنی شرعی ہی اپنے نبی اللہ ورسول اللہ ہونے کا مدعی اور ولٰکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین [2] (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔) کا منکر اور باجماع قطعی جمیع امت مرحومہ مرتد وکافر ہوا، سچ فرمایا سچے خدا کے سچے رسول سچے خاتم النبیین محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عنقریب میرے بعد آئیں گے ثلٰثون دجّالون کذّابون کلھم یزعم انه نبی تیس دجال کذاب کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا وانا خاتم النبیین لانبی بعدی [3] حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے

[1] القرآن الکریم ۹ / ۶۶ [2] القرآن الکریم ۳۳ / ۴۰
[3] جامع الترمذی ابواب الفتن باب لاتقوم الساعۃ الخ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲ / ۴۵

بعد کوئی نبی نہیں۔ امنت امنت صلی اللّٰہ علیک وسلم (میں ایمان لایا میں ایمان لایا اللہ تعالٰی آپ پر صلٰوۃ وسلام نازل فرمائے۔) اسی لئے فقیر نے عرض کیا تھا کہ مرزا ضرور مثیلِ مسیح ہے صَدَق بلکہ مسیح دجال کا کہ ایسے مدعیوں کو یہ لقب خود بارگاہِ رسالت سے عطا ہوا والعیاذ باللّٰہ رب العالمین.

کفر پنجم

دافع البلاء صفحہ ۱۰ پر حضرت مسیح علیہ السلام سے اپنی برتری کا اظہار کیا ہے۔[1]

کفر ششم

اسی رسالہ کے صفحہ ۷ پر لکھا ہے: ؎

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے [2]

کفر ہفتم

اشتہار معیار الاخیار میں لکھا ہے "میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں"۔ یہ ادعاء بھی باجماعِ قطعی کفر وارتداد یقینی ہیں، فقیر نے اپنے فتوٰی مسمّٰی بہ ردّ الرفضۃ میں شفاء شریف امام قاضی عیاض وروضۂ امام نووی وارشاد الساری امام قسطلانی وشرح عقائد نسفی وشرح مقاصد امام تفتازانی واعلام امام ابن حجر مکی ومنح الروض علامہ قاری وطریقہ محمدیہ علامہ برکوی وحدیقہ ندیہ مولٰی نابلسی وغیرہا کتب کثیرہ کے نصوص سے ثابت کیا ہے کہ باجماعِ مسلمین کوئی ولی کوئی غوث کوئی صدیق بھی کسی نبی سے افضل نہیں ہوسکتا، جو ایسا کہے قطعاً اجماعاً کافر ملحد ہے، ازاں جملہ شرح صحیح بخاری شریف میں ہے:

النبی افضل من الولی وھو امر مقطوع به والقائل بخلافه کافر کانه معلوم من الشرع بالضرورۃ. [3]

[1] و [2] دافع البلاء ضیاء الاسلام قادیان صفحہ ۳۰
[3] ارشاد الساری شرح صحیح البخاری کتاب العلم باب ما یستحب للعالم الخ دار الکتاب العربی بیروت ۱ / ۲۱۴

یعنی ہر نبی ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریاتِ دین سے ہے۔

کفر ہفتم میں ایسے ایک لطیف تاویل کی گنجائش تھی کہ یہ لفظ (نبیوں) بتقدیم نون نہیں بلکہ (بنیوں) بہ تقدیم باہے یعنی بھنگی درکنار کہ خود ان کے تو لال گرو کا بھائی ہوں ان سے تو افضل ہوا ہی چاہوں میں تو بعض بنیوں سے بھی افضل ہوں کہ انہوں نے صرف آٹے دال میں ڈنڈی ماری اور یہاں وہ ہتھ پھیری کی بیسیوں کا دین ہی اڑ گیا، مگر افسوس کہ دیگر تصریحات نے اس تاویل کی جگہ نہ رکھی۔

کفر ہشتم

ازالہ صفحہ ۳۰۹ پر حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے معجزات کو جن کا ذکر خداوند تعالیٰ بطور احسان فرماتا ہے مسمریزم لکھ کر کہتا ہے

''اگر میں اس قسم کے معجزات کو مکروہ نہ جانتا تو ابنِ مریم سے کم نہ رہتا''[1]۔

یہ کفر متعدد کفروں کا خمیرہ ہے معجزات کو مسمریزم کہنا ایک کفر کہ اس تقدیر پر وہ معجزہ نہ ہوئے بلکہ معاذ اللہ ایک کسبی کرشمے ٹھہرے، اگلے کافروں نے بھی ایسا ہی کہا تھا۔

اذ قال اللّٰہ یاعیسی بن مریم اذکر نعمتی علیک وعلٰی والدتک ، اذایدتک بروح القدس قف تکلم الناس فی المھد وکھلا ج واذ علمتک الکتٰب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل ج واذ تخلق من ال طین کھیئۃ الطیر باذنی فتنفخ فیھا فتکون طیرا باذنی وتبریٔ الاکمہ والابرص باذنی ج واذ تخرج الموتٰی باذنی ج واذ کففت بنی اسراء یل عنک اذ جئتھم بالبینٰت فقال الذین کفروا منھم ان ھذا الاّ سحر مبین[2]

جب فرمایا اللہ سبحانہٗ نے اے مریم کے بیٹے! یاد کر میری نعمتیں اپنے اُوپر اور اپنی ماں پر جب میں نے پاک رُوح سے تجھے قوت بخشی لوگوں سے باتیں کرتا پالنے میں اور پکی عمر کا ہو کر

۱ ازالۂ اوہام ریاض الہند امرتسر بھارت صفحہ ۱۱۶ ۲ القرآن الکریم ۵ / ۱۱۰

اور جب میں نے تجھے سکھایا لکھنا اور علم کی تحقیقی باتیں اور توریت اور انجیل اور جب تو بناتا مٹی سے پرند کی سی شکل میری پروانگی سے پھر تو اس میں پھونکتا تو وہ پرند ہو جاتی میرے حکم سے اور تُو چنگا کرتا مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میری اجازت سے، اور جب تُو قبروں سے جیتا نکالتا مُردوں کو میرے اذن سے، اور جب میں نے یہود کو تجھ سے روکا جب تُو ان کے پاس یہ روشن معجزے لے کر آیا تو اُن میں کے کافر بولے یہ تو نہیں مگر کھلا جادو۔

مسمریزم بتایا یا جادو کہا، بات ایک ہی ہوئی یعنی الٰہی معجزے نہیں کسبی ڈھکوسلے ہیں، ایسے ہی منکروں کے خیال ضلال کو حضرت مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علٰی سیدہ وعلیہ وسلم نے بار بار بتاکید رد فرما دیا تھا اپنے معجزات مذکورہ ارشاد کرنے سے پہلے فرمایا:

انی قد جئتکم باٰیۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر[1] الآیۃ

میں تمہارے پاس رب کی طرف سے معجزے لایا کہ میں مٹی سے پرند بناتا اور پھونک مار کر اُسے چلاتا اور اندھے اور بدن بگڑے کو شفا دیتا اور خدا کے حکم سے مُردے جلاتا اور جو کچھ گھر سے کھا کر آؤ اور جو کچھ گھر میں اٹھا رکھو وہ سب تمہیں بتاتا ہوں۔

اور اس کے بعد فرمایا:

ان فی ذٰلک لاٰیۃ لکم ان کنتم مؤمنین .[2]

بے شک ان میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان لاؤ۔

پھر مکرر فرمایا:

جئتکم باٰیۃ من ربکم فاتقوا اللّٰہ واطیعون .[3]

میں تمہارے رب کے پاس سے معجزہ لایا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

۱ القرآن الکریم ۳ / ۴۹ ۲ القرآن الکریم ۳ / ۴۹ ۳ القرآن الکریم ۳ / ۵۰

مگر جو عیسٰی کے رب کی نہ مانے وہ عیسٰی کی کیوں ماننے لگا، یہاں تو اُسے صاف گنجائش ہے کہ اپنی بڑائی سبھی کرتے ہیں۔ ؎

کس نہ گوید کہ دروغ من ترش ست

(کوئی نہیں کہتا کہ میرا جھوٹ ترش ہے۔)

پھر ان معجزات کو مکروہ جاننا دوسرا کفر یہ کہ کراہت اگر اس بنا پر ہے کہ وہ فی نفسہٖ مذموم کام تھے جب تو کفر ظاہر ہے قال اللہ تعالٰی:

تلک الرسل فضلنا بعضهم علٰی بعض.[1]

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔

اور اسی فضیلت کے بیان میں ارشاد ہوا:

واٰتینا عیسی ابن مریم البیّنٰت وایّدنٰه بروح القدس.[2]

اور ہم نے عیسٰی بن مریم کو معجزے دیئے اور جبرئیل سے اس کی تائید فرمائی۔

اور اگر اس بنا پر ہے کہ وہ کام اگرچہ فضیلت کے تھے مگر میرے منصبِ اعلٰی کے لائق نہیں تو یہ وہی نبی پر اپنی تفضیل ہے ہر طرح کفر وارتداد قطعی سے مفر نہیں، پھر ان کلمات شیطانیہ میں مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالٰی علٰی سیدہ وعلیہ وسلم کی تحقیر تیسرا کفر ہے اور ایسی ہی تحقیر اس کلام ملعون کفر ششم میں تھی اور سب سے بڑھ کر اس کفر نہم میں ہے کہ ازالہ صفحہ ۱۶۱ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھا:

''بوجہ مسمریزم کے عمل کرنے کے تنویر باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجے پر بلکہ قریب ناکام رہے''۔[3]

انا للّٰه وانّا الیه راجعون، الا لعنة اللّٰه علٰی اعداء انبیاء اللّٰه وصلی اللّٰه تعالٰی علٰی انبیائه وبارک وسلم.

---

[1] القرآن الکریم ۲ / ۲۵۳ [2] القرآن الکریم ۲ / ۲۵۳
[3] ازالۂ اوہام ریاض الہند امرتسر بھارت صفحہ ۱۱۶

ہم اللہ تعالٰی کی ملکیت اور ہم اس کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں، انبیاء اللہ کے دشمنوں پر اللہ تعالٰی کی لعنت، اللہ تعالٰی کی رحمتیں اس کے انبیاء علیہم السلام پر اور برکتیں اور سلام۔

ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے جس کی تفصیل سے شفا شریف وشروحِ شفاء وسیف مسلول امام تقی الملۃ والدین سبکی وروضۂ امام نووی ووجیز امام کردری واعلام امام حجر مکی وغیرہا تصانیف ائمۂ کرام کے دفتر گونج رہے ہیں، نہ کہ نبی بھی کون نبی مرسل نہ کہ مرسل بھی کیسا مرسل اولوالعزم نہ کہ تحقیر بھی کتنی کہ مسمریزم کے سبب نور باطن نہ نور باطن بلکہ دینی استقامت، نہ دینی استقامت بلکہ نفسِ توحید میں، نہ کم درجہ بلکہ ناکام رہے اس ملعون قول لعن اللّٰه قائله وقابله (اسے کہنے والے اور قبول کرنے والے پر اللہ کی لعنت) نے اولوالعزمی ورسالت ونبوت درکنار اس عبداللہ وکلمۃ اللہ وروح اللہ علیہ وصلوٰۃ اللہ وسلام وتحیات اللہ کے نفس ایمان میں کلام کردیا اس کا جواب ہمارے ہاتھ میں کیا ہے سوا اس کے کہ:

انّ الذین یؤذون اللّٰه ورسوله لعنهم اللّٰه فی الدنیا والاٰخرة واعدّلهم عذابا مهینا.[1]

بے شک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ نے لعنت کی دنیا وآخرت میں اور ان کے لئے تیار کر رکھا ہے ذلت کا عذاب۔

کفر دہم:

ازالہ صفحہ ۶۲۹ پر لکھتا ہے:

''ایک زمانے میں چار سو نبیوں کی پیشگوئی غلط ؎ ہوئی اور وہ جھوٹے۔''[2]

؎ یہ اس کی پیش بندی ہے کہ یہ کذاب اپنی بڑ میں ہمیشہ پیشگوئیاں ہانکتا رہتا ہے اور بعنایت الٰہی وہ آئے دن جھوٹی پڑا کرتی ہیں تو یہاں یہ بتانا چاہتا ہے کہ پیشگوئی غلط پڑی کچھ شانِ نبوت کے خلاف نہیں معاذ اللہ اگلے انبیاء میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ ۱۲منہ برعلم۔

[1] القرآن الکریم ۳۳ / ۵۷
[2] ازالۂ اوہام ریاض الہند امرتسر بھارت صفحہ ۲۳۴

یہ صراحۃً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب ہے عام اقوامِ کفار لعنھم اللہ کا کفر حضرت عزت عزَّ جلالہٗ نے یوں ہی تو بیان فرمایا:

کذبت قوم نوحٍ المرسلین[1] ○ کذبت عادٌ المرسلین[2] ○ کذبت ثمود المرسلین[3] ○ کذبت قوم لوطٍ المرسلین[4] ○ کذب اصحٰب الایکۃ المرسلین[5]۔

نوح علیہ السلام کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا، عاد نے رسولوں کو جھٹلایا، ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا، لوط علیہ السلام کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا، بَن والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔

ائمۂ کرام فرماتے ہیں: جو نبی پر اس کی لائی ہوئی بات میں کذب جائز ہی مانے اگر چہ وقوع نہ جانے باجماع کفر ہے نہ کہ معاذ اللہ چارسو انبیاء کا اپنے اخبار بالغیب میں کہ وہ ضرور اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے واقع میں جھوٹا ہو جانا، شفا شریف میں ہے:

من دان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوۃ ونبوۃ بنبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذٰلک المصلحۃ بزعمہ او لم یدعھا فھو کافر باجماع۔[6]

یعنی جو اللہ تعالٰی کی وحدانیت، نبوت کی حقانیت، ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو بایں ہمہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ان کی باتوں میں کذب جائز مانے خواہ بزعمِ خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔

ظالم نے چارسو کہہ کر گمان کیا کہ اس نے باقی انبیاء کو تکذیب سے بچالیا حالانکہ یہی آیتیں جو ابھی تلاوت کی گئی ہیں شہادت دے رہی ہیں کہ اس نے آدم نبی اللہ سے محمد رسول اللہ تک تمام انبیاء کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کو کاذب کہہ دیا کہ ایک رسول کی تکذیب تمام مرسلین کی تکذیب ہے۔

---

[1] القرآن الکریم ۲۶ / ۱۰۵ [2] القرآن الکریم ۲۶ / ۱۲۳ [3] القرآن الکریم ۲۶ / ۱۴۱

[4] القرآن الکریم ۲۶ / ۱۶۰ [5] القرآن الکریم ۲۶ / ۱۷۶

[6] الشفا بتعریف حقوق المصطفٰے فصل فی بیان ماھو من المقالات مکتبۃ شرکۃ صحافیۃ فی بلاد العثمانیۃ ۲/۲۶۹

دیکھو قوم نوح وہود وصالح ولوط وشعیب علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک ہی نبی کی تکذیب کی تھی مگر قرآن نے فرمایا: قومِ نوح نے سب رسولوں کی تکذیب کی، عاد نے کل پیغمبروں کو جھٹلایا، ثمود نے جمیع انبیاء کو کاذب کہا، قومِ لوط نے تمام رسل کو جھوٹا بتایا، ایکہ والوں نے سارے نبیوں کو دروغ گو کہا یونہی واللہ اس قائل نے نہ صرف چارسو بلکہ جملہ انبیاء ومرسلین کو کذاب مانا۔

فلعن اللہ من کذب احدا من انبیائہ وصلی اللہ تعالٰی علٰی انبیائہ ورسلہ والمؤمنین بھم اجمعین، وجعلنا منھم وحشرنا فیھم وادخلنا معھم دار النعیم بجاھھم عندہ وبرحمتہ بھم ورحمتھم بنا انہ ارحم الراحمین والحمد للہ ربّ العالمین۔

اللہ تعالٰی کے کسی نبی کو جھوٹا کہنے والے پر اللہ تعالٰی کی لعنت، اور اللہ تعالٰی اپنے انبیاء ورسولوں پر اور ان کے وسیلہ سے تمام مؤمنین پر رحمت فرمائے اور ہمیں ان میں بنائے، ان کے ساتھ حشر اور ان کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے، ان کی اپنے ہاں وجاہت اور ان پر اپنی رحمت اور ان کی ہم پر رحمت کے سبب وہ برحق بڑا رحیم ورحمٰن ہے سب حمدیں اللہ تعالٰی کیلئے جو سب جہانوں کا رب ہے۔

طبرانی معجم کبیر میں وَبَر حنفی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انی اشھد عدد تراب الدنیا ان مسیلمۃ کذّاب۔[1]

بے شک میں ذرہ ہائے خاک تمام دنیا کے برابر گواہیاں دیتا ہوں کہ مسیلمہ (جس نے زمانہ اقدس میں ادعائے نبوت کیا تھا) کذاب ہے۔

وانا اشھد معک یارسول اللہ (یارسول اللہ! میں بھی آپ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں) اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالم پناہ کا یہ ادنیٰ کتا بعدد دانہائے ریگ وستارہائے آسمان گواہی دیتا ہے اور میرے ساتھ تمام ملائکہ سمٰوٰت وارض وحاملانِ عرش گواہ ہیں اور خود عرشِ عظیم کا مالک گواہ ہے **وکفی باللہ شھیدا**[2] (اور اللہ کافی ہے گواہ۔) کہ ان اقوال مذکورہ کا قائلِ بیباک کافر مرتد ناپاک ہے۔

---

[1] المعجم الکبیر حدیث ۳۱۲ از وَبَر بن مشہر الحنفی المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۲/۱۵۴

[2] القرآن الکریم ۴۸ / ۲۸

اگر یہ[1] اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو واللہ واللہ وہ یقیناً کافر اور جو اس کے اُن اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر، ندوۂ مخذولہ اور اس کے اراکین کہ صرف طوطے کی طرح کلمہ گوئی پر مدارِ اسلام رکھتے اور تمام بددینوں گمراہوں کو حق پر جانتے، خدا کو سب سے یکساں راضی مانتے، سب مسلمانوں پر مذہب سے لادعوے دینا لازم کرتے ہیں جیسا کہ ندوہ کی روداد اول و دوم و رسالۂ اتفاق وغیرہا میں مصرح ہے ان اقوال پر بھی اپنا وہی قاعدہ ملعونہ مجرد کلمہ گوئی نیچریت کا اعلیٰ نمونہ جاری رکھیں اس کی تکفیر میں چون و چرا کریں تو وہ بھی کافر، وہ اراکین بھی کفار، مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال انجس الابوال کے معتقد نہ بھی ہوں مگر جب کہ صریح کفر و کھلے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام و پیشوا و مقبول خدا کہتے ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحقِ نار۔

شفاء شریف میں ہے۔

نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة المسلمین من الملل اووقف فیھم اوشک[1]

یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اس کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے۔

شفاء شریف نیز فتاوٰی بزازیہ و درر و غرر و فتاوٰی خیریہ و درمختار و مجمع الانہر وغیرہا میں ہے:

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر.[2]

جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔

اور جو شخص باوصف کلمہ گوئی وادعائے اسلام، کفر کرے وہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے، ہدایہ و درمختار و عالمگیری و غرر و ملتقی الابحر و مجمع الانہر وغیرہا میں ہے:

---

[1] یہ اقوال دوسرے کے منقول تھے اس فتوے کے بعد مرزا کی بعض نئی تحریریں خود نظر سے گزریں جن میں قطعی کفر بھرے ہیں بلاشبہہ وہ یقیناً کافر مرتد ہے۔۱۲

۱ الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی	فصل فی بیان ماھو من المقالات	مکتبہ شرکة صحافیة فی البلاد العثمانیة	۲ / ۲۷۱
۲ درمختار	باب المرتد	مطبع مجتبائی دہلی	۱ / ۳۵۶

صاحب الھوٰی ان کان یکفر فھو بمنزلة المرتد.[1]

بدعتی اگر کفر کرے تو وہ مرتد کے حکم میں ہے۔

فتاوٰی ظہیریہ و طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ و برجندی شرح نقایہ و فتاوٰی ہندیہ میں ہے:

ھؤلاء القوم خارجون عن ملّة الاسلام واحکامھم احکام المرتدین.[2]

یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہٖ مرتدین کے احکام ہیں۔

اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے، اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام و توبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے زنائے محض ہو جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو، یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر و سائر ہیں:

فی الدر المختار عن غنیة ذوی الاحکام مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولادہ اولاد زنا.[3]

درمختار میں غنیۃ ذوالاحکام سے منقول ہے جو بالاتفاق کفر ہو وہ عمل، نکاح کو باطل کر دیتا ہے اس کی اولاد ولد الزنا ہے۔

اور عورت کا کل مہر اسکے ذمہ عائد ہونے میں بھی شک نہیں جب کہ خلوتِ صحیحہ ہو چکی ہو کہ ارتداد کسی دَین کو ساقط نہیں کرتا۔

فی التنویر وارث کسب اسلامہ وارثہ المسلم بعد قضاء دین اسلامہ، وکسب ردتہ فیٔ بعد قضاء دین ردتہ.[4]

تنویر میں ہے قرضہ کی ادائیگی کے بعد اس کے اسلامی وقت کی کمائی کا وارث مسلمان ہے اور اس کے ارتدادی دور کی کمائی بیت المال میں جمع ہوگی۔

---

۱ درمختار	فصل فی وصایا الذمی وغیرہ	مطبع مجتبائی دہلی	۲ / ۳۳۳
۲ فتاوٰی ہندیہ	الباب التاسع فی احکام المرتدین	نورانی کتب خانہ پشاور	۲ / ۲۶۴
۳ درمختار	باب المرتد	مطبع مجتبائی دہلی	۱ / ۳۵۹
۴ درمختار	باب المرتد	مطبع مجتبائی دہلی	۱ / ۳۵۹

اور مؤجل تو فی الحال آپ ہی واجب الادا ہے، رہا مؤجل، وہ ہنوز اپنی اجل پر رہے گا، مگر یہ کہ مرتد بحال ارتداد ہی مرجائے یا دار الحرب کو چلا جائے اور حاکمِ شرع حکم فرمادے کہ وہ دار الحرب سے ملحق ہو گیا اس وقت مؤجل بھی فی الحال واجب الادا ہو جائے گا اگر چہ اجل موعود میں دس بیس برس باقی ہوں۔

فی الدر ان حکم القاضی بلحاقه حل دینه[1] فی رد المحتار لانه باللحاق صار من اهل الحرب وهم اموات فی حق احکام الاسلام فصار کالموت، الا انه لایستقر لحاقه الا بالقضاء لاحتمال العود، واذا تقرر موته ثبتت الاحکام المتعلقة به کما ذکر نهر.[2]

درمختار میں ہے کہ اگر قاضی نے مرتد کو دار الحرب سے ملحق ہونے کا فیصلہ دے دیا تو اس کا دَین لوگوں کو حلال ہے، ردالمحتار میں ہے کیونکہ دار الحرب سے لاحق ہونے پر حربی ہو گیا اور حربی اسلام کے احکام میں مُردوں کی طرح ہوتے ہیں مگر اس کا لحوق قاضی کے فیصلہ پر دوائمی قرار پائے گا کیونکہ قبل ازیں اس کے واپس دار الاسلام آنے کا احتمال ہے، تو جب اس کی موت ثابت ہو گئی تو موت سے متعلقہ تمام احکام نافذ ہو جائیں گے جیسا کہ نہر نے ذکر کیا۔

اولادِ صغار ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی:

حذرا علی دینهم الا تری انهم صرحوا بنزع الولد من الام الشفیقة المسلمة ان کانت فاسقة والولد یعقل یخشی علیه التخلق بسیرها الذمیمة فما ظنک بالاب المرتد والعیاذ باللّٰه تعالٰی، قال فی رد المحتار الفاجرة بمنزلة الکتابیة فان الولد یبقی عندها الٰی ان یعقل الادیان کماسیأتی خوفا علیه من تعلمه منها ماتفعله فکذا الفاجرة الخ[3] وانت تعلم الولد لایحضنه الاب الا بعد مابلغ سبعا اوتسعا وذلک

---

[1] درمختار | باب المرتد | مطبع مجتبائی دہلی | ۱ / ۳۵۹
[2] ردالمحتار | باب المرتد | دار احیاء التراث العربی بیروت | ۳ / ۳۰۰
[3] ردالمحتار | باب الحضانۃ | دار احیاء التراث العربی بیروت | ۲ / ۶۳۴

عمر العقل قطعا فیحرم الدفع الیه ویجب النزع منه وانما احوجنا الٰی هذا لان الملک لیس بید الاسلام[a] والا فالسلطان این یبقی المرتد حتی یبحث عن حضانته الاتری الی قولهم لاحضانة لمرتدة لانها تضرب وتحبس کالیوم فانی تتفرغ للحضانة فاذا کان هذا فی المحبوس فماظنک بالمقتول ولکن انا للّٰه وانا الیه راجعون، ولاحول ولاقوة الاّ باللّٰه العلی العظیم.

نابالغ بچوں کے دین کے خطرہ کی وجہ سے، کیا آپ نے نہ دیکھا کہ فقہاء نے مسلمان شفیق ماں اگر فاسقہ ہو تو اس سے بچے کو الگ کرنے کی تصریح کی ہے بچے کے سمجھدار ہونے پر اس کی ماں کے بُرے اخلاق سے متاثر ہونے کے خوف کی وجہ سے، تو مرتد باپ کے بارے میں تیرا کیا گمان ہوگا والعیاذ باللہ تعالٰی۔ ردالمحتار میں فرمایا کہ فاجر عورت اہل کتاب عورت کے حکم میں ہے کہ اس کے پاس بچہ صرف اس وقت تک رہے گا جب تک دین سمجھنے نہ پائے جیسا کہ بیان ہوگا، اس خوف سے کہ کہیں بچہ اس کے اعمال سے متاثر نہ ہو جائے، تو فاجرہ عورت کا بھی یہی حکم ہے الخ، اور تجھے علم ہے کہ والد بچے کو سات یا نو سال کے بعد ہی اپنی پرورش میں لیتا ہے اور یہ سمجھ کی عمر ہے لہٰذا بچے کو اس کے سپرد کرنا حرام ہے اور اس سے الگ کر لینا ضروری ہے، اور ہم نے یہ ضرورت اس لئے محسوس کی کہ یہ مُلک مسلمان کے اختیار میں نہیں ورنہ اسلامی حکمران مرتد کو کب چھوڑے گا کہ مرتد کی پرورش کا مسئلہ زیر بحث آئے، آپ نے غور نہیں کیا کہ فقہاء کا ارشاد ہے کہ مرتدہ کو حقِ پرورش نہیں ہے کہ کیونکہ وہ قید میں سزا یافتہ ہوگی جیسا کہ آج ہے لہٰذا وہ پرورش کرنے کی فرصت کہاں پا سکتی ہے تو یہ حکم قیدی کے متعلق ہے تو مقتول مرتد کے متعلق تیرا کیا گمان ہو سکتا ہے، لیکن ہم اللہ تعالٰی کا مال اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، ولا حول ولاقوة الا باللّٰه العلی العظیم.

---

[a] فان سلطان الاسلام مامور بقتله لایجوز له ابقاؤه بعد ثلثة ایام ۱۲منه.

[a] کیونکہ اسلامی حکمران کو مرتد کے قتل کا حکم ہے تو اسے جائز نہیں کہ مرتد کو تین دن کے بعد باقی رکھے۔ ۱۲منہ۔

مگران کے نفس یامال میں بدعوے ولایت اس کے تصرفات موقوف رہیں گے اگر پھر اسلام لے آیا اوراس مذہب ملعون سے توبہ کی تووہ تصرف سب صحیح ہوجائیں گے اور اگر مرتد ہی مرگیا یادارالحرب کو چلا گیا توباطل ہوجائیں گے،

فی الدر المختار یبطل منه اتفاقا ما یعتمد الملة وهی خمس النکاح والذبیحة والصید والشهادة والارث ویتوقف منه اتفاقا مایعتمد المساواة وهو المفاوضة ، او ولایة متعدیة وهو التصرف علی ولده الصغیر ، ان اسلم نفذ وان هلک او لحق بدار الحرب وحکم بلحاقه بطل[۱] الخ مختصرا ، نسأل اللّٰه الثبات علی الایمان وحسبنا اللّٰه ونعم الوکیل وعلیه التکلان ولا حول ولاقوة الا باللّٰه العلی العظیم وصلی اللّٰه تعالیٰ علی سیدنا ومولانا واٰله وصحبه اجمعین ، آمین واللّٰه تعالیٰ اعلم

درمختار میں ہے مرتد کے وہ تمام امور بالاتفاق باطل ہیں جن کا تعلق دین سے ہوا اور وہ پانچ امور ہیں: نکاح ،ذبیحہ، شکار، گواہی اور وراثت ،اور وہ امور بالاتفاق موقوف قرار پائیں گے جو مساوات عمل مثلاً لین دین اور کسی پر ولایت اور یہ نابالغ اولاد کے بارے میں تصرفات ہیں ،اگر وہ دوبارہ مسلمان ہوگیا تو موقوف امور نافذ ہوجائیں گے ، اوراگر وہ ارتداد میں مرگیا یادارالحرب پہنچ گیا اور قاضی نے اس کے طوق کا فیصلہ دے دیا تو وہ امور باطل ہوجائیں گے،اھ مختصراً ،ہم اللہ تعالیٰ سے ایمان پر ثابت قدمی کیلئے دعا گو ہیں،ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے اوراس پر ہی بھروسا ہے،لاحول ولا قوة الا باللّٰه العلی العظیم ،وصلی اللّٰه تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولانا وآلهٖ وصحبه اجمعین ، آمین ،واللّٰه تعالیٰ اعلم .

محمد وصی احمد	عبده المذنب احمد رضا البریلوی	محمد سنّی حنفی قادرے
ناصر دین	عفی عنه بمحمد ن المصطفیٰ النبی الامی	عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں
	صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم	

[۱] درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱ / ۳۵۹

رسالہ

قهر الدّیّان علیٰ مرتدٍّ بقادیانٍ[۱۳۲۳]

(قادیانی مُرتد پر قہرِ خداوندی)

الحمد للّٰه وکفیٰ ،سمع اللّٰه لمن دعا ، لیس وراء اللّٰه منتهیٰ ،ان ربی لطیف لمایشاء ،صلوات العلی الاعلیٰ ،و تسلیماته المنزهة عن الانتهاء ، وبرکاته التی تنمی وتنمیٰ ،علی خاتم النبیین جمیعا ، فمن تنبأ بعده تامّا اوناقصا، فقد کفر وغویٰ اللّٰه اکبر علیٰ من عاث وعتا ، ومرد وعصیٰ ،وفی هوة هواه هویٰ ،اللهم اجرنا من ان نذل ونخزیٰ ،اونزلّ ونشقی ،ربنا وانصرنا بنصرک علی من طغی وبغی ،

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ،دعا کرنے والے کیلئے کفایت فرماتا اور سنتا ہے ،اللہ تعالیٰ کے بغیر کو منتہی نہیں بے شک میرا رب جس پر چاہے لطف فرماتا ہے ، اللہ تعالیٰ کی صلوٰتیں ،تسلیمات اور برکتیں جو بڑھتی ہیں اور انتہا سے پاک ہیں تمام انبیاء کے خاتم پر ،تو جو آپ کے بعد تام یا ناقص نبوت کا مدعی ہوا تو وہ کافر ہوا اور گمراہ ،اللہ تعالیٰ ہر سرکش باغی ، کھلے نافرمان اور اپنی خواہش کے گڑھے میں گرنے والے پر غالب وبلند ہے،اے باری تعالیٰ! ہمیں ذلت، رسوائی پھسلنے اور بدبختی سے محفوظ فرما، یااللہ! ہماری اپنی خاص مدد فرما ہر باغی اور سرکش اور جو بھی گمراہ ہوا اور گمراہ کرتا ہو سیدھے طریقے سے ان سب کے خلاف اور رحمت نازل فرما ہمارے آقا پر اور ان کی آل واصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں ،وہ وحدہٗ لاشریک احد صمد ہے اور یہ کہ محمد صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور برحق رسول ہیں اور اس کا دین ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو آپ پر اور ان کے آل واصحاب پر دائمی۔

اللہ اکبر علیٰ من عتا وتکبر
(اللہ تعالیٰ ہر سرکش اور متکبر پر غالب وبلند ہے)

مدّتے این مثنوی تاخیر شُد
مہلتے بایست تاخوں شیر شد
(اس مثنوی کو ایک مدّت تاخیر ہوئی، خون کے دودھ بننے کے لئے مدت چاہئے۔)

اللہ عزوجل اپنے دین کا ناصر، اپنے بندوں کا کفیل، وحسبنا اللہ ونعم الوکیل، رسالہ ماہواری رَدِّ قادیانی کی ابتداء حکمتِ الٰہیہ نے اس وقت پر رکھی تھی کہ یہاں دو چار جاہلانِ محض اس کے مرید ہوآئے مسلمانوں نے حسبِ حکم شرع شریف اُن سے میل جول، ارتباط، سلام کلام یک لخت ترک کردیا، دین میں فساد، مسلمانوں میں فتنہ پیدا کرنے والوں نے یہ العذاب الادنٰی دون العذاب الاکبر[1] (بڑے عذاب سے قبل دنیاوی چھوٹا عذاب) چکھا، مسلمانوں پر حملے میں اپنی چلتی میں کوئی کمی نہ کی، بس نہ چلا تو متواتر عرضیاں دیں کہ ہمارا پانی بند ہے، ہم پر زندگی تلخ ہے، بیدار مغز حکومت ایسی لغویات کو کب سنتی ہر بار جواب ملا کہ مذہبی امور میں دست اندازی نہ ہوگی، سائلان آپ اپنا انتظام کریں، آخر بحکم آنکہ ؎

دست بگیرد سرِ شمشیر تیز
(تیز تلوار کا سرا ہاتھ میں پکڑا۔)

[1] القرآن الکریم ۳۲ / ۲۱

ایک بے قید پرچے روہیل کھنڈ گزٹ میں اشتہار چھاپا کہ عمائدِ شہر اگر علمائے طرفین سے مناظرہ کرائیں اور وہ بھی اس شرط پر کہ دونوں طرف سے خود وہی منتظم رہیں تو ہمیں اطلاع دیں کہ ہم بھی مرزائی ملانوں کو بلالیں اور اس میں علمائے اہلسنت کی شان میں کوئی دقیقہ بدزبانی واکاذیبِ بہتانی وکلماتِ شیطانی کا اُٹھا نہ رکھا، یہ حرکت نہ فقط ان بے علم بے فہم مرزائیوں بلکہ بعونہٖ تعالیٰ خود مرزا کے حق میں کالباحث عن حتفہٖ بظلفہٖ (اس کی طرح جو اپنی موت اپنے کُھر سے کرید کر نکالے) سے کم نہ تھی۔

میفگند بجہل و باز ست
پنجہ بامردِ آہنیں چنگال
(ہر فاہم وجاہل کو چھیڑا، آہنی پنجے والے مرد سے پنجہ آزمائی کی۔)

مگر از انجا کہ عسٰی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم۔[1] (قریب ہے کہ تم ناگوار سمجھو گے بعض چیزیں اور وہ تمہارے لئے بہتر ہوں گی)

خدا شرّے برانگیزد کہ خیرِ ما دراں باشد
(اللہ تعالیٰ ایسا شر لاتا ہے جس میں ہماری خیر ہو۔)

یہ ایک غیبی تحریکِ خیر ہوگئی جس نے اُس ارادۂ رسالہ کی سلسلہ جنبانی فرمادی، اشتہار کا جواب اشتہاروں سے دیا گیا، مناظرہ کے لئے ابکار افکار مرزا قادیانی کو پیام دیا، اس کے ہولناک اقوال ادّعائے رسالت ونبوت وافضلیت من الانبیاء وغیرہا کفر وضلال کا خاکہ اڑایا، گالیوں کے جواب میں گالی سے قطعی احتراز کیا، صرف اتنا دکھا دیا کہ تمہاری آج کی گالی نرالی نہیں، قادیانی تو ہمیشہ سے اللہ ورسول وانبیائے سابقین وائمۂ دین سب کو گالیاں سناتا رہاہے، ہر عبارت اس کی کتابوں سے بحوالۂ صفحہ مذکور ہوئی، مضمون کثیر تھا، متعدد پرچوں میں اشاعت منظور ہوئی، "ہدایت نوری بجواب اطلاعِ ضروری"

[1] القرآن الکریم ۲ / ۲۱۶

نام رکھا گیا، اس میں دعوتِ مناظرہ، شرائطِ مناظرہ، طریقِ مناظرہ، مبادیٔ مناظرہ سب کچھ موجود ہے۔

اس مختصر تحریر نے اپنی سلکِ منیر میں متعدد سلاسل لئے، سلسلۂ دشنام ہائے قادیانی بر حضرتِ ربانی ورسولانِ رحمانی ومحبوبانِ یزدانی، سلسلۂ کفریات وضلالاتِ قادیانی، سلسلۂ تناقضات وتہافتاتِ قادیانی سلسلۂ دجّالی وتلبیساتِ قادیانی، سلسلۂ جہالات وبطالاتِ قادیانی، سلسلۂ تاصیلات، سلسلۂ سوالات اور واقعی وقتی ضرورات مختلف مضامین پر کلام کی مقتضی ہوتی ہیں اور اس کے اکثر رسائل اُلٹ پھیر کر انہیں ڈھاک کے تین پات کے حامل، لہذا ہر رسالے کے جداگانہ رُو سے انہیں سلاسل کا انتظام احسن واولیٰ۔

اب بعونہٖ تعالیٰ اسی ہدایتِ نوری سے ابتدائے رسالہ ہے اور مولیٰ تعالیٰ مدد فرمانے والا ہے، اس کے بعد وقتاً فوقتاً رسائل ومضامین حسبِ حاجت اندراج گزیں مناسب، کہ جو کلام جس سلسلے کے متعلق آتا جائے بہ شمار سلسلہ اسی کی سِلک میں اِنسلاک پائے، جو نیا کلام اِن سلاسل سے جُدا شروع ہو اس کے لئے تازہ سلسلہ موضوع ہو۔ اعتراضات کے تازیانے جن کا شمار خدا جانے اوّل تا آخر ایک سلسلے میں منضود اور ہر اعتراض حاشیہ پر تازیانہ یا اس کی علامت ت لکھ کر جُدا معدود۔

مسلمانوں سے تو بفضلہٖ تعالیٰ یقینی امیدِ مدد وموافقت ہے، مرزائی بھی اگر تعصب چھوڑ کر خوفِ خدا اور روزِ جزاء سامنے رکھ کر دیکھیں تو بعونہٖ تعالیٰ امیدِ ہدایت ہے **وما توفیقی الّا باللّٰہ علیہ توکّلت والیہ انیب وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد واٰلہٖ وصحبہٖ انہ ھو القریب المجیب.**

ہدایت نوری بجواب اطلاعِ ضروری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم خاتم النبیین والہ وصحبہ اجمعین ط

اِس میں قادیانی کو دعوتِ مناظرہ اور اس کے بعض سخت ہولناک اقوال کا تذکرہ ہے۔

اللہ عزوجل مسلمانوں کو دینِ حق پر استقامت اور اعدائے دین پر فتح ونصرت بخشے، آمین!

روہیلکھنڈ گزٹ مطبوعہ یکم جولائی ۵ء میں تصور حسین نیچہ بند کے نام سے ایک مضمون بعنوان ''اطلاعِ ضروری'' نظر سے گزرا جس میں اوّلاً علمائے اہل سنت نصرھم اللّٰہ تعالیٰ پر سخت زبان درازی وافتراء پردازی کی ہے، کوئی دقیقہ توہین کا باقی نہ رکھا، اور آخر میں عمائدِ شہر کو ترغیب دی ہے کہ علمائے طرفین میں مناظرہ کرادیں کہ حق جس طرف ہو ظاہر ہو جائے۔

ہر ذی عقل جانتا ہے کہ نیچہ بند صاحب جیسے بے علم فاضل، کیا کلام وخطاب کے قابل، بلکہ فوج کی اگاڑی آندھی کی پچھاڑی مشہور ہے، جس فوج کی یہ اگاڑی یہ ہراول، اُس کی پچھاڑی معلوم از اوّل، مگر اپنے دینی بھائیوں سے دفعِ فتنہ لازم، لہذا دونوں باتوں کے جواب کو یہ ہدایتِ نوری دو عدد پر منقسم آئندہ حسبِ حاجت اس کے شمار کا اللہ عالم (پہلے عدد میں) اُن گالیوں کا جوابِ متین جو علمائے اہلسنت کو دی گئیں۔

پیارے بھائیو! عزیز مسلمانو! کیا یہ خیال کرتے ہو کہ ہم گالیوں کا جواب گالیاں دیں؟ حاشا اللہ ہرگز نہیں بلکہ اُن دل کے مریضوں اور اُن کے ساختہ مسیح مرزا قادیانی کو گالی کے جواب میں یہ دکھائیں گے، اُن کی آنکھیں صرف اتنا دکھا کر کھولیں گے کہ شُستہ دہنو! تمہاری گندی گالی تو آج کی نئی نرالی نہیں، قادیانی بہادر ہمیشہ سے علماء وائمہ کو سڑی گالیاں دینے کا دھنی ہے، استغفر اللہ! علماء وائمہ کی کیا گنتی، وہ کون سی شدید

خبیث ناپاک گالی ہے جو اُس نے اللہ کے محبوبوں، اللہ کے رسولوں بلکہ خود اللہ واحد قہار کی شان میں اٹھا رکھی ہے، یہ اطلاع ضروری کی پہلی بات کا جواب ہوا۔

(دوسرے عدد) میں بعونہٖ تعالیٰ قادیانی مرزا کو دعوتِ مناظرہ ہے، اس میں شرائطِ مناظرہ مندرج ہیں اور نیز اس کا طریق مذکور ہے جو نہایت متین ومہذب اور احتمالِ فتنہ سے یکسر دُور ہے، اس میں قادیانی کی طرح فریق مقابل پر شرائط میں کوئی سختی نہ رکھی گئی، بلکہ قادیانی کی باگ ڈھیلی کی اور اُس کی تنگی کھول دی گئی ہے، اس میں بحولہٖ تعالیٰ شرائط کے ساتھ مبادی بھی ہیں جو کمال تہذیب ومتانت سے ضلالتِ ضال کے کاشف اور مناظرہ حسنہ کے بادی بھی ہیں۔

ایک مدعیِ وحی کو لازم کہ اپنے وحی کنندوں کو جو رات دن اس پر اترتے رہتے ہیں جمع کر رکھے اور اپنی حال کی اور پچھلی قوت سب حق کا وار سہارنے کے لئے ملالے، ہاں ہاں قادیانی کو تیار رہنا چاہئے اُس سخت وقت کے لئے جب واحدِ قہار اپنی مدد مسلمانوں کے لئے نازل فرمائے گا اور جھوٹے مسیحی جھوٹی وحی کا سب جال پیچ بعونہٖ کھل جائے گا۔

وماذلک علی اللّٰہ بعزیز لقد عز نصر من قال وقولہ الحق ان جندنا لھم الغٰلبون ولن یجعل اللّٰہ للکٰفرین علی المؤمنین سبیلا والحمد للّٰہ رب العالمین.

اور یہ اللہ تعالیٰ پر گراں نہیں، اس ذات کی مدد غالب جس نے فرمایا اور اس کا فرمان برحق ہے کہ ہمارا تیار کردہ لشکر ہی ان پر غالب رہے گا، اور اللہ تعالیٰ کافروں کو مومنوں پر ہرگز راہ نہ دے گا، الحمد للہ رب العالمین۔

یہ دوسرا عدد بحولہٖ تعالیٰ اس کے متصل ہی آتا ہے، اب بعونہٖ تعالیٰ پہلے عدد کا آغاز ہوتا ہے۔

وما توفیقی الا باللّٰہ علیہ توکلت والیہ انیب.

اور مجھے صرف اللہ تعالیٰ سے توفیق ہے اور اسی پر بھروسا ہے اور اسی کی طرف میرا لوٹنا ہے۔

عددِ اوّل

اللہ کے محبوبوں، اللہ کے رسولوں حتی کہ خود اللہ عزوجل پر قادیانی کی لچھے دار گالیاں

مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہارا مالک ومولیٰ تمہیں کفر وکافرین کے شر سے بچائے، قادیانی نے سب سے زیادہ اپنی گالیوں کا تختۂ مشق رسول اللہ وکلمۃ اللہ وروح اللہ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کو بنایا ہے اور واقعی اُسے اِس کی ضرورت بھی تھی، وہ مثیلِ عیسیٰ بلکہ نزولِ عیسیٰ یا دوسرے لفظوں میں عیسیٰ کا اُتار بنا ہے، عیسیٰ کے تمام اوصاف اپنے میں بتاتا ہے اور حقیقت دیکھئے تو مسیحِ صادق کی جمیع اوصافِ حمیدہ سے اپنے آپ کو خالی اور اپنے تمام شنائع ذمیمہ سے اس پاک مبارک رسول کو منزہ پاتا ہے لہذا ضرور ہوا کہ اُن کے معجزات اُن کے کمالات سے یک لخت انکار اور اپنی تمام شنیع خصلتوں، ذمیم حالتوں کی اُن پر بوچھاڑ کرے جب تو اُتار بنا ٹھیک اُترے، میں یہاں اُس کی گالیاں جمع کروں تو دفتر ہو لہذا اُس کی خروار سے مُشتِ نمونہ پیشِ نظر ہو۔

فصلِ اوّل

رسول اللہ عیسیٰ بن مریم اور اُن کی ماں علیہما الصلوٰۃ والسلام پر قادیانی کی گالیاں

تازیانہ ۱ (۱) اعجازِ احمدی صفحہ ۱۳ پر صاف لکھ دیا کہ: ''یہود عیسیٰ کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں۔

ت ۲ کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں، بغیر اِس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن

ت ۳ نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطالِ نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔''

یہاں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ قرآنِ عظیم پر بھی جڑ دی کہ وہ ایسی باطل بات بتا رہا ہے جس کے ابطال پر متعدد دلائل قائم ہیں۔

ت ۴و۵ (۲) ایضاً صفحہ ۲۴: ''کبھی [1] آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے۔''

ت ۶ (۳) ایضاً صفحہ ۲۴: ''ان کی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پُر ہیں''۔ یہ بھی صراحۃً نبوتِ عیسٰی سے انکار ہے کیونکہ قادیانی خود اپنی ساختہ کشتی صفحہ ۵ پر کہتا ہے: ''ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشین گوئیاں ٹل جائیں۔''

ت ۷ نیز پیشگوئی لیکھرام آخر دافع الوساوس صفحہ ۷ پر کہتا ہے: ''کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔''

ت ۸ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۷ پر کہا: ''کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا۔''

ت ۹ اور کشتی ساختہ میں اپنی نسبت یوں لکھتا ہے صفحہ ۶: ''اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی پیشگوئی جو میرے مُنہ سے نکلی ہو اسے نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی۔'' تو مطلب یہ ہوا کہ اس کے لئے تو بھاری عزت ہے اور سیدنا عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے وہ خواری وذلت ہے جس سے بڑھ کر کوئی رسوائی نہیں، الالعنة الله على الظّلمين.

(۴) دافع البلاء ٹائیٹل پیج صفحہ ۳: ''ہم مسیح کو بیشک راستباز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا، واللہ اعلم، مگر وہ حقیقی منجی نہ تھا۔'' رسول اللہ اور وہ بھی ان پانچ مرسلین اولوالعزم سے کہ تمام رسولوں سے افضل ہیں یعنی ابراہیم ونوح وموسیٰ وعیسیٰ ومحمد صلی اللہ علیہ
ت ۱۰ وعلیہم وسلم اس کی صرف اتنی قدر ہے کہ ایک راستباز آدمی تھا جو اُن کی خاکِ پا کے ادنیٰ غلاموں
ت ۱۱ کا بھی پورا وصف نہیں تو بات کیا، وہی کہ عیسٰی کی نبوت باطل ہے فقط ایک نیک شخص تھا وہ بھی نہ ایسا کہ دوسرے کو نجات ملنے کا واقعی سبب ہو سکے بلکہ حقیقی نجات دہندہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور اب قادیانی ہے۔

[1] یہ خود ان کا اپنا عقیدہ ہے بظاہر انجیل کے سَر تھوپا ہے، خود اسے اپنے یہاں حدیث سے ثابت مانتا ہے، اس کا بیان ان شاء اللہ آگے آتا ہے۔

ت ۱۲ کہ اسی کے متصل کہتا ہے کہ ''حقیقی منجی وہ ہے جو حجاز میں پیدا ہوا تھا اور اب بھی آیا مگر بروز کے طور پر، خاکسار غلام احمد از قادیان۔''

(۵) پھر یہاں تک تو عیسٰی کا ایک راستباز آدمی اور اپنے بہت اہلِ زمانہ سے اچھا ہونا یقینی تھا
ت ۱۳ کہ بیشک اور البتہ کے ساتھ کہا، نوٹ میں چل کر وہ یقین بھی زائل ہو گیا، اسی صفحہ پر کہا: ''یہ ہمارا بیان محض نیک ظنی کے طور پر ہے ورنہ ممکن ہے کہ عیسٰی کے وقت میں بعض راستباز اپنی راستبازی میں عیسٰی سے بھی اعلیٰ ہوں۔'' اے سبحٰن اللہ!

ایمان یقین شعار باید
حسن ظن تو چکار آید

(پختہ ایمان انسان کا شعار ہونا چاہئے صرف اچھا گمان تیرے کیا کام آئے گا۔)

ت ۱۴ (۶) پھر ساتھ لگے خدا کی شریعت بھی ناقص، وہ تمام ہو گئی، اسی کے صفحہ ۴ پر کہا: ''عیسیٰ کوئی کامل شریعت نہ لائے تھے۔''

(۷) عیسٰی کی راستبازی پر شراب خوری اور انواع انواع بد اَطواری کے داغ بھی لگ گئے
ت ۱۵ ایضاً صفحہ ۴: ''مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں
ت ۱۶ ہوتی بلکہ یحیٰی کو اُس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ (یعنی یحیٰی) شراب نہ پیتا تھا اور کبھی نہ سنا کہ
ت ۱۷ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اُس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اُس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحیٰی کا نام حَصور رکھا مگر مسیح کا نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اِس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔''

ت ۱۸ (۸) اسی ملعون قصے کو اپنے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷ میں یوں لکھا: ''آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدّی مناسبت درمیان ہے (یعنی عیسٰی بھی ایسوں
ت ۱۹ ہی کی اولاد تھے) ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس

ت۲۰ کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اُس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اُس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔"

ت۲۱ تا ۳۶ اِسی رسالہ میں صفحہ ۴ سے صفحہ ۸ تک مناظرہ کی آڑ لے کر خوب ہی جلے دل کے پھپھولے پھوڑے ہیں۔ اللہ عزوجل کے سچے مسیح عیسٰی بن مریم کو نادان اسرائیلی، شریر، مکار بدعقل، زنانے خیال والا، فحش گو، بدزبان، کٹیل، جھوٹا، چور، علمی عملی قوت میں بہت کچا، خللِ دماغ والا، گندی گالیاں دینے والا، بدقسمت، نِرا فریبی، پیرو شیطان وغیرہ وغیرہ خطاب اس قادیانی دجال نے دئے۔

ت۳۷ (۲۶) صاف لکھ دیا صفحہ ۶: "حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔"

ت۳۸ "اس زمانے میں ایک تالاب سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے، آپ سے کوئی معجزہ ہوا بھی ہو تو وہ آپ کا نہیں اس تالاب کا ہے، آپ کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے کچھ نہ تھا۔"

ت۳۹ (۲۸) انتہاء یہ کہ صفحہ ۷ پر لکھا: "آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے، تین دادیاں

ت۴۰ اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔" انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ خدائے قہار کا حلم کہ رسول اللہ کو بحیلہ[1] و بے حیلہ یہ ناپاک گالیاں دی جاتی ہیں اور آسمان نہیں پھٹتا۔ ان شدید ملعون گالیوں کے آگے ان لچھے دار شرافتوں کا کیا ذکر جو نیچہ بند صاحب نے علماءِ اہلسنت کو دیں ان کا پیر تو نانی دادی تک کی دے چکا الا لعنة اللّٰه علی الظّٰلمین۔

(۲۹) وہ پاک کنواری مریم صدیقہ کا بیٹا کلمۃ اللہ جسے اللہ نے بے باپ کے پیدا کیا نشان

---

[1] خبیث حیلہ مناظرہ کا ہے، اس کا رد عنقریب آتا ہے۔

سارے جہان کے لئے قادیانی نے اس کے لئے دادیاں بھی گِنا دیں، اور ایک جگہ اس کا دادا

ت۴۱ تا ۴۴ بھی لکھا ہے اور اس کے حقیقی بھائی سگی بہنیں بھی لکھی ہیں۔ ظاہر ہے کہ دادا، دادی، حقیقی بہنیں، سگے بھائی اُسی کے ہوسکتے ہیں جس کے لئے باپ ہو، جس کے نطفے سے وہ بنا ہو، پھر بے باپ کے پیدا ہونا کہاں رہا؟ یہ قرآن عظیم کی تکذیب اور طیبہ طاہرہ مریم کو سخت گالی ہے۔

ت۴۵ کشتی ساختہ صفحہ ۱۶ پر لکھا: "مسیح تو مسیح ہیں اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں، مسیح کی دونوں ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں" اور خود ہی اس کے نوٹ میں لکھا "یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع مسیح کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔"

ت۴۶ دیکھو کیسے کھلے لفظوں میں یوسف بڑھئی کو سیدنا عیسٰی کلمۃ اللہ کا باپ بنا دیا اور اس صریح کفر میں صرف ایک پادری کے لکھ جانے پر اعتماد کیا، ہاں ہاں یقین جانو آسمانی قہر سے واحد قہار سے سخت لعنت پائے گا وہ جو ایک پادری کی بے معنی زٹل سے قرآن کو رَد کرتا ہے۔

ت۴۷ (۳۰) نیز اسی دافع البلاء کے صفحہ ۱۵ پر لکھا: "خدا ایسے شخص (یعنی عیسٰی) کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔" یہ ان گالیوں کے لحاظ سے عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو ایک ہلکی سی گالی ہے کہ اس کے فتنے نے دنیا تباہ کر دی مگر اس میں دو شدید گالیاں اور ہیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ فصلِ سوم میں مذکور ہوں گی۔

ت۴۸ (۳۱) اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۳ پر لکھا: "کامل مہدی نہ موسیٰ تھا نہ عیسٰی"۔ ان مرسلین اولوالعزم کا کامل ہادی ہونا بالائے طاق، پورے مہدی بھی نہ ہوئے، اور کامل کون ہیں، جناب قادیانی دیکھو اسی کا صفحہ ۱۲ اور ۱۳۔

ت۴۹ و ۵۰ (۳۲) مواہب الرحمٰن پر صاف لکھ دیا کہ عیسٰی یہودی تھا لو قدر اللّٰه رجوع عیسی الذی هو من الیهود لرجع العزة الی تلک الیوم (اگر اللہ تعالیٰ نے یہودی عیسٰی

ت۵۱ کادوبارہ آنا مقدر کیا تو عزت اس دن لوٹ آئے گی۔) ظاہر ہے کہ یہودی مذہب کا نام ہے نہ کہ نسب کا، کیا مرزا کہ پارسیوں کی اولاد ہے مجوسی ہے۔

قادیانی نے حضرت عیسیٰ کی تکفیر کردی

ت۵۲ (۳۳) حد یہ کہ عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر کردی۔ مسلمانو! وہ اتنا احمق نہیں کہ صاف حرفوں میں لکھ دے عیسٰی کافر تھا بلکہ اس کے مقدمات متفرق کرکے لکھے، یہ تو دشنام سوم میں سُن چکے کہ عیسٰی کی سخت رسوائیاں ہوئیں، اور کشتی ساختہ صفحہ ۱۸ پر کہتا ہے "جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے، کون خدا پر ایمان لایا صرف وہی جو ایسے ہیں۔" دیکھو کیسا صاف بتادیا کہ جسے خدا پر ایمان ہے ممکن نہیں کہ اسے خدا رسوا کرے لیکن عیسٰی کو رسوا کیا تو ضرور اسے خدا پر ایمان نہ تھا اور کیا کافر کہنے کے سر پر سینگ ہوتے ہیں الا لعنة اللّٰه علی الکٰفرین.

قصد تھا کہ فصلِ اوّل یہیں ختم کی جائے کہ اتنے میں قادیانی کی ازالۃ الاوہام ملی اس کی برہنہ گوئیاں بہت بے لاگ اور قابلِ تماشا ہیں۔

معجزاتِ مسیح کی تحقیر و انکار

(۳۴) یہ جو مثیلِ مسیح بنا اور اس پر لوگوں نے مسیح کے معجزے مثلاً مُردے جلانا اس سے طلب کیے تو صاف جواب دیتا ہے صفحہ ۳ "احیاءِ جسمانی کچھ چیز نہیں، احیاءِ روحانی کے لئے یہ عاجز آیا ہے۔" دیکھو وہ ظاہر باہر قاہر معجزہ جسے قرآنِ عظیم نے جابجا کمال تعظیم کے ساتھ بیان فرمایا اور آیۃ اللہ ٹھہرایا، قادیانی کیسے کھلے لفظوں میں اس کی تحقیر کرتا ہے کہ وہ کچھ نہیں، پھر اس ۵۳تا۵۷ کے متصل کہتا ہے صفحہ ۴ "ماسوائے اس کے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کرکے دیکھا جائے جو محض افتراء یا غلط فہمی سے گھڑے ہیں تو کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا بلکہ مسیح کے معجزات پر جس قدر اعتراض ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق پر ایسے شبہات ہوں، کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔"

دیکھو "کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا" کہہ کر ان کے تمام معجزات سے کیسا صاف انکار کیا اور تالاب کے

قصے سے اور بھی پانی پھیر دیا اور آخر میں لکھا صفحہ ۴ و ۵: "زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ حضرت مسیح معجزہ نمائی سے صاف انکار کرکے کہتے ہیں کہ میں ہرگز کوئی معجزہ دکھا نہیں سکتا مگر پھر بھی عوام الناس ایک انبار معجزات کا ان کی طرف منسوب کررہے ہیں۔"

غرض اپنی مسیحیت قائم رکھنے کو نہایت کھلے طور پر تمام معجزاتِ مسیح وتصریحاتِ قرآنِ عظیم سے صاف منکر ہے اور پھر مہدی ورسول ونبی ہونے کا ادّعاء، مسلمان تو مکذبِ قرآن کو مسلمان بھی نہیں کہہ سکتے، قطعاً کافر مرتد زندیق بے دین ہے نہ کہ نبی ورسول بن کر اور کفر پر کفر چڑھے الا لعنة اللّٰه علی الکٰفرین. (خبردار! کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔) اور اس کذاب کا کہنا کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اپنے معجزے سے منکر تھے، رسول اللہ پر محض افتراء اور قرآن عظیم کی صاف تکذیب ہے، قرآنِ عظیم تو مسیحِ صادق سے یہ نقل فرماتا ہے کہ:

انی قد جئتکم باٰیة من ربکم انی اخلق لکم من الطین کهیئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیرا باذن اللّٰه وابرئ الاکمه والابرص واحی الموتٰی باذن الله وانبئکم بما تاکلون وماتدخرون فی بیوتکم ان فی ذٰلک لاٰیة لکم ان کنتم مؤمنین .[1]

بے شک میں تمہارے پاس تمہارے رب سے یہ معجزے لے کر آیا ہوں کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی صورت بنا کر اس میں پھونک مارتا ہوں، وہ خدا کے حکم سے پرند ہوجاتی ہے اور میں بحکم خدا مادر زاد اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرتا اور مردے زندہ کرتا ہوں، اور تمہیں خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے اور جو گھروں میں اُٹھار کھتے ہو، بیشک اس میں تمہارے لئے بڑا معجزہ ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

پھر مکرر فرمایا:

وجئتکم باٰیة من ربکم فاتقوا الله واطیعون .[2]

[1] القرآن الکریم ۳ / ۴۹ [2] القرآن الکریم ۳/ ۵۰

میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بڑے معجزات لے کر آیا تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

اور یہ قرآن کا جھٹلانے والا ہے کہ انہیں اپنے معجزات سے انکار تھا۔

کیوں مسلمانو! قرآن سچا یا قادیانی؟ ضرور قرآن سچا ہے اور قادیانی کذّاب جھوٹا۔ کیوں مسلمانو! جو قرآن کی تکذیب کرے وہ مسلمان ہے یا کافر؟ ضرور کافر ہے، ضرور کافر بخدا۔

(۳۵) اسی بکر فکر قادیانی کے ازالہ شیطانی میں آخر صفحہ ۱۶۱ سے آخر صفحہ ۱۶۲ تک تو نوٹ میں

ت۵۸ پیٹ بھر کر رسول اللہ وکلمۃ اللہ کو وہ گالیاں دیں اور آیات اللہ وکلام اللہ سے وہ مسخرگیاں کیں

ت۵۹ جن کی حد و نہایت نہیں، صاف لکھ دیا کہ جیسے عجائب انہوں نے دکھائے عام لوگ کر لیتے تھے اب بھی لوگ ویسی باتیں کر دکھاتے ہیں۔

ت۶۰ (۳۶) بلکہ آجکل کے کرشمے ان سے زیادہ بے لاگ ہیں۔

ت۶۱ و۶۲ (۳۷) وہ معجزے نہ تھے، کل کا دَور تھا عیسیٰ نے اپنے باپ بڑھئی کے ساتھ بڑھئی کا کام کیا تھا اس سے یہ کلیں بنانی آ گئی تھیں۔

ت۶۳ (۳۸) عیسیٰ کے سب کرشمے مسمریزم سے تھے۔

(۳۹) وہ جھوٹی جھلک تھی۔

(۴۰) سب کھیل تھا، لہو و لعب تھا۔

ت۶۴ (۴۱) سامری جادوگر کے گوسالے کے مانند تھا۔

ت۶۵ (۴۲) بہت مکروہ و قابلِ نفرت کام تھے۔

ت۶۶ (۴۳) اہل کمال کو ایسی باتوں سے پرہیز رہا ہے۔

ت۶۷ (۴۴) عیسیٰ روحانی علاج میں بہت ضعیف اور نکما تھا۔

ت۶۸ وہ ناپاک عبارات بروجہِ التقاط یہ ہیں صفحہ ۱۵۱: انبیاء کے معجزات دو قسم ہیں، ایک محض

سماوی جس میں انسان کی تدبیر و عقل کو کچھ دخل نہیں جیسے شق القمر، دوسرے عقلی جو خارقِ عادت عقل کے ذریعہ سے ہوتے ہیں جو الہام سے ملتی ہے جیسے سلیمان کا معجزہ صرح ممرد من قواریر [۱] (شیشے جڑا صحن ہے۔) بظاہر مسیح کا معجزہ سلیمان کی طرح عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے جو شعبدہ بازی اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے، وہ لوگ جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے اور کئی قسم کے جانور تیار کر کے زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے، مسیح کے وقت میں عام طور پر ملکوں میں تھے سو کچھ تعجب نہیں کہ خدائے تعالیٰ نے مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا پھونک مارنے پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ یا پیروں سے چلتا ہو کیونکہ مسیح اپنے باپ [۲] یوسف کے ساتھ بائیس برس تک نجاری کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا ہے جس میں کلوں کے ایجاد میں عقل تیز ہو جاتی ہے پس کچھ تعجب نہیں کہ مسیح نے اپنے دادا [۳] سلیمان کی طرح یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو، ایسا معجزہ عقل سے بعید بھی نہیں، حال کے زمانہ میں اکثر صناع ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ بولتی بھی ہیں، ہلتی بھی ہیں، دُم بھی ہلاتی ہیں، اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں، بمبئی اور کلکتے میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں اور ہر سال نئے نئے نکلتے آتے ہیں، ماسوا [۴] اس کے یہ قرینِ قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز عمل الترب یعنی مسمریزی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطورِ حقیقت ظہور میں آ سکیں کیونکہ مسمریزم میں ایسے ایسے عجائبات ہیں، سو یقینی طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اس فن میں مشق والا مٹی کا پرند بنا کر پرواز کرتا دکھا دے تو کچھ بعید نہیں کیونکہ کچھ اندازہ کیا گیا کہ اس فن کی کہاں تک انتہا ہے، سلب [۵] امراض

---

۱ القرآن الکریم ۲۷ / ۴۴

۲ اس کا باپ، دیکھئے مسیح و مریم دونوں کو سخت گالی ہے۔

۳ اس کا دادا، دیکھئے وہی مسیح و مریم کو گالی ہے۔

۴ یہاں تک تو مسیح کا معجزہ کل دبانے سے تھا، اب دوسرا پہلو بدلتا ہے کہ مسمریزم تھا

۵ یہاں تک مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرند بنانے پر استہزاء تھے، اب اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنے پر مسخرگی کرتا ہے۔

عملِ الترب (مسمریزم) کی شاخ ہے، ہر زمانے میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہیں جو اس عمل سے سلبِ امراض کرتے ہیں اور مفلوج مبروص ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں، بعض نقشبندی وغیرہ نے بھی ان کی طرف بہت توجہ کی تھی، محی الدین ابنِ عربی کو بھی اس میں خاص مشق تھی۔ کاملین ایسے عملوں سے پرہیز کرتے رہے ہیں، اور یقینی طور پر ثابت ہے کہ مسیح بحکمِ الٰہی اس عمل (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اِس کو خیال کرتے ہیں، اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابلِ نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمائیوں میں ابنِ مریم سے کم نہ رہتا، اس عمل کا ایک نہایت بُرا خاصہ یہ ہے کہ جو اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے وہ روحانی تاثیروں میں جو روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں، بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل (مسمریزم) کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت وتوحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے جب یہ اعتقاد رکھا جائے کہ ان پرندوں میں صرف جھوٹی حیات جھوٹی جھلک نمودار ہو جاتی تھی تو ہم اس کو تسلیم کر چکے ہیں، ممکن ہے کہ عملِ الترب (مسمریزم) کے ذریعہ سے پھونک میں وہی قوت ہو جائے جو اس دُخان میں ہوتی ہے جس سے غبارہ اُوپر کو چڑھتا ہے۔ مسیح جو جو کام اپنی قوم کو دکھلاتا تھا وہ دعا کے ذریعہ سے ہرگز نہ تھے بلکہ وہ ایسے کام اقتداری طور پر دکھاتا تھا۔ خدائے تعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے کہ وہ ایک فطری طاقت تھی جو ہر فردِ بشر میں ہے، مسیح کی کچھ خصوصیت نہیں، چنانچہ اس کا تجربہ اس زمانے میں ہو رہا ہے۔ مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق و بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے مظہرِ عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم مفلوج مبروص ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے لیکن بعض بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھلائے، اُس وقت تو کوئی تالاب بھی نہ تھا، یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر تھی، بہر حال یہ

ے یہ تیسرا پہلو ہے کہ حضرت مسیح اس مٹی کے پرند میں تالاب کی مٹی ڈال دیتے جس میں روح القدس کی تاثیر تھی، اس کے زور سے حرکت کرتا جیسے سامری نے اسپ روح القدس کے پاؤں تلے کی خاک بچھڑے میں ڈال دی بولنے لگا۔

معجزہ صرف ایک کھیل تھا جیسے سامری کا گوسالہ۔

مسلمانو! دیکھا کہ اس دشمنِ اسلام نے اللہ عزوجل کے سچے رسول کو کیسی مغلظ گالیاں دیں، کون سی ناگفتنی اس ناشدنی نے ان کے حق میں اٹھا رکھی، ان کے معجزوں کو کیسا صاف صاف کھیل اور لہو ولعب وشعبدہ وسحر ٹھہرایا، اِبرائے اکمہ وابرص کو مسمریزم پر ڈھالا اور معجزۂ پرند میں تین احتمال پیدا کئے، بڑھئی کی کل یا مسمریزم یا کراماتی تالاب کا اثر، اور اسے صاف سامری کا بچھڑا بتادیا بلکہ اس سے بدتر کہ سامری نے جو اسپ جبریل کی خاکِ سُم اٹھائی وہ اسی کو نظر آئی دوسرے نے اطلاع نہ پائی، قال اللہ تعالیٰ:

قال بصرت بما لم يبصروا به فقبضت قبضة من اثر الرسول فنبذتها و كذٰلك سوّلت لي نفسي.[1]

سامری نے کہا میں نے وہ دیکھا جو انہیں نظر نہ آیا تو میں نے اسپ رسول کی خاکِ قدم سے ایک مٹھی لے کر گوسالے میں ڈال دی کہ وہ بولنے لگا نفس امّارہ کی تعلیم سے مجھے یونہی بھلا معلوم ہوا۔

مگر مسیح کا کرتب ایک دست مال تھا جس سے دنیا جہان کو خبر تھی، مسیح پیدا بھی نہ ہوئے تھے جب تالاب کی کرامات شہرۂ آفاق تھیں، تو اللہ کا رسول یقیناً اس کافر جادوگر سے، بہت کم رہا، اور مزہ یہ ہے کہ مسیح کے وقت میں بھی ایسے شعبدے تماشے بہت ہوتے تھے پھر معجزہ کدھر سے ہوا۔ اللہ اللہ رسولوں کو گالیاں، معجزات کے انکار، قرآن کی تکذیبیں اور پھر اسلام باقی ہے۔

چوں وضوئے محکم بی بی تمیزہ

(جیسے تمیزہ بی بی کا وضوئے محکم ہو)

اس سے تعجب نہیں کہ ہر مرتد جو اتنے بڑے دعوے کر کے اُٹھے اُسے ایسے کفروں سے چارہ نہیں اندھے تو وہ ہیں جو یہ کچھ دیکھتے ہیں پھر اتنے بڑے مکذبِ قرآن ودشمنِ انبیاء وعدوّ الرحمٰن کو امامِ وقت

[1] القرآن الکریم ۲۰ / ۹۶

ومسیح ومہدی مان رہے ہیں۔ [۱]

گرمسیح این ست لعنت برمسیح

(اگر یہی مسیحیت ہے ایسی مسیحیت پر لعنت۔)

اوران سے بڑھ کر اندھا وہ ہے جو شُدبُد پڑھ لکھ کر اس کے ان صریح کفروں کو دیکھ بھال کر کہے میں جناب مرزا صاحب کو کافر نہیں کہتا خطا پر جانتا ہوں۔ ہاں شاید ایسوں کے نزدیک کافر وہ ہوگا جو انبیاء اللہ کی تعظیم کرے، کلام اللہ کی تصدیق وتکریم کرے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

كذلك يطبع الله علىٰ كل قلب متكبر جبار۔ [۱]

اللہ یوں ہی مہر کردیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر۔

تنبیہ: اِن عباراتِ ازالہ سے بحمد اللہ تعالیٰ اس جھوٹے عذر معمولی کا ازالہ بھی ہوگیا جو عبارات ضمیمہ انجام آتھم کی نسبت بعض مرزائی پیش کرتے ہیں کہ یہ تو عیسائیوں کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دی ہیں۔

اوّلاً: ان عبارات کے علاوہ جو گالیاں اس کے اور رسائل مثل اعجازِ احمدی ودافع البلاء وکشتیِ نوح واربعین ومواہب الرحمٰن وغیرہ میں ابلی وگھلی پھر رہی ہیں، وہ کس عیسائی کے مقابلہ میں ہیں، مثل مشہور ہے: دلہن کا منہ کالا، مشاطہ کب تک ہاتھ دئے رہے گی۔

ثانیاً: کس شریعت نے اجازت دی ہے کہ کسی بدمذہب کے مقابل اللہ کے رسولوں کو گالیاں دی جائیں؟

[۱] ایسوں کو شاید اتنی بھی خبر نہیں کہ جو مخالف ضروریاتِ دین کو کافر نہ جانے خود کافر ہے،

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر [۲] جس نے اس کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ خود کافر ہے۔

جب تکذیب قرآن وسب وشتم انبیاء کرام بھی کفر نہ ٹھہرے تو خدا جانے آریہ وہنود ونصاریٰ نے اس سے بڑھ کر کیا جرم کیا ہے کہ وہ کفار ٹھہرائے جائیں، یا شاید ایسوں کے دھرم میں تمام دنیا مسلمان ہے کافر کوئی تھا نہ ہے نہ ہو، یہ بھی معجزاتِ مسیح کی طرح قرآن کے بے اصل کہ فلانا مسلم فلانا کافر، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

[۱] القرآن الکریم ۴۰ / ۳۵ [۲] درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱ / ۳۵۶

ثالثًا: مرزا کو ادّعا ہے کہ اگرچہ اس پر وحی آتی ہے مگر کوئی نیا حکم جو شریعتِ محمدیہ سے باہر ہو، نہیں آسکتا، ہم تو قرآنِ عظیم میں یہ حکم پاتے ہیں کہ:

لاتسبوا الذين يدعون من دون الله فيسبوا الله عدوا بغير علم [۱]

کافروں کے جھوٹے معبودوں کو گالی نہ دو کہ وہ اس کے جواب میں بے جانے بوجھے دشمنی کی راہ سے اللہ عزوجل کی جناب میں گستاخی کریں گے۔

مرزا اپنی وہ وحی بتائے جس نے قرآن کے اس حکم کو منسوخ کردیا۔

رابعًا: مرزا کو ادّعا ہے کہ وہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدم بقدم چل رہا ہے، التبلیغ صفحہ ۴۸۳ پر لکھتا ہے:

من ايات صدقي انه تعالىٰ وفقني باتباع رسوله واقتداء نبيه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فمارأيت اثرا من اثار النبي الاقفوته.

میری سچائی کی نشانی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے رسول کی اتباع اور نبی کی اقتداء پر توفیق دی میں نے نبی کا جو بھی نشان دیکھا اس پر قدم رکھا۔

بتائے تو کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس دن عیسائیوں کے مقابل معاذ اللہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو گالیاں دی ہیں۔

خامسًا: مرزا کے ازالہ نے مرزائیوں کی اس بکر فکر کا کامل ازالہ کردیا، ازالہ کی یہ عبارتیں تو کسی عیسائی کے مقابل نہیں، ان میں وہ کون سی گالی ہے جو ضمیمہ انجام آتھم سے کم ہے حتی کہ چور اور ولد الزنا کا بھی اثبات ہے وہاں چوری کسی مال کی نہ بتائی تھی بلکہ علم کی۔ ضمیمہ انجام صفحہ ۶:

"نہایت شرم کی یہ بات ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو یہودیوں کی کتاب طالمود سے چُرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔"

ازالہ میں اِس سے بدتر چوری معجزہ کی چوری مانی کہ تالاب کی مٹی لاکر بے پَر کی اُڑاتے اور

[۱] القرآن الکریم ۶ / ۱۰۸

اپنا معجزہ ٹھہراتے، رہی ولادتِ زنا وہ اس نے اس بائیبل محرف کے بھروسے پر لکھی، برائے نام کہہ سکتا تھا کہ عیسائیوں پر الزاماً پیش کی اگرچہ مرزا کی عملی کارروائی صراحۃً اس کی مکذب تھی کہ وہ اپنے رسائل میں بکثرت مسلمانوں کے مقابل اسی بائیبل محرّف کو نزول الیاس وغیرہ کے مسئلہ میں پیش کرتا ہے مگر ازالہ میں تو صاف تصریح کردی کہ قرآن عظیم اسی بائیبل محرف کی طرف رجوع کرنے اور اس سے علم سیکھنے کا حکم دیتا ہے، ازالہ صفحہ ۳۰۸: "آیت ہے **فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون** یعنی تمہیں علم نہ ہو تو اہلِ کتاب کی طرف رجوع کرو، ان کی کتابوں پر نظر ڈالو، اصل حقیقت منکشف ہو، ہم نے موافق حکم اس آیت کے یہود ونصارٰی کی کتابوں کی طرف رجوع کیا تو معلوم ہوا کہ مسیح کے فیصلے کا ہمارے ساتھ اتفاق ہے دیکھو کتاب سلاطین وکتاب ملاکی نبی اورانجیل۔" تو ثابت ہوا کہ یہ توریت وانجیل بلکہ تمام بائیبل موجودہ اس کے نزدیک سب بحکمِ قرآن مستند ہیں تو جو کچھ اس سے لکھا ہرگز الزاماً نہ تھا بلکہ اس کے طور پر قرآن سے ثابت، اور خود اس کا عقیدہ تھا، اور اللہ تعالیٰ دجّالوں کا پردہ یونہی کھولتا ہے۔ **والحمد للّٰہ ربّ العالمین.**

☆☆☆..........☆☆☆..........☆☆☆

رسالہ

الجُراز الدّیانی علی المرتدّ القادیانی

۱۳۴۰ھ

(قادیانی مرتد پر خدائی خنجر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ:

از پیلی بھیت مسئولہ شاہ میر خاں قادری رضوی ۳ محرام الحرام ۱۳۴۰ھ

اعلیٰ حضرت مدظلکم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، اس میں شک نہیں آپ کی خدمت میں بہت سے جواب طلب خطوط موجود ہوں گے لیکن عریضہ ہذا بحالتِ اشد ضرورت ارسالِ خدمت ہے امید کہ بواپسی جواب سے شرف بخشا جائے۔

(۱) کریمہ:

والذین یدعون من دون اللّٰہ لایخلقون شیئا وھم یخلقون ○ اموات غیر احیاء ط وما یشعرون ایّان یبعثون ○[1]

اور اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں

[1] القرآن الکریم ۱۶ / ۲۰ و ۲۱

مُردے ہیں زندہ نہیں، اور انہیں خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے۔

یہ ظاہر کرتی ہے کہ ماسوا اللہ تعالیٰ کے جس کسی کو خدا کہا جاتا ہے وہ خالق نہ ہونے اور مخلوق ہونے کے علاوہ مردہ ہے زندہ نہیں۔

بنابریں عیسیٰ علیہ السلام کو بھی جبکہ نصارٰی خدا کہتے ہیں تو کیوں نہ اُن کو مردہ تسلیم کیا جائے اور کیوں اُن کو آسمان پر زندہ مانا جائے؟

(۲) صاحبِ بخاری بروایتِ عائشہ رضی اللہ عنہا ارقام فرماتے ہیں (منقول از مشارق الانوار، حدیث ۱۱۱۸):

لعن اللہ الیھود والنصاری اتخذوا قبور انبیائھم مسٰجد۔[1]

اللہ تعالیٰ یہود ونصارٰی پر لعنت فرمائے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔

اس سے ظاہر ہے کہ نبی یہود حضرتِ موسیٰ ونبی نصارٰی حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کی قبریں پُوجی جاتی تھیں۔

حسبِ ارشادِ باری تعالیٰ عزاسمہٗ:

فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول[2]

پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اُٹھے تو اُسے اللہ ورسول کے حضور رجوع کرو۔

آیاتِ الٰہیہ، احادیثِ نبویہ ثبوتِ مماتِ عیسیٰ علیہ السلام میں موجود ہوتے ہوئے کیونکر اُن کو زندہ مان لیا جائے۔؟

میں ہوں حضور کا ادنیٰ خادم

۳ محرم الحرام ۱۳۴۰ھ — شاہ میر خاں قادری رضوی غفرلہ ربہ

ساکن پیلی بھیت

۱؎ صحیح البخاری — کتاب الجنائز — باب ما یکرہ من اتخاذ المسجد علی القبور — قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۷۷

۲؎ القرآن الکریم ۴/ ۵۹

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہِ الکریم ط

الجواب:

(۱) قبلِ جواب ایک امر ضروری کہ اِس سوال وجواب سے ہزار درجہ اہم ہے، معلوم کرنا لازم، بے دینوں کی بڑی راہِ فرار یہ ہے کہ انکار کریں ضروریاتِ دین کا، اور بحث چاہیں کسی ہلکے مسئلے میں جس میں کچھ گنجائشِ دست وپازدن ہو۔

قادیانی صدہا وجہ سے منکرِ ضروریاتِ دین تھا اور اُس کے پَس ماندے حیات ووفاتِ سیدنا عیسیٰ رسول اللہ علیٰ نبینا الکریم وعلیہ صلوات اللہ وتسلیمات اللہ کی بحث چھیڑتے ہیں، جو ایک فرعی مسئلہ خود مسلمانوں میں ایک نوع کا اختلافی مسئلہ ہے جس کا اقرار یا انکار کفر تو درکنار ضلال بھی نہیں (فائدہ نمبر ۴ میں آئے گا کہ نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اہلِ سنت کا اجماعی عقیدہ ہے) نہ ہرگز وفاتِ مسیح ان مرتدین کو مفید، فرض کردم کہ ربّ عزّ وجل نے اُن کو اُس وقت وفات ہی دی، پھر اس سے اُن کا نزول کیونکر ممتنع ہوگیا؟ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت محض ایک آن کو تصدیقِ وعدۂ الٰہیہ کے لئے ہوتی ہے، پھر وہ ویسے ہی حیاتِ حقیقی دنیاوی وجسمانی سے زندہ ہوتے ہیں جیسے اُس سے پہلے تھے، زندہ کا دوبارہ تشریف لانا کیا دشوار؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الانبیآء احیآء فی قبورھم یصلون۔[1]

انبیاء زندہ ہیں اپنی قبروں میں، نماز پڑھتے ہیں۔

(۲) معاذ اللہ کوئی گمراہ بددین یہی مانے کہ اُن کی وفات اوروں کی طرح ہے جب بھی ان کا دوبارہ تشریف لانا کیوں محال ہوگیا؟ وعدہ

وحرام علٰی قریۃ اھلکنھا انھم لایرجعون[2]

۱؎ مسند ابویعلٰی — مروی از انس رضی اللہ عنہ — حدیث ۳۴۱۲ — مؤسسہ علوم القرآن بیروت ۳/ ۳۷۹

۲؎ القرآن الکریم ۲۱/ ۹۵

اورحرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کردیا کہ پھر لوٹ کر آئیں۔

ایک شہر کے لئے ہے، بعض افراد کا بعدِ موت دنیا میں پھر آنا خود قرآن کریم سے ثابت ہے جیسے سیدنا عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام، قال اللہ تعالیٰ:

فاماته الله مائة عام ثم بعثه [1]

تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس، پھر زندہ کردیا۔

چاروں طائرانِ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام، قال اللہ تعالیٰ:

ثم اجعل علٰی کلّ جبل منهن جزء ا ثم ادعهن یاتینک سعیا. [2]

پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے، پھر انہیں بلا، وہ تیرے پاس چلے آئیں گے دوڑتے ہوئے۔

ہاں مشرکین ملاعنہ منکرینِ بَعث اِسے محال جانتے ہیں اور دربارۂ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیانی بھی اُس قادرِ مطلق عزّ جلالہ کو معاذ اللہ صراحۃً عاجز مانتا اور دافع البلاء کے صفحہ ۳۴ پر یوں کفر بکتا ہے:

"خدا ایسے شخص کو پھر دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے ہی نے دنیا کو تباہ کردیا ہے"۔ [3]

مشرک وقادیانی دونوں کے رَد میں اللہ عزوجل فرماتا ہے:

افعیینا بالخلق الاول بل هم فی لبس من خلق جدید. [4]

تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے بلکہ وہ نئے بننے سے شُبہہ میں ہیں۔

جب صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے نزول کی خبر دی اور وہ اپنی حقیقت پر ممکن وداخل زیرِ قدرت وجائز، تو انکار نہ کرے گا مگر گمراہ۔

(۳) اگر وہ حکم افراد کو بھی عام مانا جائے تو موت بعدِ استیفائے اجل کے لئے ہے، اُس سے پہلے

---

۱ القرآن الکریم ۲ / ۲۵۹ ۲ القرآن الکریم ۲ / ۲۶۰

۳ دافع البلاء مطبوعہ ربوہ صفحہ ۳۴ ۴ القرآن الکریم ۵۰ / ۱۵

اگر کسی وجہ خاص سے اماتت ہو تو مانعِ اعادت نہیں بلکہ استیفائے اجل کے لئے ضرور اور ہزاروں کے لئے ثابت ہے، قال اللہ تعالیٰ:

الم تر الی الذین خرجوا من دیارهم وهم الوف حذر الموت فقال لهم الله موتوا ثم احیاهم [1]

اے محبوب! کیا تم نے نہ دیکھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے، تو اللہ نے اُن سے فرمایا مرجاؤ، پھر انہیں زندہ فرمادیا۔

قتادہ نے کہا:

اماتهم عقوبة ثم بعثوا لیتوفوا مدة اجالهم ولو جآء ت اجالهم مابعثوا . [2] (معنا)

اللہ تعالیٰ نے ان کو سزا کے طور پر موت دی پھر زندہ کردیئے گئے تاکہ اپنی مقررہ عمر کو پورا کریں اگر ان کی مقررہ عمر پوری ہوجاتی تو دوبارہ نہ اٹھائے جاتے۔

(۴) اس وقت حیات ووفاتِ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسئلہ قدیم سے مختلف چلا آتا ہے مگر آخر زمانے میں ان کے تشریف لانے اور دجّال لعین کو قتل فرمانے میں کسی کو کلام نہیں، یہ بلاشبہہ اہل سنت کا اجماعی عقیدہ ہے تو وفاتِ مسیح نے قادیانی کو کیا فائدہ دیا اور مغل بچہ، عیسیٰ رسول اللہ بے باپ سے پیدا ابنِ مریم کیونکر ہوسکا؟ قادیانی اُس اختلاف کو پیش کرتے ہیں، کہیں اِس کا بھی ثبوت رکھتے ہیں کہ اس پنجابی کے ابتداع فی الدین سے پہلے مسلمانوں کا یہ اعتقاد تھا کہ عیسیٰ آپ تو نہ اتریں گے کوئی ان کا مثیل پیدا ہوگا، اسے نزولِ عیسیٰ فرمایا گیا اور اس کو ابنِ مریم کہا گیا؟ اور جب یہ عام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف ہے تو آیہ:

یتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ماتولّٰی ونصله جهنم وسآء ت مصیرا. [3]

---

۱ القرآن الکریم ۲ / ۲۴۳

۲ جامع البیان (تفسیر ابن جریر طبری) القول فی تاویل قولہ تعالیٰ الم تر الی الذین الخ المطبعۃ المیمنیۃ مصر ۲/۳۴۷

۳ القرآن الکریم ۴ / ۱۱۵

مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔

کا حکم صاف ہے۔

(۵) مسیح سے مثیلِ مسیح مراد لینا تحریفِ نصوص ہے کہ عادتِ یہود ہے، بے دینی کی بڑی ڈھال یہی ہے کہ نصوص کے معنی بدل دیں **یحرّفون الکلم عن مواضعہٖ** [1] (اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں سے بدل دیتے ہیں۔) ایسی تاویل گھڑنی نصوصِ شریعت سے استہزاء اور احکام وارشادات کو درہم برہم کردینا ہے، جس جگہ جس شئی کا ذکر آیا، کہہ سکتے ہیں وہ شئی خود مراد نہیں اس کا مثیل مقصود ہے، کیا یہ اس کی نظیر نہیں جو اباحیہ وملاعنہ کہا کرتے ہیں کہ نماز وروزہ فرض ہے نہ شراب وزنا حرام بلکہ وہ کچھ اچھے لوگوں کے نام ہیں جن سے محبت کا ہمیں حکم دیا گیا، اور یہ کچھ بدوں کے جن سے عداوت کا۔

(۶) بفرضِ باطل اینہم برعلم، پھر اس سے قادیان کا مرتد، رسول اللہ کا مثیل کیونکر بن بیٹھا؟ کیا اس کے کفر، اُس کے کذب، اس کی قباحتیں، اس کی فضیحتیں، اس کی خباثتیں، اس کی ناپاکیاں، اس کی بیباکیاں کہ عالم آشکار ہیں، چھپ سکیں گی؟ اور جہان میں کوئی عقل ودین والا ابلیس کو جبریل کا مثیل مان لے گا؟ اس کے خروارِ ہزار ہا کفریات سے مشتے نمونہ، رسائل "**السوء والعقاب علی المسیح الکذاب وقہر الدیان علیٰ مرتد بقادیان**" ونور الفرقان وباب العقائد والکلام وغیرہا میں ملاحظہ ہوں کہ یہ نبیوں کی علانیہ تکذیب کرنے والا، یہ رسولوں کو فحش گالیاں دینے والا، یہ قرآن مجید کو طرح طرح ردّ کرنے والا مسلمان بھی ہونا محال، نہ کہ رسول اللہ کی مثال، قادیانیوں کی چالاکی کہ اپنے مسیلمہ کے نامسلم ہونے سے یوں گریز کرتے اور اس کے ان صریح ملعون کفروں کی بحث چھوڑ کر حیات ووفاتِ مسیح کا مسئلہ چھیڑتے ہیں۔

(۷) مسیح رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشہور اوصافِ جلیلہ اور وہ کہ قرآن عظیم نے بیان کئے

---

[1] القران الکریم ۵ / ۱۳

یہ تھے کہ اللہ عزوجل نے اُن کو بے باپ کے کنواری بتول کے پیٹ سے پیدا کیا نشانی سارے جہان کے لئے:

قالت انّٰی یکون غلٰم ولم یمسسنی بشر ولم اک بغیا ○ قال کذٰلک قال ربک ہو علیّ ہیّن ولنجعلہ اٰیۃ للناس ورحمۃ منا وکان امرا مقضیا [1]

بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا، مجھے تو کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا، نہ میں بدکار ہوں، کہا یونہی ہے تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ مجھے آسان ہے اور اس لئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت، اور یہ امر ٹھہر چکا ہے۔

انہوں نے پیدا ہوتے ہی کلام فرمایا،

فناداھا من تحتھا الاّ تحزنی قد جعل ربک تحتک سریا، [2] **الاٰیۃ**

تو اس کے نیچے والے نے اسے آواز دی کہ تو غم نہ کر، تیرے رب نے تیرے نیچے نہر بہادی ہے۔

علی قراءۃ من تحتَھا بالفتح فیھما وتفسیرہ بالمسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ [3] **معناً**

اس قرأت پر جس میں مَن کی میم مفتوح اور تحتھا کی دوسری تاء مفتوح ہے اور اس کی تفسیر حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کی گئی ہے۔

انہوں نے گہوارے میں لوگوں کو ہدایت فرمائی،

یکلم الناس فی المھد وکھلا۔ [4]

لوگوں سے باتیں کرے گا پالنے میں اور پکی عمر میں۔

انہیں ماں کے پیٹ یا گود میں کتاب عطا ہوئی، نبوت دی گئی،

قال انی عبداللہ اٰتنی الکتٰب وجعلنی نبیا۔ [5]

---

[1] القرآن الکریم ۱۹/ ۲۰،۲۱ [2] القرآن الکریم ۱۹ / ۲۴

[3] جامع البیان (تفسیر ابن جریر طبری) القول فی تاویل قولہ تعالیٰ فناداھا من تحتھا الخ مطبعہ میمنہ مصر ۱۶ / ۴۵

[4] القرآن الکریم ۳ / ۴۶ [5] القرآن الکریم ۱۹ / ۳۰

بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ، اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔

وہ جہاں تشریف لے جائیں برکتیں ان کے قدم کے ساتھ رکھی گئیں،

وجعلنی مبرٰکا اینما کنت .[1]

اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں۔

برخلاف کفرِ طاغیۂ قادیان کہ کہتا ہے جس کے پہلے فتنے ہی نے دنیا کو تباہ کردیا۔

انہیں اپنے غیبوں پر مسلط کیا،

علم الغیب فلایظھر علی غیبہٖ احدا ۝ الا من ارتضٰی من رسول .[2]

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

جس کا ایک نمونہ یہ تھا کہ لوگ جو کچھ کھاتے اگرچہ سات کوٹھڑیوں میں چھپ کر، اور جو کچھ گھروں میں ذخیرہ رکھتے اگرچہ سات تہ خانوں کے اندر، وہ سب اُن پر آئینہ تھا۔

وانبئکم بما تاکلون وماتدخرون فی بیوتکم .[3]

اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔

انہیں تورات مقدس کے بعض احکام کا ناسخ کیا،

ومصدقالما بین یدی من التورٰۃ ولاحل لکم بعض الذی حرّم علیکم .[4]

اور تصدیق کرتا آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب تورات کی اور اس لئے کہ حلال کروں تمہارے لئے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں۔

انہیں قدرت دی کہ مادرزاد اندھے اور لاعلاج برص کو شفا دیتے،

---

[1] القرآن الکریم ۱۹/۳۱ [2] القرآن الکریم ۷۲/۲۶،۲۷

[3] القرآن الکریم ۳/۴۹ [4] القرآن الکریم ۳/۵۰

وتبرئ الاکمہ والابرص باذنی .[1]

اور تو مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شفا دیتا۔

انہیں قدرت دی کہ مردے زندہ کرتے،

واذ تخرج الموتٰی باذنی [2]

اور جب تو مُردوں کو میرے حکم سے زندہ نکالتا۔

و اُحی الموتٰی باذ ن اللہ .[3]

اور میں مُردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے۔

اُن پر اپنے وصفِ خالقیت کا پرتو ڈالا کہ مٹی سے پرند کی صورت خَلق فرماتے اور اپنی پھونک سے اس میں جان ڈالتے کہ اڑتا چلا جاتا۔

واذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی فتنفخ فیھا فتکون طیرا باذنی .[4]

اور جب تو مٹی سے پرند کی سی مورت میرے حکم سے بناتا پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتا۔

ظاہر ہے کہ قادیانی میں اِن میں سے کچھ نہ تھا پھر وہ کیونکر مثیلِ مسیح ہوگیا؟

اخیر کی چار یعنی مادرزاد اندھے اور ابرص کو شفاء دینا، مُردے جلانا، مٹی کی مورت میں پھونک سے جان ڈال دینا، یہ قادیانی کے دل میں بھی کھٹکے کہ اگر کوئی پوچھ بیٹھا کہ تُو مثیلِ مسیح بنتا ہے اِن میں سے کچھ کر دکھا اور وہ اپنا حال خوب جانتا تھا کہ سخت جھوٹا مَلُوم ہے اور الٰہی برکات سے پورا محروم، لہٰذا اس کی یوں پیش بندی کی کہ قرآن عظیم کو پسِ پشت پھینک کر، رسول اللہ کے روشن معجزوں کو پاؤں تلے مَل کر صاف کہہ دیا کہ معجزے نہ تھے مسمریزم کے شعبدے تھے، میں ایسی باتیں مکروہ نہ جانتا تو کر

---

[1] القرآن الکریم ۵/۱۱۰ [2] القرآن الکریم ۵/۱۱۰

[3] القرآن الکریم ۳/۴۹ [4] القرآن الکریم ۵/۱۱۰

دکھاتا، وہی ملاعنہ مشرکین کا طریقہ اپنے عجز پر یوں پردہ ڈالنا کہ **لونشاء لقلنا مثل ھذا**[1] (اگر ہم چاہتے تو ایسا کلام کہتے) ہم چاہتے تو اِس قرآن کا مثل تصنیف کردیتے، ہم خود ہی ایسا نہیں کرتے۔ **الا لعنة اللہ علی الکفرین.**

قادیانی خَذَلَہُ اللہ کے ازالہ اوہام صفحہ ۳، ۴، ۵ ونوٹ آخر میں ۱۵۱ تا آخر صفحہ ۱۶۲ ملاحظہ ہوں جہاں اس نے پیٹ بھر کر یہ کفر بکے ہیں، یا ان کی تلخیص رسالہ قہر الدیان صفحہ ۱۰ تا ۱۵ مطالعہ ہوں، یہاں دوچار صرف بطورِ نمونہ منقول:

ملعون ازالہ صفحہ ۳: احیاءِ جسمانی کچھ چیز نہیں۔

ملعون ازالہ صفحہ ۴: کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔

ملعون ازالہ صفحہ ۱۵۱[2]: شعبدہ بازی اور دراصل بے سود، عوام کو فریفتہ کرنے والے مسیح اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس تک نجاری کرتے رہے، بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا ہے جس میں کلوں کے ایجاد میں عقل تیز ہوجاتی ہے، بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں، بمبئی کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں، یہ بھی قرینِ قیاس ہے کہ ایسے اعجاز مسمریزمی بطور لہوولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں، سلبِ امراض مسمریزم کی شاخ ہے ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں جو اس سے سلبِ امراض کرتے ہیں، مبروص ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں، مسیح مسمریزم میں کمال رکھتے تھے، یہ قدر کے لائق نہیں، یہ عاجز اِس کو مکروہ قابلِ نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمائیوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا، اس عمل کا ایک نہایت بُرا خاصہ ہے جو اپنے تئیں اس میں ڈالے روحانی تاثیروں میں بہت ضعیف اور نکما ہوجاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل (مسمریزم) سے اچھا کرتے، مگر ہدایتِ توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں قائم کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے، ان پرندوں میں صرف جھوٹی حیات، جھوٹی جھلک نمودار ہوجاتی تھی، مسیح کے معجزات اُس تالاب کی وجہ سے بے رونق بے قدر

[2] ازالہ اوہام — مطبع ریاض الہند — صفحہ ۱۲۱-۱۱۳

[1] القرآن الکریم ۸ / ۳۱

تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے مظہرِ عجائبات تھا، بہرحال یہ معجزہ صرف ایک کھیل تھا جیسے سامری کا گوسالہ۔

مسلمانو! دیکھا، اِن ملعون کلمات میں وہ کون سی گالی ہے جو رسول اللہ کو نہ دی اور وہ کونسی تکذیب ہے جو آیاتِ قرآن کی نہ کی، اتنے ہی جملوں میں تینتیس کفر ہیں۔

بہرحال یہ تو ثابت ہوا کہ یہ مرتد مثیلِ مسیح نہیں، مسلمانوں کے نزدیک یوں کہ وہ نبی مرسل اولوالعزم صاحبِ معجزات وآیاتِ بینات، اور یہ مردود ومطرود ومرتد وموردِ آفات، اور خود اُس کے نزدیک یوں کہ معاذ اللہ وہ شعبدہ باز بھانمتی مسمریزمی تھے، روحانی تاثیروں میں ضعیف نکلے، اور یہ ڈال کا ٹوٹا مقدس مہذب برگزیدہ ہادی، **الا لعنة اللہ علی الظّٰلمین.** (خبردار! ظالموں پر خدا کی لعنت)

ہاں ایک صورت ہے، اس نے اپنے زعمِ ملعون میں مسیح کے یہ اوصاف گنے، دافع البلاء صفحہ ۴: مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسروں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحیٰی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ (یحیٰی) شراب نہ پیتا تھا، کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر مَلا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی، اسی وجہ سے خدا نے یحیٰی کا نام حصور رکھا مسیح نہ رکھا کہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔[1]

ضمیمہ انجام آتھم ص ۷: آپ (یعنی عیسٰی) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کر جدی مناسبت درمیان ہے (یعنی عیسٰی بھی ایسوں ہی کی اولاد تھے) ورنہ کوئی پرہیزگار ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگائے، زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اُس کے سر پر مَلے، اپنے بال اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔

[1] دافع البلاء — مطبع ضیاء الاسلام، قادیان — صفحہ ٦-۵

صفحہ۶: حق یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔

صفحہ۷: آپ کے ہاتھ میں سوا مکر وفریب کے کچھ نہ تھا، آپ کا خاندان بھی نہایت ناپاک ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا...... یہ پچاس کفر ہوئے۔

نیز اسی رسالۂ ملعونہ میں صفحہ۴ سے ۸ تک بحیلۂ باطلۂ مناظرہ خود ہی جلے دل کے پھپھولے پھوڑے اللہ عزوجل کے سچے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو نادان، شریر، مکار، بدعقل، زنانے خیال والا فحش گو، بدزبان کٹیل، جھوٹا، چور، علمی عملی قوت میں بہت کچا، خلل دماغ والا، گندی گالیاں دینے والا بدقسمت، نرا فریبی پیروِ شیطان وغیرہ وغیرہ خطاب اس قادیانی دجال نے دیئے اور اس کے تین کفر اوپر گزرے کہ اللہ مسیح کو دوبارہ نہیں لاسکتا، مسیح فتنہ تھا، مسیح کے فتنے نے تباہ کردیا...... یہ سب ستر کفر ہوئے اور ہزاروں ستر کی گنتی کیا، غرض تیس سے اوپر اوصاف اس دجال مرتد نے اپنے مزعوم مسیح میں بتائے اگر قادیانی خود اپنے لئے ان میں سے دس وصف بھی قبول کرلے کہ یہ شخص یعنی یہی قادیانی بدچلن بدمعاش، فریبی، مکار، زنانے خیال والا کٹیل بھی جھوٹا، چور، گندی گالیوں والا، ابلیس کا چیلہ، کنجریوں کی اولاد، کسبیوں کا جنا ہے، زنا کے خون سے بنا ہے، تو ہم بھی اس کی مان لیں گے کہ یہ ضرور مثیلِ مسیح ہے، مگر کون سے مسیح کا؟ اُسی مسیح قبیح کا جو اس کا موہوم ومزعوم ہے، الا لعنة اللہ علی الظالمین۔

مسلمانو! یہ سات فائدے محفوظ رکھئے، کیسا آفتاب سے زیادہ روشن ہوا کہ قادیانیوں کا مسئلۂ وفات وحیاتِ مسیح چھیڑنا کیسا ابلیسی مکر، کیسی عبث بحث، کیسی تضییع وقت، کیسا قادیانی کے صریح کفروں کی بحث سے جان چھڑانا اور فضول زق زق میں وقت گنوانا ہے!

اس کے بعد ہمیں حق تھا کہ ان ناپاک وبے اصل وپا، در ہوا شبہوں کی طرف التفات بھی نہ کرتے جو انہوں نے حیاتِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پیش کئے، ایسی مہمل عیاریوں کیا دیوں کا بہتر جواب یہی تھا کہ ہُشت پہلے قادیانی کے کفر اٹھاؤ یا اُسے کافر مان کر توبہ کرو، اسلام لاؤ، اس کے بعد یہ فرعی مسئلہ بھی پوچھ لینا مگر

ہم ان مرتدین سے قطع نظر کرکے اپنے دوست سائل سُنّی المذہب سے جوابِ شبہات گزارش کرتے ہیں وباللہ التوفیق۔

پہلا شبہہ: کریمہ والذین یدعون من دون اللہ الآیة۔

اقول اولاً یہ شبہہ مرتدانِ حال نے کافرانِ ماضی سے ترکہ میں پایا ہے، جب آیۂ کریمہ: انکم وماتعبدون من دون اللہ حصب جھنم انتم لھا واردون۔[1]

نازل ہوئی کہ بے شک تم اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پوجتے ہو سب دوزخ کے ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا ہے۔ مشرکین نے کہا کہ ملائکہ اور عیسٰی اور عزیر بھی تو اللہ کے سوا پوجے جاتے ہیں، اس پر رب عزوجل نے ان جھگڑالو کافروں کو قرآن کریم کی مراد بتائی کہ آیت بتوں کے حق میں ہے۔

ان الذین سبقت لھم منا الحسنیٰ ط اولٰئک عنھا مبعدون ○ لایسمعون حسیسھا۔[2]

بے شک وہ جن کے لئے ہمارا بھلائی کا وعدہ ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں وہ اس کی بھنک تک نہ سنیں گے۔

قرآن کریم نے خود اپنا محاورہ بتایا جب بھی مرتدوں نے وہی راگ گایا۔

ابوداؤد کتاب الناسخ والمنسوخ میں اور فریابی عبد بن حمید وابن جریر وابن ابی حاتم وطبرانی وابن مردویہ اور حاکم مع تصحیح مستدرک میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

لما نزلت انکم وماتعبدون من دون اللہ حصب جھنم انتم لھا واردون فقال المشرکون الملٰئکة وعیسٰی وعزیز یعبدون من دون اللہ فنزلت ان الذین سبقت لھم منا الحسنٰی اولٰئک عنھا مبعدون۔[3]

جب یہ آیت نازل ہوئی "انکم وماتعبدون الایة" تو مشرکین نے کہا ملائکہ، حضرت

---

[1] القرآن الکریم ۲۱/ ۹۸ — [2] القرآن الکریم ۲۱/ ۱۰۱ و ۱۰۲

[3] المستدرک کتاب التفسیر تفسیر سورۂ انبیاء دار الفکر بیروت ۲/ ۳۸۵

عیسٰی اور حضرت عزیر کو بھی اللہ تعالٰی کے سوا پوجا جاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی ان الذین سبقت الایة، بے شک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔

ثانیًا: یدعون من دون اللّٰہ یقینًا مشرکین ہیں اور قرآنِ عظیم نے اہلِ کتاب کو مشرکین سے جدا کیا، ان کے احکام ان سے جدا رکھے، ان کی عورتوں سے نکاح صحیح ہے مشرکہ سے باطل، اِن کا ذبیحہ حلال ہو جائے گا اُن کا مردار۔ وقال تعالٰی:

لم یکن الذین کفروا من اھل الکتٰب والمشرکین منفکّین حتی تاتیھم البیّنة .[1]

کتابی کافر اور مشرک اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے جب تک ان کے پاس دلیل نہ آئے۔

وقال اللہ تعالٰی:

انّ الذین کفروا من اھل الکتٰب والمشرکین فی نار جھنم خٰلدین فیھا اولئک ھم شرّ البریّة .[2]

بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔

وقال تعالٰی:

مایودّ الذین کفروا من اھل الکتٰب ولا المشرکین ان ینزل علیکم من خیر من ربکم .[3]

وہ جو کافر ہیں کتابی یا مشرک، وہ نہیں چاہتے کہ تم پر کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس سے۔

وقال اللہ تعالٰی:

لتجدن اشد الناس عداوة للذین اٰمنوا الیھود والذین اشرکوا ولتجدن اقربھم مودّة للذین اٰمنوا الذین قالوا انا نصارٰی .[4]

ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے اور ضرور تم

[1] القرآن الکریم ۹۸ / ۱ [2] القرآن الکریم ۹۸ / ۶
[3] القرآن الکریم ۲ / ۱۰۵ [4] القرآن الکریم ۵ / ۸۲

مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جنہوں نے کہا کہ بے شک ہم نصارٰی ہیں۔

وقال اللہ تعالٰی:

الیوم احل لکم الطیبٰت وطعام الذین اوتوا الکتٰب حل لکم وطعامکم حل لھم والمحصنٰت من المؤمنٰت والمحصنٰت من الذین اوتوا الکتٰب من قبلکم .[1]

آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور پارسا عورتیں مسلمان اور پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی۔

ولاتنکحوا المشرکٰت حتی یؤمن .[2]

اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں۔

جب قرآن عظیم یدعون من دون اللّٰہ میں نصارٰی کو داخل نہیں فرماتا اس الذین میں مسیح علیہ الصلوٰة والسلام کیونکر داخل ہو سکیں گے۔؟

ثالثاً: سورت مکیہ ہے اور سوائے عاصم، قراء سبعہ کی قراءت تَدْعُوْنَ بہ تائے خطاب، تو بُت پرست ہی مراد ہیں اور اَلَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ اَصْنَامٌ (جنہیں وہ پوجتے ہیں وہ بُت ہیں)

رابعاً: خود آیۂ کریمہ طرح طرح دلیلِ ناطق کہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰة والثناء عموماً اور حضرتِ مسیح علیہ الصلوٰة والسلام خصوصاً مراد نہیں، جہاں فرمایا اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ [3] (مُردے ہیں زندہ نہیں) اموات سے متبادر یہ ہوتا ہے کہ پہلے زندہ تھے پھر موت لاحق ہوئی لہذا ارشاد ہوا غَیْرُ اَحْیَآءٍ یہ وہ مردے ہیں کہ نہ اب تک زندہ ہیں نہ کبھی تھے نرے جماد ہیں، یہ بُتوں ہی پر صادق ہے۔ تفسیر ارشاد العقل السلیم میں ہے:

حیث کان بعض الاموات مما یعتریه الحیاة سابقا او لاحقا کاجساد الحیوان

[1] القرآن الکریم ۵ / ۵ [2] القرآن الکریم ۲ / ۲۲۱
[3] القران الکریم ۱۶ / ۲۱

والنطف التی ینشئھا اللّٰہ تعالٰی حیوانا احترز عن ذٰلک فقیل غیر احیآء ای لایعتریھا الحیٰوۃ اصلا فھی اموات علی الاطلاق.[1]

بعض اموات وہ تھے جنھیں زندگی حاصل تھی جیسے مردہ حیوان کا جسم، اور بعض وہ ہیں جنھیں زندگی ملنے والی ہے مثلاً نطفہ جسے اللہ تعالٰی مستقبل میں حیوان بنائے گا اس لئے ایسے اموات سے احتراز کیا اور فرمایا غیر احیاء یعنی یہ وہ اموات ہیں جنھیں زندگانی (ماضی یا مستقبل میں) بالکل حاصل نہیں لہذا یہ علی الاطلاق اموات ہیں۔

خامساً: رب عزوجل فرماتا ہے:

ولاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللّٰہ امواتاؕ بل احیاء عند ربھم یرزقون ○ فرحین بما اٰتٰھم اللّٰہ من فضلہ.[2]

خبردار! شہیدوں کو ہرگز مردہ نجانیو بلکہ وہ اپنے رب کے یہاں زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں اللہ نے جو اپنے فضل سے دیا اس پر خوش ہیں۔

اور فرماتا ہے:

ولاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ امواتؕ بل احیاء ولکن لاتشعرون.[3]

جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں تمہیں خبر نہیں۔

محال ہے کہ شہید کو تو مُردہ کہنا حرام، مردہ سمجھنا حرام، اور انبیاء معاذ اللہ مُردے کہے سمجھے جائیں، یقیناً قطعاً ایماناً وہ اَحْیَآءٌ غَیْرُ اَمْوَاتٍ (زندہ ہیں مردے نہیں) ہیں نہ کہ عیاذاً باللہ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ (مردے ہیں زندہ نہیں) جس وعدۂ الٰہیہ کی تصدیق کے لئے اُن کو عروضِ موت ایک آن کے لئے لازم ہے قطعاً شہداء کو بھی لازم ہے کل نفس ذائقۃ الموت[4] (ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے)

---

[1] ارشاد العقل السلیم (تفسیر ابی السعود) آیۃ ۱۶/۲۱ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵ / ۱۰۶
[2] القرآن الکریم ۳ / ۱۶۱ [3] القرآن الکریم ۲ / ۱۵۶
[4] القرآن الکریم ۲۱/ ۳۵

پھر جب یہ اَحْیَآءٌ غَیْرُ اَمْوَاتٍ ہیں وہ یقیناً ان سے لاکھوں درجے زائد اَحْیَآءٌ غَیْرُ اَمْوَاتٍ ہیں نہ کہ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ۔

سادسًا: آیۂ کریمہ میں وَھُمْ قَدْ خُلِقُوْا بصیغۂ ماضی نہیں بلکہ وَھُمْ یُخْلَقُوْنَ[1] بصیغۂ مضارع ہے کہ دلیلِ تجدد و استمرار ہو یعنی بنائے گھڑے جاتے ہیں اور نئے نئے بنائے گھڑے جائیں گے، یہ یقیناً بُت ہیں۔

سابعاً: آیۂ کریمہ میں اُن سے کسی چیز کی خلق کا سلبِ کُلّی فرمایا کہ لَایَخْلُقُوْنَ شَیْئًا[2] (وہ کوئی چیز نہیں بناتے) اور قرآن عظیم نے عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بعض اشیاء کی خلق ثابت فرمائی، وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ[3] (اور جب تو مٹی سے پرند کی مورت بناتا) اور ایجاب جزئی نقیضِ سلبِ کلی ہے تو عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صادق نہیں، نامناسب سے قطع نظر ہو تو اَمْوَاتٌ قضیۂ مطلقہ عامہ ہے یا دائمہ، بر تقدیر ثانی یقیناً انس و جن و ملک سے کوئی مراد نہیں ہو سکتا کہ ان کے لئے حیات بالفعل ثابت ہے نہ کہ ازل سے ابد تک دائم موت، بر تقدیر اوّل قضیہ کا اتنا مفاد کہ کسی نہ کسی زمانے میں ان کو موت عارض ہو یہ ضرور عیسٰی و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام سب کے لئے ثابت، بیشک ایک وقت وہ آئے گا کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پائیں گے اور روز قیامت ملائکہ کو بھی موت ہے، اس سے یہ کب ثابت ہوا کہ موت ہو چکی ورنہ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ میں ملائکہ بھی داخل ہیں، لازم کہ وہ بھی مر چکے ہوں، اور یہ باطل ہے۔ تفسیر انوار التنزیل میں ہے:

(اَمْوَاتٌ) حالاً اومالاً غیرُ احیاءٍ بالذات لیتناول کُلَّ معبود.[4]

مُردے حال میں یا آئندہ غیر زندے بالذات تا کہ ہر معبود کو شامل ہو۔

تفسیر عنایۃ القاضی میں ہے:

---

[1] القرآن الکریم ۱۶ /۲۰ [2] القرآن الکریم ۱۶ /۲۰ [3] القرآن الکریم ۵ / ۱۱۰
[4] انوار التنزیل (تفسیر بیضاوی) آیۃ ۱۶ /۲۱ مصطفی البابی مصر ۱ /۲۷۰

فالمراد ما لاحیٰوۃ لہ سواء کان لہ حیٰوۃ ثم مات کعزیر او سیموت کعیسٰی والملٰئکۃ علیہم السلام اولیس من شانہ الحیٰوۃ کالاصنام [1]

یعنی ان اموات سے عام مراد ہے خواہ اس میں حیات کی قابلیت ہی نہ ہو جیسے بُت، یا حیات تھی اور موت عارض ہوئی جیسے عزیر، یا آئندہ عارض ہونے والی ہے جیسے عیسٰی وملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

منکرین دیکھیں کہ اُن کا شبہہ ہر پہلو پر مردود ہے، وللہ الحمد۔

شبہہ دوم:

لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی [2]

اللہ تعالٰی یہود ونصارٰی پر لعنت فرمائے۔

اقول: وَالْمِرْزَائِیَّۃَ لَعَنَھُمْ لَعْنًا کَبِیْرًا (میں کہتا ہوں کہ مرزائیوں پر بھی بڑی لعنت ہو)

اولاً: اَنْبِیَآئِھِمْ [3] میں اضافت استغراق کے لئے نہیں کہ موسٰی سے یحیٰی علیہما الصلوٰۃ والسلام تک ہر نبی کی قبر کو یہود ونصارٰی سب نے مسجد کرلیا ہو، یہ یقیناً غلط ہے، جس طرح وَقَتْلِھِمُ الْاَنْبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ [4]. (انہوں نے انبیاء کو ناحق شہید کیا۔) میں اضافت ولام کوئی استغراق کا نہیں کہ نہ سب قاتل اور نہ سب انبیاء شہید کئے قال تعالٰی:

ففریقا کذبتم وفریقا تقتلون [5]

انبیاء کے ایک گروہ کو تم نے جھٹلایا اور ایک گروہ کو قتل کرتے ہو۔

اور جب استغراق نہیں تو بعض میں مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا داخل کرلینا ادّعائے باطل ومردود ہے یہود کے سب انبیاء نصارٰی کے بھی انبیاء تھے، یہود ونصارٰی کا اُن میں بعض قبورِ کریمہ کو (مسجد بنالینا) صدقِ حدیث کے لئے بس اور اس سے زیادہ مرتدین کی ہوس۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں یہ اشکال ذکر کرکے کہ نصارٰی کے انبیاء کہاں ہیں، اُن کے تو صرف ایک عیسٰی نبی تھے اُن کی قبر نہیں، ایک جواب یہی دیا جو بتوفیقہ تعالٰی ہم نے ذکر کیا کہ:

---

1 عنایۃ القاضی حاشیۃ الشہاب علٰی تفسیر البیضاوی آیۃ ۱۶ / ۲۱ دار صادر بیروت ۵ / ۳۲۲

2 و 3 صحیح البخاری کتاب الجنائز باب ما یکرہ من اتخاذ المسجد علی القبور قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۷۷

4 القرآن الکریم ۴ / ۱۵۵ 5 القرآن الکریم ۲ / ۸۷

او المراد بالاتخاذ اعم من ان یکون ابتداعا او اتباعا فالیہود ابتدعت والنصارٰی اتبعت، ولاریب ان النصارٰی تعظم قبور کثیر من الانبیاء الذین تعظمھم الیہود. [1]

انبیاء کی قبروں کو مسجد بنانا عام ہے کہ ابتداءً ہو یا کسی کی پیروی میں، یہودیوں نے ابتداء کی اور عیسائیوں نے پیروی کی، اور اس میں شک نہیں کہ نصارٰی بہت سے ان انبیاء کی قبروں کی تعظیم کرتے ہیں جن کی یہودی تعظیم کرتے ہیں۔

ثانیاً: امام حافظ الشان (ابن حجر) نے دوسرا جواب یہ دیا کہ اس روایت میں اقتصار واقع ہوا، واقع یہ ہے کہ یہود اپنے انبیاء کی قبور کو مساجد کرتے اور نصارٰی اپنے صالحین کی قبروں کو، ولہذا صحیح بخاری حدیثِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ میں دربارۂ قبورِ انبیاء تنہا یہود کا نام ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال قاتل اللہ الیہود اتخذوا قبور انبیائھم مساجد. [2]

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالٰی یہودیوں کو ہلاک فرمائے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا۔

اور صحیح بخاری حدیثِ اُم سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا میں جہاں تنہا نصارٰی کا ذکر تھا صرف صالحین کا ذکر فرمایا انبیاء کا نام نہ لیا کہ:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولئک قوم اذا مات فیھم العبد الصالح اوالرجل الصالح بنوا علٰی قبرہ مسجدا وصوّروا فیہ تلک الصُّوَر. [3]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نصارٰی وہ قوم ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہوجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنالیتے اور اس میں تصویریں بناتے۔

اور صحیح مسلم حدیثِ جندب رضی اللہ تعالٰی عنہ میں یہود ونصارٰی دونوں کو عام تھا انبیاء وصالحین کو جمع

---

1 فتح الباری شرح صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ دار المعرفۃ بیروت ۱ / ۴۴۴

2 و 3 صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ / ۶۲

فرمایا کہ:

سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیآئھم وصالحیھم مساجد .[1]

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیتے تھے۔

ہمیشہ جمعِ طُرُق سے معنیٰ حدیث کا ایضاح ہوتا ہے۔

ثالثًا اقول: چالاکی بھی سمجھئے! یہ فقط قبرِ عیسیٰ ثابت کرنا نہیں بلکہ اس میں بہت اہم راز مضمر ہے قادیانی مدعیِ نبوت تھا اور سخت جھوٹا کذاب جس کے سفید چمکتے ہوئے جھوٹ وہ محمدی والے نکاح اور انبیاء کے چاند والے بیٹے، قادیان وقادیانیہ کے محفوظ از طاعون رہنے کی پیشین گوئیاں وغیرہا ہیں اور ہر عاقل جانتا ہے کہ نبوت اور جھوٹ کا اجتماع محال، اس سے قادیانی کا سارا گھر ہر عاقل کے نزدیک گھروندا ہوگیا اس لئے فکر ہوئی کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ جھوٹا ثابت کریں کہ قادیانی کذاب کی نبوت بھی بن پڑے، اس کا علاج خود قادیانی نے اپنے ازالۂ اوہام صفحہ ۶۲۹ پر یہ کیا کہ ایک زمانے میں چار سو نبیوں کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے، یہ اُس مرتد کے اکٹھے چار سو کفر کہ ہر نبی کی تکذیب کفر ہے، بلکہ کروڑوں کفر ہیں کہ ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء اللہ کی تکذیب ہے، قال اللہ تعالیٰ: **کذبت قوم نوح ن المرسلین .**[2] (نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔) تو اُس نے چار سو ہر نبی کی تکذیب کی اگر انبیاء ایک [ف1] لاکھ چوبیس ہزار ہیں[3] تو قادیانی کے چار کروڑ چھیانوے لاکھ کفر، اور اگر دو [ف2] لاکھ چوبیس ہزار[4] ہیں تو یہ اس کے آٹھ کروڑ چھیانوے لاکھ کفر ہیں، اور اب اِن مرزائیوں نے خود یا اسی سے

[1] صحیح مسلم کتاب المساجد باب النہی عن بناء المسجد علی القبور قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ / ۲۰۱

[2] القرآن الکریم ۲۶ / ۱۰۵ [3] مسند امام احمد بن حنبل حدیث ابوامامۃ الباہلی دار الفکر بیروت ۵ / ۲۶۶

[4] شرح عقائد النسفی دار اشاعۃ العربیۃ قندھار افغانستان صفحہ ۱۰۱

(حاشیہ ف۱ اور حاشیہ ف۲ اگلے صفحہ پر دیکھیں)

سیکھ کر اندراجِ کفر میں اور ترقیِ معکوس کر کے اسفل سافلین میں پہنچنا چاہا کہ معاذ اللہ معاذ اللہ سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جھوٹ ثابت کریں، اس حدیث کے یہ معنیٰ گھڑے کہ نصارٰی نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کو مسجد کرلیا، یہ صریح سپید جھوٹ ہے نصارٰی ہرگز مسیح کی قبر ہی نہیں مانتے اُسے مسجد کرلینا تو دوسرا درجہ ہے، تو مطلب یہ ہوا کہ دیکھو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کے دشمنوں) نے (خاک بدہنِ معلونان) کیسی صریح جھوٹی خبر دی پھر اگر ہمارا قادیانی نبی جھوٹ کے پھنکے اڑاتا تھا تو کیا ہوا قادیانی مرتدین کا اگر یہ مطلب نہیں تو جلد بتائیں کہ نصارٰی مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کب مانتے ہیں، کہاں بتاتے ہیں، کس کس نصرانی نے اس قبر کو مسجد کرلیا جس کا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر کیا، اس مسجد کا روئے زمین پر کہیں پتا ہے؟ ان نصرانیوں کا دنیا کے پردے پر کہیں نشان ہے؟ اور جب یہ نہ بتاسکو اور ہرگز نہ بتاسکو گے تو اقرار کرو کہ تم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمے معاذ اللہ دروغ گوئی کا الزام لگانے کو حدیث کے یہ معنیٰ گھڑے

اور:

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ واعدّلھم عذابا مھینا .[1]

بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو اُن پر اللہ کی لعنت دنیا اور آخرت میں اور

ف۱ **کما رواہ احمد وابن حبان والحاکم و البیہقی وغیرھم عن ابی ذر وھؤلاء وابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردویہ عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھما ۱۲ منہ غفرلہ (م)**

جیسا کہ احمد، ابن حبان، حاکم، بیہقی وغیرہم نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نیز انہوں نے اور ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ نے ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ۱۲ منہ غفرلہ۔

ف۲ **کما فی روایۃ علیٰ مافی شرح عقائد النسفی للتفتازانی قال خاتم الحفاظ لم اقف علیھا ۱۲ منہ غفرلہ (م)**

جیسا کہ دوسری روایت میں ہے جس کو علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں ذکر فرمایا، خاتم الحفاظ نے فرمایا میں اس پر واقف نہیں ہوا۔ ۱۲ منہ

[1] القرآن الکریم ۳۳/۵۷

اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

کی گہرائی میں پڑے الا لعنة اللّٰه علی الظّٰلمین، کیوں، حدیث سے موتِ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر استدلال کا مزا چکھا؟

کذٰلک العذاب ولعذاب الاٰخرة اکبر لو کانوا یعلمون ○ [1] واللّٰه تعالیٰ اعلم

مار ایسی ہوتی ہے اور بے شک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ العبد المذنب

احمد رضا البریلوی عفی عنہ

بمحمدن المصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

☆☆☆............☆☆☆............☆☆☆

[1] القرآن الکریم ۶۸ / ۳۳

رسالہ

المبین ختم النبیین

۱۳۲۶

(حضور کے خاتم النبیین ہونے کے واضح دلائل)

مسئلہ :

از بہار شریف محلہ قلعہ مدرسہ فیض رسول مرسلہ مولوی ابوطاہر نبی بخش صاحب

۱۸ ربیع الاول شریف ۱۳۲۶ھ

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم حامدا ومصلیا ومسلما

امابعد: بست وپنجم ماہ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ شب سہ شنبہ کو مولوی سجاد حسین ومولوی مبارک حسین صاحب مدرسین مدرسہ اسلامیہ بہار کے وطلبا تعلیم دادہ وعظ میں فرماتے تھے کہ خاتم النبیین میں "النبیین" پر الف لام عہد خارجی کا ہے، جب دوسرے روز مسجد چوک میں مولوی ابراہیم صاحب نے (جو بالفعل مدرسہ فیض رسول میں پڑھتے ہیں) اثنائے وعظ میں آیۂ کریمہ:

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰه وخاتم النبیین. [1]

محمد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔

[1] القرآن الکریم ۳۳ / ۴۰

تلاوت کر کے بیان کیا کہ النبیین میں جو لفظ النبیین مضاف الیہ واقع ہوا ہے اس لفظ پر الف لام استغراق کا ہے بایں معنی کہ سوائے حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کوئی نبی نہ آپ کے زمانہ میں ہوا اور نہ بعد آپ کے قیامت تک کوئی نبی ہو نبوت آپ پر ختم ہوگئی، آپ کُل نبیوں کے خاتم ہیں، بعد وعظ مولوی ابراہیم صاحب کے راحت حسین طالب علم مدرسہ اسلامیہ بہار کے مجاور درگاہ نے باعانت بعض معاون روپوش بڑے دعوے کے ساتھ مولوی ابراہیم صاحب کی تقریر مذکور کی تردید کی اور صاف لفظوں میں کہا کہ لفظ "النبیین" پر الف لام استغراق کا نہیں ہے بلکہ عہد خارجی کا ہے، چونکہ یہ مسئلہ عقائد ہے لہذا اس کے متعلق چند مسائل نمبروار لکھ کر اہل حق سے گزارش ہے کہ بنظرِ احقاقِ حق ہر مسئلہ کا جواب باصواب بحوالۂ کتب تحریر فرمادیں تا کہ اہل اسلام گمراہی و بدعقیدگی سے بچیں:

(۱) راحت حسین مذکور کا کہنا کہ "النبیین" پر الف لام عہد خارجی کا ہے استغراق کا نہیں، یہ قول صحیح اور موافق مذہب منصور اہل سنت و جماعت کے ہے یا موافق فرقہ ضالہ زیدیہ کے؟

(۲) نفی استغراق سے آیۂ کریمہ کا کیا مفہوم ہوگا؟

(۳) برتقدیر صحت نفی استغراق اس آیہ سے اہل سنت کا عقیدہ کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کُل انبیاء کے خاتم ہیں، ثابت ہوتا ہے کہ نہیں اور اہل سنت اس آیہ کو مثبتِ خاتمیت کاملہ سمجھتے ہیں یا نہیں؟

(۴) اگر آیت مثبتِ کلیت نہیں ہوگی تو پھر کس آیت سے کلیت ثابت ہوگی اور جب دوسری آیت مثبت کلیت نہیں تو اہل سنت کے اس عقیدے کا ثبوت دلیل قطعی سے ہرگز نہ ہوگا۔

(۵) جس کا عقیدہ ہو کہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کُل انبیاء کے خاتم نہیں ہیں، اس کے پیچھے اہلسنت کو نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۶) اس باطل عقیدے کے لوگوں کی تعظیم و توقیر کرنی اور ان کو سلام کرنا جائز ہوگا یا ممنوع؟

(۷) کیا سُنّی حنفی کو جائز ہے کہ جو شخص حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کُل انبیاء کا خاتم نہ سمجھے اس سے دینی علوم پڑھیں یا اپنی اولاد کو علم دین پڑھنے کے واسطے ان کے پاس بھیجیں، فقط المستفتی محمد عبداللہ۔

دلائل خارجیہ[ـــ]

دلیل اوّل : توضیح صفحہ ۱۰۰ میں ہے:

الاصل ای الراجح هو العهد الخارجی لانه حقیقة التعیین و کمال التمییز .[۱]

اصل یعنی راجح عہد خارجی ہی ہے اس لئے کہ عہد خارجی حقیقتِ تعیین اور کمال تمیز ہے۔

دلیل دوم : نورالانوار صفحہ ۸۱ میں ہے:

یسقط اعتبار الجمعیة اذا دخلت علی الجمع .[۲]

جب لام تعریف جمع پر داخل ہو تو اعتبارِ جمعیت ساقط ہو جاتا ہے۔

پس نبیین کہ صیغۂ جمع ہے، جب اس پر الف لام تعریف داخل ہوا تو نبیین سے معنی جمعیت ساقط ہو گیا اور جب معنی جمعیت ساقط ہو گیا تو الف لام استغراق کا ماننا صحیح نہیں ہو سکتا۔

دلیل سوم : یہ امر مسلم ہے کہ مضاف مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے، پس جب فردِ واحد اس کل کے طرف مضاف ہو جس میں وہ داخل ہے، تو وہ کل من حیث ہو کل ہونے کے، کل باقی نہ رہے گا، بلکہ کلیت اس کی ٹوٹ جائے گی، اور جب کلیت اس کی باقی نہ رہی تو بعضیت ثابت ہوگئی اور یہی معنیٰ ہے عہد کا، اور اگر اس فرد مضاف کو ہم اس کل کے شمول میں رکھیں تو تقدم الشئ علیٰ نفسہ لازم آتا ہے اور یہ باطل ہے کیونکہ وجودِ مضاف الیہ مقدم ہوتا ہے وجودِ مضاف پر، پس ان دلائل سے ثابت ہوا کہ النبیین میں الف لام عہد خارجی کا ماننا چاہئے۔

الجواب :

حضور پُر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہ وعلیہم اجمعین کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع

ـــ چونکہ خاتم النبیین میں الف لام عہد خارجی کے قائلین کے دلائل اخذ جیسے لکھے گئے ہیں ۱۲

۱ التوضیح والتلویح قولہ ومنہا الجمع المعرف باللام نوران کتب خانہ پشاور ۱ / ۱۳۶

۲ نورالانوار بحث التعریف باللام ۰ الا سافۃ ملتبہ میں دہلی صفحہ ۸۱

انبیاء ومرسلین بلاتاویل وبلاتخصیص ہوناضروریاتِ دین سے ہے جواس کا منکر ہویااس میں ادنیٰ شک وشبہہ کوبھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے، آیۂ کریمہ

ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین [1]

لیکن آپ اللہ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں۔

وحدیث متواتر "**لانبی بعدی**" [2] (میرے بعد کوئی نبی نہیں) سے تمام امت مرحومہ نے سلفاً وخلفاً یہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلاتخصیص تمام انبیاء میں آخر نبی ہوئے، حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیامِ قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔

فتاویٰ یتیمۃ الدہر والاشباہ والنظائر وفتاویٰ عالمگیریہ وغیرہا میں ہے:

اذا لم یعرف الرجل ان محمدا صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم اٰخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات . [3]

جوشخص یہ نہ جانے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیاء میں سب سے پچھلے نبی ہیں وہ مسلمان نہیں کہ حضور کا آخرالانبیاء ہوناضروریاتِ دین سے ہے۔

شفاءشریف امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہے:

کذلک (یکفر) من ادعی نبوۃ احد مع نبینا صلی اللّٰہ علیہ وسلم اوبعدہ (الٰی قولہ) فھؤلاء کلھم کفار مکذبون للنبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم لانہ ﷺ اخبر انہ خاتم النبیین ولانبی بعدہ واخبر عن اللّٰہ تعالیٰ انہ خاتم النبیین وانہ ارسل کافۃ للناس واجمعت الامۃ علی حمل ان ھذا الکلام علی ظاھرہ وان مفھومہ المراد بہ دون تاویل ولا تخصیص فلاشک فی کفر ھؤلاء الطوائف کلھاقطعا اجماعا وسمعا [4]

---

[1] القرآن الکریم ۳۳ / ۴۰

[2] صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب ماذکرعن بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ /۴۹۱

[3] الاشباہ والنظائر باب الردۃ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱ / ۲۹۶

[4] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰے فصل فی تحقیق القول فی اکفار المتأولین شرکت صحافیۃ فی البلد العثمانیۃ ترکی ۲/۲۷۰،۷۱

یعنی جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد کسی کی نبوت کا ادعا کرے کافر ہے (اس قول تک) یہ سب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ وہ خاتم النبیین ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور ان کی رسالت تمام لوگوں کو عام ہے اور امت نے اجماع کیا ہے کہ یہ آیات واحادیث اپنے ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے وہی خدا اور سول کی مراد ہے نہ ان میں کوئی تاویل ہے نہ کچھ تخصیص تو جو لوگ اس کا خلاف کریں وہ بحکمِ اجماعِ امت وبحکمِ قرآن وحدیث سب یقیناً کافر ہیں۔

امام حجۃ الاسلام امام غزالی قدس سرہ العالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں:

ان الامۃ فھمت من ھذا اللفظ انہ افھم عدم نبی بعدہ ابدا وعدم رسول بعدہ ابدا وانہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص وامن اولہ بتخصیص فکلامہ من انواع الھذیان لایمنع الحکم بتکفیرہ لانہ مکذب لھذا النص الذی اجمعت الامۃ علی انہ غیر مؤول ولا مخصوص. [1]

یعنی تمام اُمتِ مرحومہ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے وہ بتاتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلاً کوئی تاویل یا تخصیص نہیں تو جو شخص لفظ خاتم النبیین میں النبیین کو اپنے عموم واستغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنون کی بَک یا سرسامی کی بہک ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔

---

[1] الاقتصاد فی الاعتقاد امام غزالی المکتبۃ الادبیۃ مصر صفحہ ۱۱۴

عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی شرح الفرائد میں فرماتے ہیں:

تجویز نبی مع نبینا صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم اوبعدہ یستلزم تکذیب القران اذ قد نص علٰی انه خاتم النبیین واٰخر المرسلین وفی السنة انا العاقب لانبی بعدی واجمعت الامة علٰی ابقاء ھذا الکلام علی ظاھرہ وھذہ احدی المسائل المشھورة التی کفرنا بھا الفلاسفة لعنھم اللّٰہ تعالٰی۔[1]

ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ یا بعد کسی کو نبوت ملنی جائز ماننا تکذیب قرآن کو مستلزم ہے کہ قرآن عظیم تصریح فرماچکا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین و آخر المرسلین ہیں، اور حدیث میں فرمایا: میں پچھلا نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور تمام امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے یعنی عموم واستغراق بلا تاویل وتخصیص، اور یہ ان مشہور مسئلوں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے کافر کہا فلاسفہ کو، اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔

امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی کتاب المعتمد فی المعتقد میں فرماتے ہیں:

بحمداللہ تعالیٰ این مسئلہ درمیان اسلامیان روشن تر ازاں ست کہ آن را بکشف وبیان حاجت افتد، خدائے تعالیٰ خبر داد کہ بعد از وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی دیگر نباشد ومنکر ایں مسئلہ کسے تواند بود کہ اصلاً در نبوت او صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معتقد نباشد کہ اگر برسالت او معترف بودے وے را در ہرچہ ازاں خبر داد صادق دانستے وبہماں حجتہا کہ از طریق تواتر رسالت او بیش ما درست شدہ ایں نیز درست شد کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باز پسیں پیغمبران ست در زمان او وتا قیامت بعد از وے ہیچ نبی نباشد وہر کہ دریں بہ شک ست دراں نیز بہ شک ست ونہ آن کس کہ گوید کہ بعد او وے نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود وآں کس نیز کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافرست اینست شرط درستی ایمان بخاتم انبیاء محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔[2]

۱ المعتقد المنتقد بحوالہ المطالب الوفیہ شرح الفرائد السنیہ — تجویز نبی بعدہ کفر — مکتبۃ الحقیقیۃ استنبول ترکی — صفحہ ۱۱۵

۲ المعتقد فی المعتقد

بحمداللہ تعالیٰ یہ مسئلہ اہلِ اسلام کے ہاں اتنا واضح اور آشکار ہے کہ اسے بیان کرنے کی ضرورت ہی نہیں، اللہ تعالیٰ نے خود اطلاع فرمادی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اگر کوئی شخص اس کا منکر ہے تو وہ تو اصلاً آپ کی نبوت کا معتقد نہیں کیونکہ اگر آپ کی رسالت کو تسلیم کرتا تو جو کچھ آپ نے بتایا ہے اس کو حق جانتا جس طرح آپ کی رسالت ونبوت تواتر سے ثابت ہے اسی طرح یہ بھی تواتر سے ثابت ہے کہ حضور تمام انبیاء کے آخر میں تشریف لائے ہیں اور اب تا قیامت آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جس کو اس بارے میں شک ہے اسے پہلی بات کے بارے میں شک ہوگا، صرف وہی شخص کافر نہیں جو یہ کہے کہ آپ کے بعد نبی تھا یا ہے یا ہوگا بلکہ وہ بھی کافر ہے جو آپ کے بعد کسی نبی کی آمد کو ممکن تصور کرے، خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان درست ہونے کی شرط ہی یہ ہے۔

بالجملہ آیۂ کریمہ **ولٰکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین**[1] مثل حدیث متواتر **لانبی بعدی**[2] قطعاً عام اور اس میں مراد استغراقِ تام اور اس میں کسی قسم کی تاویل وتخصیص نہ ہونے پر اجماعِ امت خیر الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام، یہ ضروریاتِ دین سے ہے اور ضروریاتِ دین میں کوئی تاویل یا اس کے عموم میں کچھ قیل وقال اصلاً مسموع نہیں، جیسے آج کل دجّال قادیانی بک رہا ہے کہ "**خاتم النبیین**" سے ختم نبوت شریعت جدیدہ مراد ہے اگر حضور کے بعد کوئی نبی اسی شریعتِ مطہرہ کا مروج وتابع ہوکر آئے کچھ حرج نہیں" اور وہ خبیث اس سے اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے، یا ایک اور دجال نے کہا تھا کہ "تقدم[ف۱] تاخر زمانی میں کچھ فضیلت نہیں خاتم بمعنی آخر لینا خیالِ جہال ہے بلکہ خاتم النبیین بمعنی نبی بالذات ہے" اور اسی مضمون ملعون کو دجّال اول نے یوں[ف۲] ادا کیا کہ "خاتم النبیین بمعنی افضل النبیین ہے"

ف ۱ تحذیر الناس نانوتی ۱۲ — ف ۲ مواہب الرحمٰن قادیانی ۱۲

۱ القرآن الکریم ۳۳ / ۴۰

۲ صحیح البخاری — کتاب الانبیاء — باب ماذکر عن بنی اسرائیل — قدیمی کتب خانہ کراچی — ۴۹۱/۱

ایک اور مرتد نے لکھا ''خاتم النبیین [1] ہونا حضرت رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بہ نسبت اس سلسلہ محدودہ کے ہے نہ بہ نسبت جمیع سلاسل عوالم کے، پس اور مخلوقات کا اور زمینوں میں نبی ہونا ہرگز منافی خاتم النبیین کے نہیں جموع محلے باللام امثال اس مقام پر مخصوص ہوتی ہیں'' چند اور خبیثوں نے لکھا کہ ''الف لام [2] خاتم النبیین میں جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو اور برتقدیر تسلیم استغراق جائز ہے کہ استغراق عرفی کے لئے ہو اور برتقدیر حقیقی جائز ہے کہ مخصوص البعض ہو اور بھی عام کے قطعی ہونے میں بڑا اختلاف ہے کہ اکثر علماء ظنی ہونے کے قائل ہیں'' ان شیاطین سے بڑھ کر، اور بعض ابلیسیوں نے لکھا کہ ''اہل اسلام [3] کے بعض فرقے ختم نبوت کے ہی قائل نہیں اور بعض قائل ختم نبوت تشریعی کے ہیں نہ مطلق نبوت کے''۔

الی غیر ذلک من الکفریات الملعونة والارتدادات المشحونة بنجاسات ابلیس وقاذورات التدلیس لعن اللہ قائلها وقاتل اللہ قابلیها .

دیگر کفریات ملعونہ اور ارتدادات جو ابلیس کی نجاستوں اور جھوٹ کی پلیدیوں کو متضمن ہے اللہ تعالیٰ کی اس کے قائل پر لعنت ہو اور اسے قبول کرنے والے کو اللہ تعالیٰ برباد فرمائے۔

یہ سب تاویل رکیک ہیں یا عموم واستغراق ''النبیین'' میں تشویش وتشکیک سب کفر صریح وارتداد قبیح اللہ ورسول نے مطلقاً نفی نبوت تازہ فرمائی، شریعت جدیدہ وغیرہا کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحۃً خاتم بمعنی آخر بتایا، متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اب تک تمام امت مرحومہ نے اسی معنی ظاہر ومتبادر وعموم واستغراق حقیقی تام پر اجماع کیا اور اسی بنا پر سلفاً وخلفاً ائمہ مذاہب نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر کہا، کتب احادیث وتفسیر وعقائد وفقہ ان کے بیانوں سے گونج رہی ہیں، فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اپنی کتاب **"جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوة"** میں اس مطلب ایمانی پر صحاح وسنن ومسانید ومعاجیم وجوامع سے ایک سو بیس حدیثیں

ف ۱ مناظرہ احمدیہ ۱۲ ف ۲ ناصر المومنین سہوانی ۱۲ ف ۳ تحریر ایمی زندیق پشاوری ۱۲

اور تکفیر منکر کہ ارشادات ائمہ وعلمائے قدیم وحدیث وکتب عقائد واصول فقہ وحدیث سے تیس نصوص ذکر کئے وللہ الحمد۔ تو یہاں عموم واستغراق کا انکار خواہ کسی تاویل وتبدیل کا اظہار نہیں کرسکتا مگر کھلا کافر، خدا کا دشمن قرآن کا منکر، مردود وملعون، خائب وخاسر، والعیاذ باللہ العزیز القادر، ایسی تشکیکیں تو وہ اشقیاء، رب العالمین میں بھی کرسکتے ہیں کہ جائز ہے لام عہد کے لئے ہو یا استغراق عرفی کے لئے یا عام مخصوص منہ البعض یا عالمین سے مراد عالمین زمانہ **کقولہ تعالیٰ وانی فضلتکم علی العالمین** [1] (جیسے کہ باری تعالیٰ کا فرمان ہے: اور میں نے تم کو جہاں والوں پر فضیلت دی۔) اور سب کچھ سہی پھر عام قطعی تو نہیں خدا کا پروردگار جمیع عالم ہونا یقینی کہاں مگر الحمد للہ مسلمان نہ ان ملعون ناپاک وساوس کو رب العالمین میں سنیں نہ ان خبیث گندے وساوس کو خاتم النبیین میں،

الا لعنة اللہ علی الظالمین [2] **ان الذین یؤذون اللہ ورسوله لعنهم اللہ فی الدنیا والاٰخرة واعدلهم عذابا مهینا.** [3]

ارے ظالموں پر خدا کی لعنت، بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

یہ طائفہ خائفہ خارجیہ جن سے سوال ہے اگر معلوم ہو کہ حضور پرنور خاتم الانبیاء ومرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین کے خاتم ہونے کو صرف بعض انبیاء سے مخصوص کرتا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روز بعثت سے جب یا اب یا کبھی کسی زمانے میں کوئی نبوت، اگرچہ ایک ہی، اگرچہ غیر تشریعی اگرچہ کسی اور طبقۂ زمین، یا کنج آسمان میں اگرچہ کسی اور نوع غیر انسانی میں واقع ماننا، یا باوصف اعتقاد عدم وقوع محض بطور احتمال شرعی وامکان وقوعی جائز جانتا، یہ بھی سہی مگر جائز ومحتمل ماننے والوں کو مسلمان کہتا یا طوائف ملعونہ مذکورہ، خواہ ان کے کبراء یا نظراء کی تکفیر سے باز رہتا ہے، تو ان سب

۱ القرآن الکریم ۲ / ۴۸ ۲ القرآن الکریم ۱۱ / ۱۸

۳ القرآن الکریم ۳۳ / ۵۷

صورتوں میں یہ طائفہ خائفہ خود بھی قطعاً یقیناً اجماعاً ضرورۃً مثل طوائف مذکورہ قادیانیہ وقاسمیہ وامیریہ ونذیریہ وامثالہم لعنہم اللہ تعالٰی کافر و مرتد ملعون ابد ہے، قاتلھم اللہ انی یؤفکون[1] (اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں) کہ ضروریاتِ دین کا جس طرح انکار کفر ہے یونہی ان میں شک وشبہہ اور احتمال خلاف، ماننا بھی کفر ہے یونہی ان کے منکر یا ان میں شاک کو مسلمان کہنا یا اسے کافر نہ جاننا بھی کفر ہے۔ بحر الکلام امام نسفی وغیرہ میں ہے:

من قال بعد نبینا نبی یکفر لانه انکر النص و کذٰلک لوشک فیه.[2]

جو شخص یہ کہے کہ ہمارے نبی کے بعد نبی آسکتا ہے وہ کافر ہے کیونکہ اس نے نص قطعی کا انکار کیا، اسی طرح وہ شخص جس نے اس کے بارے میں شک کیا۔

درمختار و بزازیہ ومجمع الانہر وغیرہا کتب کثیرہ میں ہے:

من شک فی کفرہ و عذابه فقد کفر.[3]

جس نے اس کے کفر وعذاب میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔

ان لعنتی اقوال، نجس تر از ابوال، کے ردّ میں اواخر صدی گزشتہ میں بکثرت رسائل ومسائل علمائے عرب وعجم طبع ہو چکے اور وہ ناپاک فتنے غار مذلت میں گر کر قعرِ جہنم کو پہنچے والحمدللہ رب العالمین۔ اس طائفہ جدیدہ کو اگر طوائف طریدہ کی حمایت سُوجھے گی تو اللہ واحد قہار کا لشکرِ جرار، اسے بھی اس کی سزائے کردار پہنچانے کو موجود ہے۔

قال تعالٰی الم نھلک الاولین ۔ ثم نتبعھم الأخرین ۔ کذٰلک نفعل بالمجرمین ۝ ویل یومئذ للمکذبین ۝[4]

اللہ تعالٰی نے فرمایا: کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہ فرمایا، پھر پچھلوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے

---

۱ القرآن الکریم ۹ / ۳۰
۲ بحر الکلام
۳ مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر فصل فی احکام الجزیہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱ / ۶۷۷
۴ القرآن الکریم ۷۷ / ۱۶تا۱۹

مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں، اس دن کو جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔

اور اگر اس طائفۂ جدیدہ کی نسبت وہ تجویز واحتمال نبوت یا عدمِ تکفیر منکرانِ ختم نبوت، معلوم نہ بھی ہو، نہ اس کا خلاف ثابت ہو تو اس کا آیۂ کریمہ میں افادۂ استغراق سے انکار اور ارادۂ بعض پر اصرار کیا اسے حکم کفر سے بچالے گا کہ وہ صراحۃً آیۂ کریمہ کا اس تفسیر قطعی یقینی اجماعی ایمانی کا منکر و مبطل ہے جو خود حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی اور جس پر تمام اُمتِ مرحومہ نے اجماع کیا اور بنقل متواتر ضروریاتِ دین سے ہو کر ہم تک آئی، مثلاً کوئی شخص کہے کہ شراب کی حرمت قرآن عظیم سے ثابت نہیں ائمۂ دین فرماتے ہیں وہ کافر ہو گیا اگر چہ اس کے کلام میں حرمتِ خمر کا انکار نہ تھا، نہ تحریم خمر کا ثبوت صرف قرآن عظیم پر موقوف کہ اس کی تحریم میں احادیث متواترہ بھی موجود، اور کچھ نہ ہو تو خود اس کی حرمت ضروریاتِ دین سے ہے اور ضروریاتِ دین خصوص نصوص کے محتاج نہیں رہتے۔ امام اجل ابوزکریا نووی کتاب الروضہ پھر امام ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام میں فرماتے ہیں:

اذا جحد مجمعا علیه یعلم من دین الاسلام ضرورۃ سواء کان فیه نص اولا فان جحدہ یکون کفرا اھ ملتقطا.[1]

جب کسی نے ایسی بات کا انکار کیا جس کا ضروریاتِ دین اسلام میں سے ہونا متفق علیہ معلوم ہے خواہ اس میں نص ہو یا نہ ہو تو اس کا انکار کفر ہے۔ اھ ملتقطا

بعینہٖ یہی حالت یہاں بھی ہے کہ اگر چہ بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ہمیشہ کے لئے دروازۂ نبوت بند ہو جانا اور اس وقت سے ہمیشہ تک، کبھی کسی وقت کسی جگہ، کسی صنف میں کسی طرح کی نبوت نہ ہوسکنا کچھ اس آیۂ کریمہ ہی پر موقوف نہیں بلکہ اس کے ثبوت میں قاہر و باہر، متوافر و متظافر، متکاثر و متواتر حدیثیں موجود اور کچھ نہ ہو تو بحمداللہ تعالٰی مسئلہ خود ضروریاتِ دین سے ہے مگر آیت کے معنی متواتر، مجمع علیہ قطعی ضروری کا انکار، اس پر کفر ثابت کرے گا اگر چہ اس کے کلام میں صراحۃً نفسِ

---

۱ الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبۃ الحقیقیہ استنبول ترکی صفحہ ۳۵۲

مسئلہ کا انکار نہیں، منح الروض الازہر شرح فقہ اکبر سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے:

لوقال حرمة الخمر لاتثبت بالقران کفر ای لانه عارض نص القران وانکر تفسیر اهل الفرقان .[1]

اگر کسی نے کہا شراب کی حرمت قرآن سے ثابت نہیں تو وہ کافر ہے کیونکہ اس نے نص قرآنی کے ساتھ معارضہ کیا اور اہل فرقان کی تفسیر کا انکار کیا۔

فتاوی تتمہ میں ہے:

من انکر حرمة الخمر فی القران کفر .[2]

جس نے قرآن کے حوالے سے حرمت شراب کا انکار کیا وہ کافر ہو گیا۔

اعلام امام مکی میں ہمارے علماء سے کلمات کفر بالاتفاق میں نقل کیا:

اوقال لم تثبت حرمة الخمر فی القران .[3]

یا اس نے کہا قرآن میں حرمتِ شراب کا ثبوت نہیں ہے۔

پھر خود فرمایا:

کفر زاعم انه لانص فی القران علی تحریم الخمر ظاهر ، لانه مستلزم لتکذیب القران الناص فی غیر ما اٰیة علی تحریم الخمر فان قلت غایة مافیه انه کذب وهو لایقتضی الکفر قلت ممنوع لانه کذب یستلزم انکار النص المجمع علیه المعلوم من الدین بالضرورة .[4]

جس نے کہا تحریم شراب پر قرآن میں کوئی نص نہیں اس کا کافر ہونا نہایت ہی واضح ہے کیونکہ اس کا یہ قول قرآن کی تکذیب کررہا ہے قرآن نے متعدد جگہ پر شراب کے حرام ہونے

[1] منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر ملا علی قاری — فصل فی الکفر صریحا و کنایۃ — مصطفی البابی مصر — صفحہ ۱۹۰
[2] منح الروض الازہر بحوالہ فتاوی تتمہ — ؍؍ — فصل فی الکفر صریحا و کنایۃ — مصطفی البابی مصر — صفحہ ۱۹۰
[3] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ — مکتبۃ الحقیقیۃ استنبول ترکی — صفحہ ۳۷۱
[4] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ — مکتبۃ الحقیقیۃ استنبول ترکی — صفحہ ۳۷۲

پر تصریح کی ہے، اگر یہ کہا جائے کہ یہ تو صرف اتنا تقاضا کرتا ہے کہ یہ جھوٹ ہو کفر کا تقاضا نہیں کرتا، میں کہوں گا یہ بات درست نہیں کیونکہ اس کا یہ قول اس نص قرآنی کے انکار کو مستلزم ہے جس سے ایسا حکم ثابت ہو رہا ہے جو متفق طور پر ضروریات دین میں سے ہے۔

تو اگر چہ یہ طائفہ آیۂ کریمہ میں استغراق کے انکار سے ختم تام نبوت، پر دلائل قطعیہ سے مسلمانوں کا ہاتھ خالی نہیں کرسکتا، مگر اپنا ہاتھ ایمان سے خالی کر گیا، ہاں اگر ارباب طائفہ صراحۃً ایمان لائیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں، خواہ حضور کے بعد، کبھی کسی جگہ، کسی طرح کی کوئی نبوت، کسی کو نہیں مل سکتی، حضور کے خاتم النبیین وآخر الانبیاء والمرسلین ہونے میں اصلاً کوئی تخصیص تاویل تقیید تحویل نہیں اور ان تمام مطالب کو نصوص قطعیہ واجماع یقینی وضروریاتِ دین، سے ثابت یقیناً مانیں اور ان تمام طوائف ملعونہ مذکورہ اور ان کے اکابر کو صاف صاف کافر مرتد کہیں، صرف بزعم خود اپنی نحوی و منطقی جہالتوں بطالتوں، کج فہمیوں کے باعث آیۂ کریمہ میں لام عہد لیں اور استغراق نا مستقیم سمجھیں تو اگر چہ بوجہ انکار تفسیر متواتر اجماعی قطعی اسلوب فقہی، اس پر اب بھی لزوم کفر مانے مگر ازانجا کہ اس نے اعتقاد صحیح کی تصریح اور کبرائے منکرین کی تکفیر صریح کردی اس کی تکفیر سے زبان روکنا ہی مسلک تحقیق واحتیاط ہوگا، امام مکی بعد عبارت مذکورہ فرماتے ہیں:

ومن ثم یتجه انه لوقال الخمر حرام ولیس فی القران نص علی تحریمه لم یکفر لانه الاٰن محض کذب وهو لا کفر به .[1]

اسی وجہ سے یہ توجیہ کی جاتی ہے کہ اگر کوئی کہتا ہے کہ شراب تو حرام ہے لیکن قرآن میں اس کی تحریم پر نص نہیں تو وہ کافر نہ ہوگا اس لئے کہ اب وہ محض جھوٹ بول رہا ہے اور اس سے وہ کافر نہ ہوگا۔

اقول وباللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے) اس تقدیر اخیر پر بھی اس قدر میں شک نہیں کہ یہ طائفہ خائفہ یارو معین، مرتدین وکافرین وبازیچہ کنندۂ کلام رب العالمین

[1] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ — مکتبۃ الحقیقیۃ استنبول ترکی — صفحہ ۳۷۲

ومکذب تفسیر حضور سید المرسلین ومخالف اجماع جمیع مسلمین وسخت بدعقل وگمراہ وبددین ہے۔

اوّل تو ظاہر ہی ہے کہ نفی استغراق وتجویز عہد میں یہ ان کفار کا ہمزبان ہوا بلکہ ان خبیثوں نے تو بطور احتمال ہی کہا تھا "جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو" اور اس نے بزعمِ خود عہد کے لئے ہونا واجب مانا اور استغراق کو باطل ومردود جانا۔

دوم اس لئے کہ قرآن عظیم میں حضرات انبیاء کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کا ذکر پاک بہت وجوہ مختلفہ سے وارد:

(۱) فرداً فرداً خواہ بتصریح اسماء یہ صرف چھبیس کے لئے ہے: آدم، ادریس، نوح، ہود، صالح ابراہیم، اسحاق، اسماعیل، لوط، یعقوب، یوسف، ایوب، شعیب، موسیٰ، ہارون، الیاس، الیسع، ذوالکفل، داؤد سلیمان، عزیر، یونس، زکریا، یحییٰ عیسیٰ، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم یا بر سبیل ابہام مثل **قال لھم نبیھم**[1] (شمویل) ان کو ان کے نبی (شمویل) نے کہا **واذ قال لفتٰہ**[2] (یوشع) **فوجدا عبدا من عبادنا** (خضر علیھم الصلوٰۃ والسلام) اور جس وقت انہوں نے نوجوان (یوشع) سے کہا" تو پایا حضرت موسیٰ اور یوشع نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ حضرت خضر علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

(۲) یا بر سبیل عموم واستغراق اور یہی اوفر واکثر ہے، مثل قولہ تعالیٰ:

قولوا اٰمنّا باللّٰہ ومآانزل الینا (الٰی قولہ تعالیٰ) وما اوتی النبیون من ربھم لانفرق بین احدمنھم[3]، **وقال اللّٰہ تعالیٰ ولکن البر من اٰمن باللّٰہ والیوم الاٰخر والملٰئکۃ والکتٰب والنبیین**[4]، **وقال تعالیٰ تلک الرسل فضلنا بعضھم علٰی بعض**[5]، **وقال تعالیٰ کل اٰمن باللّٰہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ**[6]، **وقال تعالیٰ لانفرق بین احد من رسلہ**[7]

---

۱ القرآن الکریم ۲ / ۲۴۸ — ۲ القرآن الکریم ۱۸ / ۶۰ تا ۶۵ — ۳ القرآن الکریم ۲ / ۱۳۶
۴ القرآن الکریم ۲ / ۱۷۷ — ۵ القرآن الکریم ۲ / ۲۵۳ — ۶ القرآن الکریم ۲ / ۲۸۵
۷ القرآن الکریم ۲ / ۲۸۵

وقال تعالٰی وما اوتی موسٰی وعیسٰی والنبیون من ربھم لانفرق بین احد منھم[1] **وقال تعالٰی اولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین والصدیقین**[2]، **وقال تعالٰی والذین اٰمنوا باللّٰہ ورسلہ ولم یفرقوا بین احدمنھم اولٰئک سوف یؤتیھم اجورھم**[3] **وقال تعالٰی فاٰمنوا باللّٰہ ورسولہ**[4]، **وقال تعالٰی لئن اقمتم الصلٰوۃ واٰتیتم الزکٰوۃ واٰمنتم برسلی وعزرتموھم**[5]، **وقال تعالٰی یوم یجمع اللّٰہ الرسل فیقولٌ ماذا اجبتم**[6] **وقال تعالٰی ومانرسل المرسلین الامبشرین ومنذرین**[7]، **وقال تعالٰی فلنسئلن الذین ارسل الیھم ولنسئلن المرسلین**[8]، **وقال تعالٰی عن المؤمنین ،لقد جاء ت رسل ربنا بالحق**[9]، **وقال تعالٰی عن الکافرین قد جاء ت رسل ربنا بالحق فھل لنا من شفعاء**[10] **وقال تعالٰی ثم ننجی رسلنا والذین اٰمنوا**[11]، **وقال تعالٰی واتخذوا اٰیٰتی ورسلی ھزوا**[12] **وقال تعالٰی اولٰئک الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین**[13]، **وقال تعالٰی انی لایخاف لدی المرسلون**[14]، **وقال تعالٰی واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح**[15]، **وقال تعالٰی ھذا ماوعد الرحمٰن وصدق المرسلون**[16]، **وقال تعالٰی ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین**[17]، **وقال تعالٰی وسلٰم علی المرسلین**[18]، **وقال تعالٰی وجایٔ بالنبیین والشھداء**[19] **وقال تعالٰی انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا**[20]، **وقال تعالٰی الذین اٰمنوا باللّٰہ ورسلہ اولٰئک ھم الصدیقون**[21]، **وقال تعالٰی اعدّت للذین اٰمنوا باللّٰہ ورسلہ**[22] **وقال تعالیٰ لقد ارسلنا رسلنا بالبینٰت**[23]، **وقال تعالیٰ کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی**[24]، **وقال تعالیٰ واذا الرسل**

---

۱ القرآن الکریم ۳ / ۸۴ — ۲ القرآن الکریم ۴ / ۶۹ — ۳ القرآن الکریم ۴ / ۱۵۲
۴ القرآن الکریم ۶۴ / ۸ — ۵ القرآن الکریم ۵ / ۱۲ — ۶ القرآن الکریم ۵ / ۱۰۹
۷ القرآن الکریم ۶ / ۴۸ — ۸ القرآن الکریم ۷ / ۷ — ۹ القرآن الکریم ۷ / ۴۳
۱۰ القرآن الکریم ۷ / ۵۳ — ۱۱ القرآن الکریم ۱۰ / ۱۰۳ — ۱۲ القرآن الکریم ۱۸ / ۱۰۶
۱۳ القرآن الکریم ۱۹ / ۵۸ — ۱۴ القرآن الکریم ۲۷ / ۱۰ — ۱۵ القرآن الکریم ۳۳ / ۸
۱۶ القرآن الکریم ۳۶ / ۵۲ — ۱۷ القرآن الکریم ۳۷ / ۱۷۱ — ۱۸ القرآن الکریم ۳۷ / ۱۸۱
۱۹ القرآن الکریم ۳۹ / ۶۹ — ۲۰ القرآن الکریم ۴۰ / ۵۱ — ۲۱ القرآن الکریم ۵۷ / ۱۹
۲۲ القرآن الکریم ۵۷ / ۲۱ — ۲۳ القرآن الکریم ۵۷ / ۲۵ — ۲۴ القرآن الکریم ۵۸ / ۲۱

اقتت لای یوم اجلت[1] الی غیر ذلک من آیات کثیرۃ .

یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا (الی قولہ تعالیٰ) اور جو عطا کئے گئے باقی انبیاء اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں اصل نیکی یہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو کچھ ملا موسیٰ اور عیسیٰ اور انبیاء کو ان کے رب سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا انہیں عنقریب اللہ ان کے ثواب دے گا ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہارے ساتھ ہوں ضرور اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس دن اللہ جمع فرمائے گا رسولوں کو پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ہم نہیں بھیجتے رسولوں کو مگر خوشی اور ڈر سناتے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے اور بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے اور اللہ تعالیٰ نے مومنین سے فرمایا: بے شک ہمارے رب کے رسول حق لائے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے کفار سے فرمایا: بے شک ہمارے رب کے رسول حق لائے تھے تو ہیں کوئی ہمارے سفارشی جو ہماری شفاعت کریں ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں

[1] القرآن الکریم ۷۷ / ۱۲-۱۱

گے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کی ہنسی بنائی ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا غیب کی خبریں بتانے والوں میں سے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ہے وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ دیا تھا ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور بے شک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور سلام ہے پیغمبروں پر ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور لائے جائیں گے انبیاء اور یہ نبی اور اس کی امت کے ان پر گواہ ہونگے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک ضرور ہم اپنے رسولوں کی مدد کریں گے اور ایمان والوں کی ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں کامل سچے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تیار ہوئی ہے ان کے لئے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک ہم نے اپنے رسولوں کو دلیلوں کے ساتھ بھیجا ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ لکھ چکا کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جب رسولوں کا وقت آئے کس دن کے لئے ٹھہرائے گئے تھے ۔ اسی طرح دیگر کثیر آیات ہیں ۔

(۳) یا ملحوظ بوصف قبلیت یعنی انبیائے سابقین علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام مثل قولہ تعالیٰ:

وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیھم من اھل القریٰ[1]، وقال تعالیٰ وما ارسلنا من قبلک من المرسلین الا انھم لیاکلون الطعام[2] وقال تعالیٰ سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل و کان امر اللہ قدرا مقدورا ○ الذین یبلغون رسٰلٰت اللہ[3] وقال تعالیٰ ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک[4] وقال تعالیٰ مایقال لک الا ماقد

[1] القرآن الکریم ۱۲/۱۰۹ [2] القرآن الکریم ۲۵ / ۲۰
[3] القرآن الکریم ۳۳ / ۳۹-۳۸ [4] القرآن الکریم ۳۹/۶۵

قیل للرسل من قبلک [1] وقال تعالٰی کذٰلک یوحی الیک والی الذین من قبلک اللّٰہ العزیز الحکیم [2] وقال تعالٰی وسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا [3] وغیر ذٰلک.

اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے جنہیں ہم وحی کرتے اور سب شہر کے ساکن تھے۔ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب ایسے ہی تھے کھانا کھاتے۔ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: اللہ کا دستور چلا آرہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے اور اللہ کا کام مقرر تقدیر ہے وہ جو اللہ کے پیام پہنچاتے۔ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور بے شک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف۔ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: تم سے نہ فرمایا جائے گا مگر وہی جو تم سے اگلے رسولوں کو فرمایا گیا۔ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: یونہی وحی فرماتا ہے تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف اللہ عزت وحکمت والا۔ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور ان سے پوچھو جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے وغیر ذلک۔

(۴) یا بر سبیل معنی جنسی شامل فرد وجمع بے لحاظ خاص خصوص وشمول مثل قولہ تعالٰی:

من کان عدو اللّٰہ وملٰئکتہ ورسلہ [4] وقولہ تعالٰی ان الذین یکفرون باٰیٰت اللّٰہ ویقتلون النبیین بغیر حق ویقتلون الذین یامرون بالقسط من الناس فبشرھم بعذاب الیم [5] وقولہ تعالٰی ولایأمرکم ان تتخذوا الملٰئکۃ والنبیین اربابا [6] وقولہ تعالٰی ومن یکفر باللّٰہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر فقد ضل ضلٰلا بعیدا [7] وقولہ تعالٰی ان الذین یکفرون باللّٰہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللّٰہ ورسلہ [8] (الٰی قولہ تعالٰی) اولٰئک ھم الکٰفرون حقا [9] وغیرھا.

[1] القرآن الکریم ۴۳/۴۱ — [2] القرآن الکریم ۴۲ / ۳
[3] القرآن الکریم ۴۵/۴۳ — [4] القرآن الکریم ۹۸/۲
[5] القرآن الکریم ۳ /۲۱ — [6] القرآن الکریم ۸۰/۳
[7] القرآن الکریم ۴ /۱۳۶ — [8] القرآن الکریم ۴ /۱۵۰ — [9] القرآن الکریم ۴ / ۱۵۱

جو کوئی دشمن ہو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں کا۔ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں انہیں خوشخبری دو دردناک عذاب کی۔ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہرالو۔ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور جو نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو تو وہ ضرور دُور کی گمراہی میں پڑا۔ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کردیں۔ (الی قولہ تعالٰی) یہی ہیں ٹھیک ٹھیک کافر وغیرہا۔

(۵) یا خاص خاص جماعت خواہ اس کا خصوصی کسی وصف یا اضافت یا اور وجوہ بیان سے نفس کلام میں مذکور اور اس سے مستفاد ہو، مثل قولہ تعالٰی:

ولقد اٰتینا موسی الکتٰب وقفینا من بعدہ بالرسل [1] وقال تعالٰی فی بنی اسرائیل ولقد جاء تھم رسلنا بالبینٰت [2] وقال تعالٰی فی التوراۃ: یحکم بھاالنبیون الذین اسلموا للذین ھادوا [3]، وقال تعالٰی ماذکر نوحا ثم رسولا اٰخر: ثم ارسلنا رسلنا تترا [4] ثم قال: ثم ارسلنا موسٰی، وقال تعالٰی: انّا اوحینا الیک کما اوحینا الٰی نوح والنبیین من بعدہ [5] فالمراد من بین ھود وموسٰی علیھم الصلوٰۃ والسلام، وقال تعالٰی: فقل انذرتکم صٰعقۃ مثل صٰعقۃ عاد وثمود ○اذ جاء تھم الرسل من بین ایدیھم ومن خلفھم [6] وقال تعالٰی بعد ذکر نوح وابراھیم: ثم قفینا علٰی اٰثارھم برسلنا. [7]

اور بے شک ہم نے موسٰی کو کتاب عطا کی اور اس کے بعد پے درپے رسول بھیجے۔ اور اللہ

[1] القرآن الکریم ۲/۸۷ — [2] القرآن الکریم ۵ / ۴۴
[3] القرآن الکریم ۲۳/۴۴ — [4] القرآن الکریم ۲۳/ ۴۵
[5] القرآن الکریم ۴ / ۱۶۳ — [6] القرآن الکریم ۴۱ / ۱۳-۱۴
[7] القرآن الکریم ۵۷/ ۲۷

تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے بارے میں فرمایا: اور بے شک ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے۔ اوراللہ تعالیٰ نے توراۃ میں فرمایا: اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرمانبردار نبی۔ اوراللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام پھرایک اوررسول کے ذکر کے بعد فرمایا پھرہم نے اپنے رسول بھیجے ایک پیچھے دوسرا۔ پھرفرمایا: پھرہم نے موسیٰ کو بھیجا۔ اوراللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح اوراس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی ان سے ہود اور موسیٰ کے درمیان والے نبی علیہم الصلوٰۃ والسلام مراد ہیں اوراللہ تعالیٰ نے فرمایا: توتم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈراتاہوں ایک کڑک سے جیسی کڑک عاد وثمود پرآئی تھی۔ جب رسول ان کے آگے پیچھے پھرتے تھے۔ اوراللہ تعالیٰ نے نوح اورابراہیم کے ذکر کے بعد فرمایا: پھرہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پراپنے اوررسول بھیجے۔

یابوجہ عہد حضوری مثل قولہ تعالیٰ:

قال یقوم اتبعوا المرسلین. [۱]

بولا اے میری قوم بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو۔

یاذکری مثل قولہ تعالیٰ:

فی قوم نوح وھود وصالح ولوط وشعیب بعد ماذکرھم علیھم الصلوٰۃ والسلام ،تلک القریٰ نقص علیک من انبائھا ولقد جاءتھم رسلھم بالبینٰت . [۲]

نوح، ہود، صالح، لوط اورشعیب علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قوم کاذکرکرنے کے بعد: یہ بستیاں ہیں جن کے احوال ہم تمہیں سناتے ہیں اور بے شک ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے۔

یاعلمی مثل قولہ تعالیٰ:

۱؎ القرآن الکریم ۳۶/۲۰ ۲؎ القرآن الکریم ۷ / ۱۰۱

واضرب لھم مثلا اصحب القریۃ اذ جاء ھا المرسلون [۱] **وقال تعالیٰ سنکتب ماقالوا وقتلھم الانبیاء بغیر حق** [۲] **وغیر ذلک**

اوران سے نشانیاں بیان کرواس شہروالوں کی جب ان کے پاس فرستادے آئے۔ اب ہم لکھ رکھیں گے ان کا کہا اورانبیاء کوان کا ناحق شہید کرنا۔ وغیرذلک

اب **اوّلاً** اگرآیۂ کریمہ **ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین** [۳] (اورہاں اللہ کے رسول ہیں اورسب نبیوں میں پچھلے) میں لام عہد خارجی کے لئے ہوجیسا کہ یہ طائفہ خارجیہ گمان کرتاہے اوروہ یہاں نہیں مگر ذکری، اورذکرکودیکھ کر کہ اتنے وجوہ مختلفہ پرہے اوران میں صرف ایک وجہ وہ ہے جوبداہۃً کلام کریم میں مراد ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی، یعنی وجہ سوم کہ جب انبیاء موصوف بوصف قبلیت ومقید بقید سبقت سبقت لے گئے یعنی وہ انبیاء جوحضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے ہیں تواب حضورکوان کاخاتم ان کا آخران سے زمانے میں متأخرکہنا محض لغووفضول وکلام مہمل ومعطل ومغسول ہوگا جس کاحاصل حمل اولی بدیہی مثل **زَیْدٌ زَیْدٌ** سے زائد نہ ہوگا کہ جب ان کوحضور سے اگلا کہہ دیا حضورکاان سے پچھلا ہونا آپ ہی معلوم ہوا اسے بالخصوص مقصود بالافادہ رکھنا قرآن عظیم توقرآن عظیم اصلاً کسی عاقل انسان کے کلام کے لائق نہیں، نہ کہ وہ بھی مقام مدح میں کہ۔

چشمانِ تو زیر ابروانند
دندانِ تو جملہ در دہانند

(تمہاری آنکھیں زیرابروہیں اورتمام دانت منہ کے اندر ہیں)

سے بھی بدترحالت میں ہے کہ شعرنے کسی افادہ کی عبث تکرارنہ کی اوربات جوکہی وہ بھی واقعی تعریف کی تھی، **احسن تقویم** [۴] (اچھی صورت) سے بعض اوضاع کابیان ہے اسے مقام مدح میں

۱؎ القرآن الکریم ۳۶ / ۱۳ ۲؎ القرآن الکریم ۳/ ۱۸۱
۳؎ القرآن الکریم ۳۳ /۴۰ ۴؎ القرآن الکریم ۹۵ / ۴

یوں مہمل جانا گیا ہے کہ ایک عام مشترک بات کا ذکر کیا ہے بخلاف اس معنی کے کہ اس میں صراحۃً عبث موجود اور معنیٔ مدح بھی مفقود، اور پھر عموم واشتراک بھی نقد وقت کہ ہر شَے اپنے اگلے سے پچھلی ہوتی ہے ،غرض یہ وجہ تو یوں مندفع ہو جائے گی کہ اصلاً محلِ افادہ وصالح ارادہ نہیں، اور اس طائفہ خارجیہ کے طور پر وجہ دوم کو بھی نامحتمل مان لیجئے پھر بھی اول وچہارم وپنجم سب محتمل رہیں گی اور پنجم میں خود وجوہ کثیر ہیں، کہیں **من بعد موسٰی**، کہیں **من بعد نوح** کہیں انبیائے بنی اسرائیل، کہیں **من بعد ھود وموسٰی** کہیں صرف انبیائے عاد وثمود، کہیں انبیائے قومِ نوح وعاد وثمود، کہیں **من بعد ابراھیم** قوم لوط ومدین وغیرذلک، بہر حال ذکر وجوہ کثیرہ مختلفہ پر آیا ہے اور یہاں کوئی قرینہ وبینہ نہیں کہ ان میں ایک وجہ کی تعیین کرے تو معلوم نہیں ہوسکتا کہ کون سے مذکور کی طرف اشارہ ہوا، پھر عہد کہاں رہا، سرے سے عہد کا مبنٰی ہی کہ تعین ہے منہدم ہوگیا کہ اختلاف وتنوع مطلقاً منافی تعین، نہ کہ اتنا کثیر، پھر عہدیت کیونکر ممکن۔

ثانیاً: جب کہ اتنی وجوہ کثیرہ محتمل اور قرآن عظیم نے کوئی وجہ بیان نہ فرمائی، حدیث کا بیان صحیح تو وہی عموم واستغراق ہے کہ **لانبی بعدی**[1] (میرے بعد کوئی نبی نہیں) کما سیأتی۔ اس تقدیر پر جب اشارہ ذکر استغراق کی طرف ٹھہرا عہد واستغراق کا حاصل ایک ہوگیا اور وہی احاطہ تامہ کہ معتقد اہلِ اسلام تھا ظاہر ہوا مگر یہ اس طائفے کو منظور نہیں، لاجرم آیت کہ برتقدیر عہدیت مجمل تھی بے بیان رہی اور وہی منقطع ہوکر متشابہات سے ہوگئی، اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو **خاتم النبیین** کہنا محض اقرار لفظ بے فہم معنی رہ گیا جس کی مراد کچھ معلوم نہیں، کوئی کافر خود زمانۂ اقدس حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں کتنے ہی انبیاء مانے، حضور کے بعد ہر قرن وطبقہ وشہر وقریہ میں ہزار ہزار اشخاص کو نبی جانے خود اپنے آپ کو رسول اللہ کہے، اپنے استاذوں کو مرسلین اولوالعزم بتائے، آیۂ کریمہ اس کا بال بیکا نہیں کرسکتی کہ آیت کے معنی ہی معلوم نہیں جس سے حجت قائم ہوسکے، کیا کوئی مسلمان ایسا خیال کرے گا۔ حاشا وکلّا

[1] صحیح البخاری باب ماذکر عن بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ / ۴۹۱

ثالثاً میں تکثر وتزاحم معانی پر کیوں بنا کروں، سوائے استغراق کوئی معنی لے لیجئے سب پر یہی آش درکاسہ رہے گی کہ پچھلی جھوٹی کاذبہ ملعونہ نبوتوں کا درآیت بند نہ کرسکے گی، معنی اول یعنی افراد مخصوصہ معینہ مراد لئے تو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انہیں معدود انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خاتم ٹھہرے جن کا نام یا ذکر معین علی وجہ الابہام قرآن مجید میں آگیا ہے جن کا شمار تیس چالیس نبی تک بھی نہ پہنچے گا یونہی برتقدیر معنی پنجم یعنی جماعات خاصہ خاص اپنی جماعت کے خاتم ٹھہریں گے، باقی جماعات صادقہ سابقہ کے لئے بھی خاتمیت ثابت نہ ہوگی، چہ جائے جماعات کاذبۂ آئندہ اور معنی سوم میں صاف تخصیص انبیائے سابقین کی ہوجائے گی کہ جو نبی پہلے گزر چکے ان کے خاتم ہیں تو پچھلوں کی کیا بندش ہوئی بلکہ پیچھے اور آئے تو وہ ان کے بھی خاتم ہوں گے، رہے معنی چہارم جنسی اس میں جمیع مراد لینا اس طائفہ کو منظور نہیں ورنہ وہی ختم الشیئ لنفسہ لازم آئے، لاجرم مطلقاً کسی ایک فرد کے اختتام سے بھی خاتمیت صادق مانے گا کہ صدق علی الجنس کے لئے ایک فرد پر صدق کافی ہے تو یہ سب معانی سے اخس وارذل ہوا اور حاصل وہی ٹھہرا کہ آیت بہر نہج فقط ایک دو یا چند یا کل گزشتہ پیغمبروں کی نسبت صرف اتنا تاریخی واقعہ بتاتی ہے کہ ان کا زمانہ ان کے زمانے سے پہلے تھا اس سے زیادہ آئندہ نبوتوں کا وہ کچھ نہیں بگاڑ سکتی، نہ ان سے اصلاً بحث کرتی ہے، طوائف ملعونہ مہدویہ وقادیانیہ وامیریہ ونذیریہ ونانوتویہ وامثالہم لعنہم اللہ تعالٰی کا یہی تو مقصود تھا، وہ اس طائفہ خارجیہ نے جی کھول کر **آمنا بہ** کرلیا، **وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون**[1] (اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔) اصل بات یہ ہے کہ معانی قطعیہ جو تمام مسلمین میں ضروریاتِ دین سے ہوں جب ان پر نصوص قطعیہ پیش نہ کئے جائیں تو مسلمانوں کو احمق بنالینا اور معتقدات اسلام کو مخیلاتِ[م۱] عوام ٹھہرا دینا ایسے خبثاء کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے اور نصوص میں احادیث پر نہ عام لوگوں کی نظر نہ ان کے جمع طرق

[م۱] دیکھو تحذیر الناس۔

[1] القران الکریم ۲۶ / ۲۲۷

وادراک تواتر پر دسترس، وہاں ایک ہش میں کام نکل جاتا ہے کہ یہ باب عقائد ہے، اس میں بخاری ومسلم ف[1] کی بھی صحیح احادحدیثیں مردود ہیں، ہاں ایسی جگہ ان ہیے کے اندھوں کی کچھ کوردبتی ہے تو قرآن عظیم سے کہ بغرضِ تلبیسِ عوام، برائے ف[2] نام اسلام کا ادعا ہو کر، قرآن پر صراحۃً انکار کا ٹوٹو خردر گل ہے لہٰذا وہاں تحریفِ معنوی کے چال چلتے اور کلام اللہ کو اُلٹتے بدلتے ہیں کہ جب آیت سے مسلمانوں کو ہاتھ خالی کرلیں پھر گونہ وحی شیطانی کا راستہ کھل جائے گا واللّٰہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون[1] (اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا ہے اگرچہ بُرا مانیں کافر۔)

سوم یعنی اس طائفہ کا مکذب تفسیر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہونا وہ ہر ادنیٰ خادمِ حدیث پر روشن، یہاں اجمالی دوحرف ذکر کریں، صحیح مسلم شریف ومسند امام احمد وسنن ابوداؤد وجامع ترمذی وسنن ابن ماجہ وغیرہا میں ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی.[2]

بے شک میری امتِ دعوت میں یا میری امت کے زمانے میں تیس کذاب ہوں گے کہ ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہے گا اور میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور ضیائے مقدسی صحیح مختارہ میں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یکون فی امتی کذّابون ودجّالون سبعۃ وعشرون منھم اربعۃ نسوۃ وانی خاتم النبیین لانبی بعدی.[3]

ف۱ : دیکھو براہین قاطعہ گنگوہی ف۲ دیکھو تحذیر الناس

[1] القرآن الکریم ۶۱ / ۸

[2] جامع ترمذی ابواب الفتن باب ماجاء لاتقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون امین کمپنی دہلی ۲/۴۵

[3] المعجم الکبیر للطبرانی ترجمہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۳۰۲۶ مکتبہ فیصلیہ بیروت ۳/۱۷۰

میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بے شک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن ترمذی وتفسیر ابن ابی حاتم وتفسیر ابن مردویہ میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثلی ومثل الانبیاء کمثل رجل ابتنی دارا فاکملھا واحسنھا الا موضع لبنۃ فکان من دخلھا فنظر الیھا قال ما احسنھا الا موضع اللبنۃ فانا موضع اللبنۃ فختم بی الانبیاء[1]

میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا کہتا یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ کہ وہ خالی ہے تو اس اینٹ کی جگہ مَیں ہوا مُجھ سے انبیاء ختم کردیئے گئے۔

صحیح مسلم ومسندِ احمد میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثلی ومثل النبیین من قبلی کمثل رجل بنی دارا فاتمھا الا لبنۃ واحدۃ فجئت انا فاتممت تلک اللبنۃ.[2]

میری اور سابقہ انبیاء کی مثل اس شخص کی مانند ہے جس نے سارا مکان پورا بنایا سوا ایک اینٹ کے، تو میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی۔

مسند احمد وصحیح ترمذی میں بافادۂ تصحیح ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

[1] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ذکر کون النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۴۸
صحیح بخاری کتاب المناقب باب خاتم النبیین قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۰۱

[2] مسند امام احمد حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ دار الفکر بیروت ۳/۹

مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی دارا فاحسنها واکملها واجملها وترک فیها موضع لبنة لم یضعها فجعل الناس یطوفون بالبنیان ویعجبون منه ویقولون لوتم موضع هذه اللبنة فانا فی النبیین موضع تلک اللبنة [1]

پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوبصورت وکامل وخوشنما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی وخوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہوجاتی تو انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔

صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن نسائی وتفسیر ابن مردویہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہی مثل بیان کرکے ارشاد فرمایا:

فانا اللبنة وانا خاتم النبیین [2]

تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں، صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلم

چہارم کا بیان اوپر گزرا، پنجم سے اس طائفہ کی گمراہی بھی واضح ہوچکی کہ تفسیر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کارد کرنے والا اجماعی قطعی اُمت مرحومہ کا خلاف کرنے والا سوا گمراہ وبددین کے کون ہوگا۔

نوله ماتولی ونصله جهنم وساء ت مصیرا [3]

ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ ہے پلٹنے کی۔

رہی بدعقلی وہ اس کے ان شبہات واہیات، خرافات، مزخرفات کی ایک ایک ادا سے ٹپک رہی ہے جو اس نے اثبات ادعائے باطل "عہد خارجی" کے لئے پیش کئے اہلِ علم کے سامنے ایسے مہملات

۱ جامع ترمذی ابواب المناقب باب جاء فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۰۱

۲ صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ذکر کون النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۴۸

۳ القرآن الکریم ۴ / ۱۱۵

کیا قابلِ التفات، مگر حفظ عوام وازالہ اوہام کے لئے چند حروف مجمل کا ذکر مناسب واللہ الهادی وولی الایادی (اور اللہ تعالٰی ہی ہدایت دینے والا اور طاقتوں کا مالک ہے)

شُبہہ اولٰی میں اس طائفہ نے عبارت توضیح کی طرف محض غلط نسبت کی حالانکہ توضیح میں اس عبارت کا نشان نہیں بلکہ وہ اس کے حاشیہ تلویح کی ہے،

اقول اوّلاً اگر یہ مدعیانِ عقل اسی اپنی ہی نقل کی ہوئی عبارت کو سمجھتے اور قرآن عظیم میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وجوہ ذکر کو دیکھتے تو یقین کرتے کہ آیۂ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین [1] (اور لیکن آپ اللہ کے رسول اور انبیاء میں سے آخری ہیں) میں لام عہد خارجی کے لئے ہونا محال ہے کہ بوجہ تنوع وجوہ ذکر وعدم اولویت وترجیح جس کا بیان مشرحاً گزرا، کمال تمیز جداسرے سے کسی وجہ معین کا امتیاز ہی نہ رہا تو یہی عبارت شاہد ہے کہ یہاں "عہد خارجی" ناممکن، کاش مکر کے لئے بھی کچھ عقل ہوتی تو اس کی جگہ توضیح ہی کی گول عبارت العهد هو الاصل ثم الاستغراق ثم تعریف الطبیعة [2] (عہد اصلی ہے پھر استغراق اور پھر جنس) کی نقل ہوتی کہ خود نفس عبارت تو ان کی جہالت وسفاہت پر شہادت نہ دیتی اگرچہ اس سے دو ہی سطر پہلے اسی توضیح میں متن تنقیح کی عبارت ولا بعض الافراد لعدم الاولویة [3] (اور نہ بعض افراد کیونکہ اولٰی نہیں) اس کی صفر اشگنی کو بس ہوتی مگر یہ کیونکر کھلتا کہ طائفہ خائفہ کو دوست ودشمن میں تمیز نہیں صریح مضر کو نافع سمجھتا ہے لہذا نام تو لیا توضیح کا اور براہ بدقسمتی عبارت نقل کردی تلویح کی، جس میں صاف صریح ان عقلاء کی تسفیہ اور ان کے وہم کاسد کی تقبیح تھی، ولا حول ولاقوة الا باللہ العلی العظیم.

ثانیاً: توضیح کا مطلب سمجھنا تو بڑی بات، خود اپنا ہی لکھا نہ سمجھا کہ جب عہد خارجی سے معنی درست

۱ القرآن الکریم ۳۳/ ۴۰

۲ التوضیح علی التنقیح الفاظ العام الجمع المعرف باللام المکتبۃ الرحیمیہ دیوبند سہارنپور بھارت ۱/ ۱۳۵

۳ التوضیح علی التنقیح الفاظ العام الجمع المعرف باللام المکتبۃ الرحیمیہ دیوبند سہارنپور بھارت ۱/ ۱۳۷

ہوتو استغراق وغیرہ معتبر نہ ہوگا۔ ہم اوپر واضح کرآئے کہ عہد خارجی مزعوم طائفہ خارجیہ سے معنی درست نہیں ہوسکتے، آیہ کریمہ قطعاً آئندہ نبوتوں کا دروازہ بند فرماتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہی معنی اس کے بیان فرمائے، تمام امت نے سلفاً وخلفاً اس کے یہی معنی سمجھے اور اس عہد خارجی پر آیت کو اس سے کچھ مس نہیں رہتا تو واجب ہے کہ استغراق مراد ہو، اسی تلویح میں اسی عبارت منقولہ طائفہ کے متصل ہے:

ثم الاستغراق الی ان قال فالاستغراق ھو المفھوم من الاطلاق حیث لاعھد فی الخارج خصوصا فی الجمع الٰی قولہ ھذا ماعلیہ المحققون [۱]

پھر استغراق (تا) اطلاق سے استغراق مفہوم ہوتا ہے جہاں عہد خارجی نہ ہو خصوصاً جمع میں (تا) محققین کی یہی رائے ہے۔

ثالثًا بہت اچھا اگر فرض کریں کہ لام عہد خارجی کے لئے ہے تو اس سے بھی قطعاً یقیناً استغراق ہی ثابت ہوگا کہ وجوہ خمسہ سے اول وسوم وپنجم کا بطلان تو دلائل قاہرہ سے اوپر ثابت ہولیا اور واضح ہوچکا کہ خود جن سے کلامِ الٰہی کا اولاً واصالۃً خطاب تھا یعنی حضور پُرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انہوں نے ہرگز اس آیت سے صرف بعض افراد معینہ یا کسی جماعت خاصہ کو نہ سمجھا اب نہ رہیں، مگر وجہ دوم وچہارم یعنی وہ جو قرآن عظیم میں بروجہ اکثر وافرد ذکر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بروجہ عموم واستغراق تام ہے اسی وجہ معہود کی طرف لام النبیین مشیر ہے تو اس عہد کا حاصل بحمد اللہ تعالٰی وہی استغراق کامل جو مسلمانوں کا عقیدہ ایمانیہ ہے یا ذکر جنسی کی طرف اشارہ ہے اور ختم کا حاصل نفی معیت وبعدیت ہے جیسے اولویت بمعنی نفی معیت وقبلیت تعریفات علامہ سید شریف قدس سرہ الشریف میں ہے:

الاول فرد لایکون غیرہ من جنسہ سابقا علیہ ولا مقارنا لہ [۲]

---

[۱] التوضیح علی التنقیح — الفاظ العام الجمع المعرف باللام — المکتبۃ الرحیمیہ دیوبند سہارنپور بھارت — ۱ / ۱۵۰

[۲] التعریفات — باب الالف — انتشارات ناصر خسرو ایران — صفحہ ۱۷

اوّل فرد ہے کیونکہ اس کا کوئی ہم جنس اس سے پہلے نہیں اور نہ اس کے ساتھ متصل ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

انت الاول فلیس قبلک شیئ وانت الاٰخر فلیس بعد ک شیئ [۱] **رواہ مسلم فی صحیحہ والترمذی واحمد وابن ابی شیبۃ وغیرھم عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم وللبیھقی فی الاسماء والصفات عن ام سلمۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما عن النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم انہ کان یدعو بھٰؤلاء الکلمات اللّٰھم انت الاول فلاشیئ قبلک وانت الاٰخر فلا شیئ بعدک** [۲]

تُو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شئ نہیں، اور تُو آخر میں ہے تیرے بعد کوئی شئ نہیں، اسے مسلم نے اپنی صحیح میں، ترمذی، امام احمد اور ابن ابی شیبہ وغیرہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے الاسماء والصفات میں حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے کہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا فرمایا کرتے: اے اللہ! تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شئ نہیں اور تو آخر ہے تیرے بعد کوئی شئ نہیں۔

تو خاتم النبیین کا حاصل ہمارے حضور پُرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ اور بعد جنس نبی کی نفی ہوئی اور جنس کی نفی عرفاً ولغۃً وشرعاً جملہ افراد ہی سے ہوتی ہے ولہذا الائے نفی جنس صیغ عموم سے ہے جیسے **لا رجل فی الدار** ولہذا **الا الٰہ الا اللّٰہ** ہر غیر خدا سے نفی الوہیت کرتا ہے، یوں بھی استغراق ہی ثابت ہوا، وللہ الحمد۔ (نامکمل دستیاب ہوا)

☆☆..............☆☆..............☆☆

---

[۱] صحیح مسلم — کتاب الذکر والدعاء — باب الدعاء عند النوم — قدیمی کتب خانہ کراچی — ۲/ ۳۴۸

مصنف ابن ابی شیبہ — کتاب الدعاء — حدیث ۹۳۶۲ — ادارۃ القرآن کراچی — ۱۰/ ۲۵۱

[۲] الاسماء والصفات للبیہقی مع فرقان القرآن — باب ذکر اسماء التی تتبع اثبات الباری الخ — داراحیاء التراث العربی بیروت — صفحہ ۱۰

حیاۃ الموات

فی بیان

سماع الاموات

۱۳۰۵ھ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور۔ پاکستان

برکات الامداد لاہل الاستمداد

۱۳۱۱ھ

انوار الانتباہ فی حل نداءِ یارسول اللہ

۱۳۰٤ھ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور۔ پاکستان